گلستانِ ہند

تسحیح
۱۹۵۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر و احسان ہے خدا کا کہ غالب ہے سب پر اور بزرگ ہے سب سے طاعت اُسکی سبب ہے قرب کا اور شکر اُسکا زیادہ کرنے والا ہے نعمت کا جو دم کہ نیچے حلق کے جاتا ہے مددگار حیات کا ہے اور جو اوپر آتا ہے فرح بخش ذات کا پس ہر ایک سانس مین دو نعمتین موجود ہین اور ہر ایک نعمت پر ایک شکر واجب

بیت

عہد کے دست و زبان ہین جسنے کیا ۔ شکر سے اُسکے جو ہو عہدہ برا

چنانچہ خدا تعالیٰ کہتا ہے عمل شائستہ کرو اے آل داؤد لیے نعمتون کے شکر مین اور میرے بندے شکرگذار تھوڑے ہین

قطعہ

خوب ہے بندہ وہی جو عجز سے ۔ در پہ صاحب کے کرے عذر خطا

ورنہ لائق تھا جی کے اسکی بیان | رستے ہو سکتا ہے جو لاو بجا

اسکی رحمت نے حساب کا مینہہ سبھون پر برسا ہے اور اسکی نعمت بیدریغ کا دسترخان سب جگہہ بچھا ہے بندونکی ناموس کا پردہ بہ سبب گناہ فاحش کے نہیں پھاڑتا اور روزینہ کسیکی روز یا خطاے زشت کے باعث بند نہیں کرتا قطعہ

تیرے خزانہ غیبی سے اے کریم | مدام پاتے ہین مروزینہ گبر اور ترسا
محال ہے کہ تیرے دوست تجھہ سے ہوون محروم | کہ اپنے دشمنونکو نعمتین تو ہے دیتا

باد صبا کے فراش کو ارشاد کیا کہ فرش زمردی بچھاوے اور دایۂ ابر بہار کو فرمایا کہ ہر روئیدگی کو دختران شیرخوار کی مانند زمین کے پالنے مین پالے درختون کے تئین نوروز کو خلعت سبز تیونکا پہنایا اور موسم بہار کے آنے سے شگوفے کا تاج اطفال نباتکے سر پر رکھا شیرہ انگور کا اسکی قدرت سے شہد خالص ہوا اور تخم خرما اسکی پرورش سے نخل بلند بالا

قطعہ

ابر و باد و فلک و شمس و قمر کام مین ہین | کہ تو روٹی کو پیدا کرے غفلت سے نہ کھاے
ہین سرگشتہ و محکوم سبھی تیرے لیے | منصفی یہہ نہین جو حکم سے تو نہ پھر جاے

سردار کائنات فخر موجودات کا باعث رحمت عالمیون کا برگزیدہ آدمیونکا تتمہ زمانیکا

بیت

شفیع و قاسم نار و جنان نبی کریم	شکیل و سرور خندہ دہان خلیق و حلیم
گرے دیوار امت کب سہارا اسکو ہے تیرا	ڈرے وہ موج سے کیون نوح ہووے ناخدا جسکا
رتبۂ عالی کی تئین پہنچا ہے اسکی شان کا کمال	ظلمتین کرتا ہے روشن اسکا نور بی جمال
نیک ہینگے سب اس پاک طینت کے خصال	لائق صلوٰۃ وہ ہیگا فقط اور اسکی آل

یون کہتا ہے کہ جو کوئی بندۂ گنہگار پریشان روزگار درگاہ مین خدائے بزرگ و برتر کی ہاتھ کارہائے بد سے کھینچ کر اجابت کی امید پر پھیلاوے حق تعالیٰ اسپر نظر لطف کی نکرے پھر اسکی جناب مین اگر زاری کرے تب بھی روئے رحمت پھیر لیوے اس سے پھر بھی وہ تضرع سے ہاتھ نہ اٹھائے اور پھر اسیطرح عجز سے گڑگڑائے تب خدائے کریم کہے اے فرشتو حیا کی مین نے اپنے بندے سے کہ نہین ہے اسکا رب کوئی اور سوا میرے پس بخشا مین نے اسکو دعا اسکی قبول کی اور حاجت اسکی برلایا کہ اپنے بندے کی کثرت دعا سے اور زاری سے شرماتا ہون

بیت

دیکھ تو کیا کچھ ہے لطف کردگار	عبد ہین عاصی وہ ہیگا ستار

معتکف اسکے کعبۂ جلال کے اپنی عبادت کے قصور پر مقر ہین کہ عبادت نہین کی ہم نے تیری جو حق عبادت کا ہے اور وصف کرنے والے اسکے جمال کے حیران ہو کر کہتے ہین کہ نہین پہچانا ہم نے حق تیری معرفت کا

قطعہ

جو کوئی مجھہ سے پوچھے اسکا وصف
بے نشان کا پتا بتاؤں کیا

ہینگے عشاق کشتۂ معشوق
کب نکلتی ہے کشتگانکی صدا

ایک صاحب دل مراقبے مین گیا تھا اور کشف کے دریا مین ڈوبا تھا جسوقت کہ اس حالت سے نکلا ایک اسکے ہم صحبت نے گستاخی سے کہا جس باغ مین کہ تو تھا وہانسے ہمارے واسطے کیا تحفہ لایا کہا اُسنے ارادہ تھا کہ جب پھولونکے درخت تک پہنچونگا یارون کے واسطے دامن بھرلونگا جب کہ پہنچا گل کی باس نے ایسا مست کیا کہ دامن میرے ہاتھہ سے چھٹ گیا

اشعار

مین چاہا کہ باغ سے چنون پھول
گل دیکھہ کے بو سے ہوگیا مست

تو سیکھہ چلن عشق کے پروانے سے بلبل
وہ جل کہ ہوا راکھہ پھر آواز نہ آئی

یہہ مدعی آگاہ نہین عشق سے مطلق
واقف جو ہوئے انکی خبر پھر نہ پائی

اے وہم اور قیاس سے باہر گمانسے دور
بلکہ جو کچھہ کہ ہم نے سنا اور ہے پڑھا

مجلس تمام ہوگئی اور عمر پر تیری
پہلے ہی وصف مین مین رہا جسطرحسے تھا

اوصاف بادشاہ اسلام کی ہمیشہ رکھے اللہ ملک اسکا

سعدی کی خوبیون کا چرچا کہ عوام مین اسقدر پھیلا ہے اور آوازہ اُسکے کلام کا اکثر ملکونمین پہنچا ہے شیرینی اُسکے سخن کی کہ مثل شکر کے کھاتے ہین اور پرزے

اُسکی نظم و نثر کے ہنڈی کے کاغذ کی مانند لیجاتے ہین سبب اسکا فضل و کمال اُسکا
نہین بلکہ خداوند جہان قطب دائرہ زمان جانشین سلیمان مددگار اہل ایمان شاہنشاہ
عظیم الشان اتابک اعظم یعنی اتالیق بزرگتر مظفر الدین ابو بکر بن سعد زنگی نے سایہ
خدائے بزرگ کا ہے ملکون پر اُسکے ای پروردگار خوش رہ اُسسے اور خوش رکھہ
اُسکو چشم عنایت سے اُسپر نظر کی ہے اور صدق ارادت سے تحسین و آفرین بہت
سی فرمائی ہے اسواسطے ناچار تمام خلق کو اُسکی محبت پر رغبت ہوئی کہ النّاس
علیٰ دین ملوکہم یعنے آدمی اپنے بادشاہونکے رویّے اور طریقے پر چلتے ہین

شعر

جب سے کہ مجھہ گدا پہ شاہا تیری نظر ہے
ہین عیب جتنے جگمین وہ مجھہ مین ہین سراسر
شہرہ جہان مین میرا خورشید سے زیادہ تر ہے
لیکن جو عیب شہ کو بھاوے وہی ہنر ہے

گل خوشبو مجھے حمام کے بیچ
کہا مین نے عبیر و مشک ہے تو
کسی محبوب نے ایک دن عطا کی
کہ تیری بو سے ہے یہہ مجھکو مستی

کہا اُسنے گل ناچیز تھی مین
کمال اُسکے نے کی مجھہ مین یہہ تاثیر
ہر ایک مدّت جو گل کے پاس بیٹھی
وگرنہ مین وہی مٹی ہون مٹی

الٰہی بہرہ مند کر مسلمانونکو اُسکی عمر دراز سے اور دوچند کر اُسکی خوبیون اور

نیکیون

۷

نیکیونکے ثواب بلند کر درجے اُسکے حاکمون اور دوستونکے ہلاک کر اُسکے دشمن
اور بدخواہ محفوظ و مامون رکھہ اُسکے ملک اور فرزند شام و پگاہ بحرمت آیات

کلام اللہ | قطعہ |
---|---|---

اُسکی نیت نیکی رہے دنیا ہوئی سب جسکی نیک
کی مدد ایزد انے اُسکی دیکے نصرت کا لوا

وہ شجر یون ہین رہے سر سبز جسکی ہے جڑ
حسن ہر روئیدگی اکرام ہیگا تخم کا

اللہ تعالی زمین پاک شیراز کو حاکمان با عدل کی ہیبت کے باعث اور عالمان باعمل
کی توجہ کے سبب قیامت تک سلامتی کی امان مین رکھے مثنوی

تو جانتا نہین ہے غربت کی بستیون مین
کی مین نے ایک مدت کسواسطے درنگی

باہر نکل گیا تھا جب چھوڑ تنگ ترکان
تب تھا جہان درہم مانند موئے زنگی

فرزند آدمی کے تھے گرچہ سارے لیکن
مانند بھیڑیونکی تھی سبکو تیز چنگی

آیا جو پھیر پایا آسودہ ملک بلکہ
چیتو نمین بھی نپائی تک خصلت پلنگی

تے اندرون کشور مردان نیک سیرت
باہر ہر ایک سپاہی مانند شیر جنگی

اگلے سمے تک دور مین تو دنیا ہی تھا جو دیکھا
یعنے جہان تہان تھی فریاد و فکر تنگی

یہ فضل ایزدی سے اور لطف سرمدی سے
یہہ کچھ ہوا بعہد بو بکر سعد زنگی

اقلیم پارس کو نہین کچھ خوف دہر مین
جب تک کہ اُسکے سر پہ ہے تو سایہ خدا

ہرگز کبھو بتا نہ سکے ایک شخص بھی ۔ کوئی جائے امن جگ مین ترے آستان سوا

دلجوئی بیکسون کی ہے تجھ پر مدام اور ۔ ہم پر ہے شکر حق پہ ہے دینا تجھے جزا

یارب فساد و فتنے سے محفوظ رکھ وہ ملک ۔ جب تک کہ ہووے باد کو اور خاک کو بقا

سبب تالیف کتاب کا

ایک رات مین گذرے ہوئے دنون پر تامل کرتا تھا اور عمر جو رایگان ہوئی تھی اُسپر تاسف سے رو رو یہہ بیتین حسب حال اپنے کہتا

مثنوی

دم گذرتا ہیگا ہر دم عمر سے ۔ دمبدم ہون دیکھتا گھٹتے اسے

سال تیری عمر کے گذرے پچاس ۔ ابتلک یہہ نیند ہے آ اے حواس

چیت جا تک کھول دے آنکھین ذرا ۔ پانچ دن باقی ہین انکو مت گنوا

جو گیا ناکام ہے وہ شرمسار ۔ بجگیا نقارہ اور لادا نہ بار

کوچ مین شیرین تو ہے خواب سحر ۔ راہ رو کو راہ کا مانع ہے پر

جو کہ آیا ایک شئی تعمیر کی ۔ خود گیا اور دوسرے کو سونپ دی

کی ہوس اُس بیخرد نے بھی وہی ۔ پر کسی نے یہہ بنا آخر نہ کی

دوست مت رکھ غیر ثابت آشنا ۔ لائق یاری نہین وہ بیوفا

مر مٹے گا نیک و بد ہے جگ مین جو ۔ ساتھ نیکی جسکے ہے ہے خوب وہ

بھیج اپنی گور مین ساماں عیش / جو تجھے وہاں بھی ملے بستان عیش

پیچھے یہہ مشکل ہے پہلے بھیج تو / ڈھیل مت کر ایک پل اے دیکھو

عمر برف اور گرم ایسا آفتاب / کچھہ رہی ہے سو وہ جاتی ہے شتاب

اب بھی ہے خواجہ کو نخوت اور غرور / قابل تحسین ہے اُسکا شعور

عیش کا مایہ ہے انسان کا شکم / جاری ہو تدریج سے تو کیا ہے غم

بند ہو ایسا کہ پھر چھٹنے نہ پائے / تو بھی لائق زیست سے دلکو اٹھائے

اور چھٹے یون جو نہ پھر کر بند ہو / تو کہو جینے سے اپنے ہاتھہ دھو

ہین مخالف طبع مین سرکش یہہ چار / پانچ دن ہو جاتے ہین آپس مین یار

ایک ہو ان چار سے غالب اگر / جان شیرین تن سے کر جاوے سفر

بالضرورت مرد کامل ذی شعور / زیست سے دُنیا کی دل رکھتا ہے دور

مُٹھیان خالی ہین دونون سر بسر / تو گیا بازار کس اُمید پر

خوف سے ہیگا دھڑکتا دل میرا / تو نہ لاویگا رومال اپنا بھرا

اپنی کھیتی جو کہ کچی کھائیگا / سیلا چننے اور جاگہہ جائیگا

پند سعدی جی سے سن اور کر عمل / راہ یہہ ہے مرد تو ہو لے تو چل

ان باتون مین تامل کرکے پھر یہہ صلاح دیکھی کہ گوشۂ تنہائی مین بیٹھون لوگون کی

صحبت چھوڑ دون اور دفتر پریشان گفتاری کے دھو ڈالون بلکہ پھر کلام نشنیدہ کہون

بیت

جو گوشہ پکڑے کاٹ اپنی زبانکو اور بنے گونگا ۔ ہووے حکم مین جسکی زبان اُسکی ہے وہ اچھا

کہ ایک دوستونمین سے وہ دوست جو محنت کے کجاوے مین انیس تھا اور
اور محبت کے حجرے مین جلیس موافق رسم قدیم کے آیا بہتیرا اُسنے ہنسی ٹھٹھا
کیا اور پیار جتایا جواب اُسکو مینے نہ دیا اور سر کو زانوے بندگی سے نہ اُٹھایا
تب نگاہ رنجیدگی سے مجھکو دیکھ کر کہا اُسنے

قطعہ

ہنسی خوشی سے ذرا آج بول لے بھائی ۔ کہ اتبلک تجھے ہیگا کلام کا امکان
اجل کا پیک جو کل تیرے پاس پہنچیگا ۔ تو بالضرور کریگا تو بند اپنی زبان

ایک نے میرے علاقہ مندونسے اُسکو موافق حال کے آگاہ کیا کہ فلانے شخص نے قصد کیا ہے
اور نیت استوار کی ہے کہ جتنے عمر کے دن باقی ہین انہین گوشہ نشین ہو کر
بیٹھے اور خاموشی اختیار کرے تو بھی اگر قدرت رکھتا ہے تو چلا جا اور کنارہ کر کہا
اُسنے قسم ہے عزت خدائے عظیم کی اور صحبت قدیم کی کہ دم نہ مارونگا اور قدم
نہ اُٹھاونگا مگر اُسوقت کہ کلام عادت مالوف پر اور طریقہ معروف پر کہا جائے
اسواسطے کہ آزردہ کرنا دوستونکا جہل ہے اور کفارہ قسم کا سہل خلاف

راہ راست کا ہے اور برعکس رائے صاحبان دانش کا کہ ذوالفقار رضی اللہ تعالیٰ عنہ
رہے میان مین اور زبان سعدی کی خاموش دہان مین

قطعہ

اور خزانہ اہل ہنر کی ہے کنجی
شعور مند کے کام وہ ہی ہیچ زبان

کوئی بجانے اگر بند ہووے دروازہ
گہر فروش ہین اس گہر مین یا ہین شیشہ گران

ادب ہے گرچہ خاموشی ہر ایک فن کی عقل کی آگے
یہ وقت مصلحت بہتر یہہ ہے نہ تو رہے چپکا

سبک ان دو سے ہوتی ہے مقرر عقل انسان کی
سخن وقت خموشی بولنیکے وقت چپ رہنا

حاصل یہہ ہے مین نے اپنے مین طاقت نپائی کہ اُس سے کلمہ و کلام نکرون اور اس بات سے
منہہ پھیرلون کہ مروت سے نہایت بعید ہے اسواسطے کہ وہ یار موافق اور محب صادق تھا

بیت

اُس سے لڑ جتنے ہو سکے چارہ
یا کہ ہو بھاگنے سے چھٹکارہ

بنا بر ضرورت کے باتین اُس سے کین مین نے اور خوشی خوشی فصل ربیع مین کہ جاڑا اعتدال
پر تھا اور وقت بہار کا پہنچا تھا اُسکے ساتھہ سیر کو باہر گیا

شعر

نئے اور سبز تھے ایسے ہی پیراہن درختونکے
لگے مین عید کے جامے ہون جیسے نیک بختونکے

شروع ماہ اردی بہشت موسم گل جیتھہ کا اول
کرے تھی چہچہے بلبل ہر ایک پھولونکی ڈالی پر

رخ شاہد یہہ ہون غنچے مین جو قطرے پسینے کے
گل و غنچے کے ہین رخسار پر یون اوس کے گوہر

اتفاقاً باغ مین ایک دوست کے ساتھ رات کی رات رہے واقعی مقام پاکیزہ تھا سکانات
اُسمین سہادنے اور درخت گھنے تھے گویا ریزہ ریزہ آبگینہ ہوکر اسکی زمین پر
چھٹکا تھا اور گچھا ثریا کا اُسکے تاک مین لٹکا

شعر

ایک گلشن آب جسکی نہر کا شیرین وصاف	پیڑ پر وہان بہلتے ہین طائران خوشنوا
وہ بھرا ہی سبزہ گلہائے رنگا رنگ سے	یہہ بہت اقسام کے میوونسے سارا ہی لدا
چھاؤنین وُہان کے درختان زحمت فام کی	بادنے ہیگا بچھایا فرش رنگا رنگ کا

وقت صبح کہ ارادہ پھر آنے کا بیٹھنے کے قصد پر غالب آیا کیا دیکھتا ہون کہ دامن اُسنے
گل وریحان سے بھرا ہی اور عازم شہر کا ہوا ہی کہا مین نے تو جانتا ہی کہ
باغ کے پھولونکو تھا ہنین اور اُسکی بہار کو وفا ہنین تسپر حکیمون نے بھی کہا ہی جو چیز
دیرپا ہنین اُس سے تعلق خاطر کا روا ہنین بولا وہ کہ طریقہ کیا ہی تب مین نے کہا دیکھنے والون
کی تربیت کے لئے اور حاضرونکی واسطے کتاب گلستان تصنیف
کرسکتا ہون کہ باد خزان اُسکے ورق پر دست درازی کرنسکے اور گردش زمانیکی
اُسکے عیش ربیع کو طیش خریف سے بدل نہ سکے

مثنوی

کیا تیرے کام آئیگا گل کا طبق	لے گلستانکا میری کوئی ورق
پھول کی ہی پانچ دن کی تازہ گی	یہہ گلستان نت رہیگی ڈہڈہی

جو مین یہہ بات مین نے کہی دامن سے پہول اُسنے پہینک دیئے اور میرا دامن پکڑ لیا
کہ الکریم اذا وعد وفا یعنی بزرگونکو وفائے وعدہ لازم ہے پس دو فصلین معاشرت
کے حسن مین اور محاورے کے آداب مین جس نہج سے کہ متکلمون کو مفید ترین اور لکہنے
والونکی بلاغت مین ترقی دین اُسی دن لکہین حاصل یہہ ہے کہ باغ مین پہول کچہہ باقی
تہے کہ گلستان تمام ہوئی پر حقیقت مین اُسوقت تمام ہوگی جو بارگاہ مین جہان پناہ کی
کہ وہ سایہ کردگار کا اور لطف پروردگار کا نوشہ زمانیکا مدد کیا گیا آسمان کا سہارا
امان کا بہگانے والا دشمنونکا قوت دینے والا دولت کا روشن کرنے والا
ملت کا زیب انام کا فخر اسلام کا سعد ابن اتابک اعظم شہنشاہ معظم صاحب
گروہونکا سردار عرب وعجم کے بادشاہونکا سلطان خشکی اور تری کا وارث
ملک سلیمان کا مظفر الدین ابو بکر بن سعد زنگی ہے ہمیشہ رکہے حق تعالی دولت و اقبال
انکا اور ہر ایک خیر کو کردیوے مال انکا پسند پڑے اور الطاف و مہربانی سے وہ مطالعہ فرماوے

شعر

وہ لطف سے جو توجہ کرے تو ہووے یہہ	نگارخانۂ چینی ونقش ارژنگی
امید ہے کہ نہ منہہ پہیرے اس سخن سے وہ	کہ دل کشا ہے گلستان نہ جاے دل تنگی
خصوص یہہ جو ہے دیباچہ مبارک سے سعد	بنام سعد ابو بکر سعد بن زنگی

مراد نگارخانۂ چینی سے یہان اغلب وہ نگارخانہ ہے کہ اہل چین نے اسکندر رومی
کے دیکھلانے کے واسطے بنایا تھا اور نقش ارژنگ علم خانۂ مانی ہے چنانچہ وہ ایک
تختہ تھا یا ایک چادر تھی کہ اسپر قسم قسم کی تصویرین اُسنے بنائین تھین اور اُسے
اپنا معجزہ ٹھہرا کر دعوی نبوت کا کیا تھا

تعریف امیر کبیر فخر الدین ابی نصر کے بیٹے کی

اور میری فکر کی دُلہن نے جمالی باہر نہ آئے خجالت کی پُشت پا سے آنکھین یاس کی
نہ اُٹھائے اور صاحب جمالونکی گروہ مین بھی جلوہ گر نہ ہووے جب تک کہ زیور قبول
سے اسکو زینت نہ بخشے امیر کبیر عالم عادل مظفر کامل پشت و پناہ تخت سلطنت مشیر بے نظیر
تدبیر مملکت جائے پناہ فقیر اور غربا مربی فضلا محب اتقیا فخر آل پارس بادشاہ
خاصان قوت بازوے شاہان فخر دولت و دین فریادرس اسلام و مسلمین عمدۂ
ملوک و سلاطین ابوبکر بن ابی نصر بڑھاوے باری تعالی عمر اسکی اور زیادہ کرے
مرتبہ اسکا کہ وہ ممدوح بزرگان آفاق کا ہے اور مجمع کرم و اخلاق **بیت**

اُسکے سائے مین جو ہے شام و پگاہ	دُشمن اسکا دوست اور طاعت گناہ

غرض ہر ایک بندے اور خدمت گار پر ایک خدمت مقرر ہے اگر اُسمین کاہلی
اور سستی کرے تو البتہ پوچھا جائے اور محل عتاب مین آئے مگر گروہ درویشون کا کہ

سب شکر بزرگونکی نعمت کا واجب ہے اور ذکر انکی خوبیونکا اور دعائے خیر اُن کے حق
مین لازم اور یہہ خدمت پس غیبت اولاتر ہے نہ حضور مین کہ یہہ بناوٹ سے نزدیک
ہے اور وہ بہت سے دور **شعر**

خرمی سے آسمانکی پشت خم سیدھی ہوئی	مادر ایام سے فرزند جب تجھہ سا جنا
ایک بندیکو مقرر مصلحت کو عام کی	محض حکمت ہے اگر کردے کوئی لطف کبریا
بعد اُسکے نام کو زندہ کریگا ذکر خیر	ہمت کی دولت پائی یہان جو نیک نامی سے جیا
ہو تیرا مداح اہل فضل جگ مین یا نہو	حاجت مشاطہ کب رکھتا ہے مُنہہ محبوب کا

عذر قصور خدمت کا اور سبب اختیار عزلت کا

قصور اور بیٹھہ رہنا یعنی حاضر نہونا ہمیشہ خدمت عالی مین کہ اِس عاصی سے ہوتا ہے
بنابر اسیکے ہے کہ ایک گروہ حکماء ہند کا بزرجمہر کی فضیلتون مین گفتگو کرتا تھا آخر
عیب اُسکا کچھہ معلوم نہوا مگر یہہ کہ دیر مین بات کرتا ہے چاہیے کہ سُننے والا بہت سا
منتظر رہے تو وہ تقریر سخن کی کرے بزرجمہر یہہ مذکور سُنکر بولا سوچنا اسواسطے
کہ کیا کہون بہتر ہے اُس پشیمانی سے کہ کیون کہا **مثنوی**

بہت ڈھونڈھا سخن دانی مین پکا	وہ پہلے سوچ لے تب لب کرے وا
کبھو تو نے تامل لب کو مت کھول	سخن شائستہ کہہ گو دیر مین بول

بیناندیشہ ایک ذرہ نہ دم مار — تو بس کہنے کے پہلے بس کر اے یار
تو گویائی سے ہے حیوان سے بہتر — جو انسان پوچ گو ہووے تو ہے خر

پھر کیونکر روبرو ارکان حضور کے کہ مجموعہ صاحب دلون کا ہے اور جلسہ علماے متبحر کا اگر سخن رانی مین دلیری کرون تو گستاخی ہے اور عزیز مصر کے روبرو متاع اندک کا لانا غرض پوت جوہریون کے بازار مین عوض جو کے نہین بکتا چراغ آفتاب کے حضور نور نہین رکھتا اور منارہ بلند آگے کوہ الوند کے ہے نیچا

کرے ہے دعوے سے اپنی بلند جو گردن — ہر ایک سمت سے ہے اُسپر ہی دوڑے ہین دشمن
حقیر و عاجز آزاد جگ مین ہے سعدی — گرے سے ترنکو آتا نہین کبھو کوئی
بغیر سوچ کسی سے نہ بولیو زنہار — بنالے نیو کتئین پہلے پھر اُٹھا دیوار

باغبانی جانتا ہون لیکن نہ گلستانمین ایک محبوب خوب بیچتا ہون ولیکن نہ کنعانمین لقمان حکیم سے پوچھا کہ حکمت کسسے سیکھی کہا اُسنے اندھون سے کہ جب تلک جاگہہ عصا سے ٹٹول نہ لین پاؤن نہ رکھین

شعر

مقدم رکھہ برآمد کو درآمد پر — پہلے مردی آزما تب بیاہ کر
گرچہ ہے مرغ جنگ مین چالاک — پر وہ مارے نہ آگے باز کے پر
ہیگا چیتے کے آگے موش بلاو — حق مین چوہے کے لیک ہے وہ ببر

لیکن بزرگونکے اخلاق کی کثرت کے اعتماد پر کہ زیردستونکے عیبوں سے آنکھیں بند رکھتے
اور چھوٹونکے گناہونکو افشا نہین کرتے چند کلمے بطریق اختصار کہ عجیب و غریب اشعار
ہین اور تحفہ حکایتین نقلین خصائل ملوک وغیرہ کی اس کتاب مین داخل
کین اور عمر گرانمایہ قدرے اسمین خرچ کی غرض موجب گلستان کی تصنیف کا یہہ تھا

یہہ نظم و نثر رہیگی جہان مین برسون تک
ہماری خاک پڑی ہوگی آہ ہر ایک جا

بس ایک نقش ہمارا رہیگا دہر کے بیچ
کہ اپنی ہستی کی ہم دیکھتے نہین بقا

مگر یہہ ہے کہ کسی روز کوئی صاحب دل
کرے فقیر کے حق مین کرم سے اپنے دعا

ترکیب کتاب مین آراستگی ابواب مین اور اختصار سخن مین جب غور کی تو یہہ صلاح
پڑی کہ یہہ باغ پر برگ و بار اور گلشن وسیع و دائم بہار آٹھہ بہشت کی مانند مشتمل
آٹھہ بابکا ہوا اس سبب سے مختصر ہوا انجام اسکی سیر کا موجب ملال نہ ہو

پہلا باب بادشاہونکی سیرت مین
دوسرا باب درویشونکے اخلاق مین

تیسرا باب قناعت کی فضیلت مین
چوتھا باب خاموشی کے فائدون مین

پانچوان باب عشق و جوانی مین
چھٹا باب ضعف و پیری مین

ساتوان باب تربیت کی تاثیر مین
آٹھوان باب صحبت کے آداب مین

شگفتہ دل سے ہم جب مثل گلشن
سن ہجری سے تھے چھسو اور چھپن

نصیحت تھی فقط کرنی سو کی وو	گئے ہم اور تجھے سو نپا خدا کو

پہلا باب بادشاہونکی سیرت مین — پہلی حکایت

مین نے سنا ہی کہ ایک بادشاہ نے کسی بیگناہ کے قتل کی چشم غضب سے اشارتکی بیچارہ سمجھا کہ حکم حاکم مرگ مفاجات ہی زندگانی سے مایوس ہوا اور جو زبان کہ اُسکی تھی اُسی مین بادشاہ کو نے تامل گالیان دینے لگا اور کلمے ناشائستہ حضور لسعلے مین زبان پر لایا جیساکہ کہتے ہین

مثنوی

اپنے جینے سے ہاتھ دھووی جو	کہے جو کچھ کہ جی مین آوے سو
بھاگنے کا وقت نپاوے اگر	ہاتھ مین لے شوق سے تیغ و سپر
وقت مایوسی ذرا انسانکی ہوتی ہی زبان	جیسے عاجز ہوکے گربہ سگ پہ ہو حملہ کنان

حضرت جہان پناہ نے پوچھا کہ کیا کہتا ہی وزیرونین سے ایک وزیر نیک خصلت پاکیزہ طینت نے عرض کی کہ ایخداوند عالم یہہ کہتا ہی وے لوگ جو مارتے ہین غصّے کو اور بخشتے ہین خطا آدمیونکی محبوب دونون جہانین وے ہی ہین اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہی احسان کرنے والون کو بادشاہ کو رحم آیا اور قتل سے اُسکے درگذرا دوسرا وزیر کہ مقابل اُس والا تدبیر کے تھا یون کہنے لگا کہ ای بھائی نہین لائق ہی کہ بادشاہونکی درگاہ مین ہم مین سے کوئی سوائے سچ بات کے کچھ اور کہے اُسنے بادشاہ کی جناب

مین نے ادبی کی ناشائستہ کہا تو نے خلاف اُسکی گفتگو کے عرض کیا بادشاہ کے
چہرۂ مبارک پر آثار غضب کے ظاہر ہوے اور فرمایا کہ جھوٹھ اُسکا پسند خاطر
اقدس کی ہوا اُس سچ سے کہ تو نے کہا کہ اُسکا حصول اصلاح تھی اور اُسکی بنیاد
بدی عقل مندون نے کہا ہے وہ جھوٹھ کہ جسمین آمیزش صلح کی ہو بہتر ہے
اُس سچ سے کہ فساد برپا کرے بیت

جسکے کہنے پر عمل کرتا ہو اکثر بادشاہ	حیف ہے گر کچھ کہے وہ نیک باتون کے سوا

اور یہہ لطیفۂ شریفہ اوپر طاق ایوان فریدون کے لکھا تھا مثنوی

جہان کسیسے کرتا ہے بھائی وفا	تو خالق سے بس اپنے دل کو لگا
جہان کی نہ رہنا تو اُمید پر	کہ مارے ہین تجھ سے بہت پال کر
نکلنے لگے تن سے جب جان پاک	تو مرنے کو یکسان ہے تخت اور خاک

دوسری حکایت

خراسان کے ایک بادشاہ نے سلطان محمود سبکتگین کے بیٹے کو بعد اُسکی وفات کے
جب سو برس گذرے تو خواب مین دیکھا کہ کوئی استخوان اُسکے جسم کا باقی
نہین رہا بلکہ تمام بدن خاک ہو کر خاک مین مل گیا مگر آنکھین اُسکی کان چشم مین
پھرتی ہین اور نگاہ حسرت سے ادھر اُدھر دیکھتین ہین تمام حکیم اور سارے ندیم

اُسکی تعبیر مین عاجز ہوے مگر ایک فقیر نے دریافت کیا اور کہا کہ چشم عبرت مین اُسکی یہہ
ہے دیکھتی کہ غیروں کے تصرف مین ہے مملکت اُسکی **نظم**

بہتیرے نام ور جو گڑے ہین زمین مین	ہستی سے اُنکی جگ مین کہین ایک نشان نہین
وہ کہنہ لاش خاک مین گاڑی ہوئی جو تھی	کھایا یہہ اُسکو خاک نے ایک اُستخوان نہین
نوشیروانکا نام ہے دُنیا مین عدل سے	گرچہ ایک عمر گُذری کہ نوشیروان نہین
کُچھہ کام نیک کرلے بہُت کم ہے زندگی	ایک دن کہینگے لوگ کہ تجھے بھی وہ یہان نہین

تیسری حکایت

ایک بادشاہ زادیکو سُنا ہے مین نے کہ کوتاہ قامت اور حقیر نہایت تھا بھائی اُسکے دراز قد اور خوب صُورت بیحد تھے باپ اُس نیک سیرت کو چشم حقارت اور نظر کراہت سے دیکھا کرتا تھا تاکہ اُس لڑکے ذکی الطبع نے بینائی عقل اور رسائی ذہن سے اِسباتکو پایا اور شرط خدمت کی بجالاکر یہہ عرض کیا کہ اے پدر عالی قدر دانا پستہ قد بہتر ہے نادان دراز قد سے یہہ کیا لازم ہے جو چیز کہ قامت مین کلان ہو وہ قیمت مین بھی گران ہو چنانچہ کوا ہر چند کہ جثے مین کلان ہے پر طوطی سا حقیقت مین کہان ہے بکری پاکیزہ و لطیف ہے ہاتھی دراز اور کثیف **بیت**

چھوٹا اگرچہ سارے پہاڑونمین طور ہے	پر قدر مین بڑا وہی پیش غفور ہے

کیا سمع مبارک مین یہہ لطیفہ نہین پہنچا

قطعہ

یون کہا ایک دبلے دانا نے
ہوئے کتنا ہین ناتوان گہوڑا

کسی احمق جسیم سے ہنسکر
پر قوی خر سے ہے کہین بہتر

بادشاہ ان باتونکو سنکر بہت ہنسا اور ارکان دولت نے نہایت پسند کیا لیکن بہائیونکا دل بکمال آزردہ ہوا

رباعی

انسان ہے جب تلک عزیز و چپکا
مت کر یہہ گمان کہ خالی ہر جنگل ہے

جو عیب و ہنر اسمین ہے رہتا ہے چہپا
سوتا نہ کہین اسی مین ہووے چیتا

رباعی

یہہ سچ ہے کہ چپکا ہے جب تک بشر
ہر ابلق پہ مت کر گمان شکا

چہپا ہے ہر ایک اسکا عیب و ہنر
مبادا وہ چیتا ہوا ہے سنے خبر

القصہ عنقریب اسی مذکور کے ایک دشمن قوی اس شہریار غفلت شعار سے دوچار ہوا جسوقت دونون لشکر آپسمین مستعد لڑائی کے ہوئے اور نعرے مردانگی سے دلیران طرفین کرنے لگے سب سے پہلے اسی لڑکے نے گہوڑا چلایا اور یہہ کہا

قطعہ

یہہ نہین ہون مین کہ دیکہو پیٹہہ میری روز جنگ

وہ ہون مین جو سب سے آگے رزم مین سر کو کتا نے

جو کوئی لڑتا ہے کھیلے ہے وہ اپنی جان پر | خون لشکر اُسکی گردن پر جو پہلے بھاگ جائے

یہہ کہا اور سپاہ دُشمن پر حملہ کیا الغرض کتنے بہادران جنگ آزمودہ کو تیغ بیدریغ سے
خاک مذلت پر گرا کر روبرو باپ کے آیا اور زمین ادب کو چوم کر یہہ عرض کیا

قطعہ

تجھکو ہر چند مین حقیر لگا | گند گی پر نجا نیو تو ہنر
اسپ لاغر بھی جنگ مین جو ہو | بیل فربہ سے ہے کہین بہتر

کہتے ہین کہ سپاہ دُشمن کی لا انتہا تھی اور فوج انکی تھوڑی کہ ایک جماعت نے
مضطرب ہو کر قصد بھاگنے کا کیا شہزادے نے اِس حال کو ملاحظہ کر کے نعرہ کیا اور
کہا اے بہادرو وقت کوشش ہے لڑائی سے مُنہ مت پھیرو یا وضع عورتونکی
اختیار کرو سوارون کے دلیر سُنتے ہی اِس سُخن کے ایک جوش دلیرکا آگیا ایکبارگی
سبکے سب نے حملہ کیا اور اُس لشکر شکست اثر کو تلوارونکے نیچے دھر لیا طرفۃالعین
مین لڑائی مارلی اور دُشمن کو شکست فاش دی بادشاہ نے اُسکی بہادری اور
جوانمردی اِس مرتبہ جو دیکھی تفضلات سے ماتھے کو اُسکے چوما اور گلے سے لگالیا پھر
بیشتر نظر توجہ کی اُسی پر تھی تاکہ ایک دن ولی عہد اپنا کیا اور کار و بار
سلطنت کا اُسکو سونپا تب تو بھائیونکو اِس بات سے حسد حد سے زیادہ ہوا اور

ہر ایک نے ارادہ اُسکے مارنیکا کیا غرض ایک دن مکر و فریب سے اُسکی دعوت کیا
بلکہ عداوت کی کہ طعام زہر آلودہ اسکے روبرو رکھہ دیا ہین اُس اقبال مند کی
حرکات زبون اُن کینہ ورونکی کھڑکی مین سے دیکھی تھی چنانچہ شہزادے کو اُسنے
اشارت سے جتادیا اور دریچہ بند کرلیا فی الفور شہزادے نے طیش کھاکر کھانے سے
ہاتھہ کھینچا اور یہہ کہا مشکل ہے کہ یون موت آئے ہنرمندونکو اور انکی جاگہہ
ملجا سے نے ہنرونکو

بیت

گو ہما کا نام جگ سے اُٹھہ ہی جائے	بوم کے سائے تلے کوئی نہ آئے

القصہ یہہ احوال پرملال حضرت کے سمع مبارک مین پہنچا وہین اُن ناعاقبت فہمونکو
حضور مین بلاکر کما حقہ تنبیہ کی اور گوشمالی واجبی دی پھر ہر ایک کے واسطے
حصے معین کرکے ملک کو تقسیم کر دیا تا آپسمین سے فتنہ و فساد تمام و کمال اُٹھہ جاوے
اور نزع کسی طرح کی باقی نرہے کہتے ہین دس فقیر ایک کملی مین چین سے سو وین
اور دو بادشاہ ایک اقلیم مین ہرگز نرہ سکین

قطعہ

ایک روٹی پاس رکھتا ہو اگر مرد خدا	آدھی آپسمین سے مقرر دے فقیرونکو تئین
ساتون اقلیمونکا مالک گو کہ ہووے بادشاہ	ملک کی خواہش ہو پھر اسکو یہہ ممکن نہین

چوتھی حکایت

جو کوئی لڑتا ہی کھیلے ہی وہ اپنی جان پر ‖ خون لشکر اُسکی گردن پر جو پہلے بھاگ جائے

یہہ کہا اور سپاہ دشمن پر حملہ کیا الغرض کتنے بہادران جنگ آزمودہ کو تیغ بیدریغ سے
خاک مذلت پر گرا کر روبرو باپ کے آیا اور زمین ادب کو چوم کر یہہ عرض کیا

قطعہ

تجھکو ہر چند مین حقیر لگا ‖ گند گی پر نجانیو تو ہنر
اسپ لاغر بھی جنگ مین جو ہو ‖ بیل فربہ سے ہی کہین بہتر

کہتے ہین کہ سپاہ دشمن کی لا انتہا تھی اور فوج انکی تھوڑی کہ ایک جماعت نے
مضطرب ہو کر قصد بھاگنے کا کیا شہزادے نے اِس حال کو ملاحظہ کر کے نعرہ کیا اور
کہا اے بہادرو وقت کوشش ہی لڑائی سے ہمت پھیرو یا وضع عورتونکی
اختیار کرو سوارون کے دلیر سُنتے ہی اس سخن کے ایک جوش دلیرانہ آگیا ایکبارگی
سبکے سب نے حملہ کیا اور اُس لشکر شکست اثر کو تلوارونکے نیچے دھر لیا طرفۃ العین
مین لڑائی مارلی اور دشمن کو شکست فاش دی بادشاہ نے اُسکی بہادری اور
جوانمردی اِس مرتبہ جو دیکھی تفضلات سے ماتھے کو اُسکے چوما اور گلے سے لگالیا پھر
بیشتر نظر توجہ کی اُسی پر تھی تا کہ ایک دن ولی عہد اپنا کیا اور کار و بار
سلطنت کا اُسکو سونپا تب تو بھائیونکو اس بات سے حسد حد سے زیادہ ہوا اور

ہر ایک نے ارادہ اُسکے مارنیکا کیا غرض ایک دن مکروفریب سے اُسکی دعوت نہ
بلکہ عداوت کی کہ طعام زہرآلودہ اسکے روبرو رکھہ دیا یہن اُس اقبال مند کی
حرکات زبون اُن کینہ ورونکی کھڑکی مین سے دیکھی تھی چنانچہ شہزادے کو اُسنے
اشارت سے جتا دیا اور دریچہ بند کرلیا فی الفور شہزادے نے طیش کھاکر کھانے سے
ہاتھہ کھینچا اور یہہ کہا مشکل ہے کہ یون موت آئے ہنرمندونکو اور اُنکی جا گہہ
ملجائے بے ہنرونکو

بیت

گو ہما کا نام جگ سے اُٹھہ ہی جائے		بوم کے سائے تلے کوئی نہ آئے

القصہ یہہ احوال پرملال حضرت کے سمع مبارک مین پہنچا وہین اُن ناعاقبت فہمونکو
حضور مین بلاکر کما حقہ تنبیہ کی اور گوشمالی واجبی دی پھر ہر ایک کے واسطے
حصے معین کرکے ملک کو تقسیم کردیا تا آپسمین سے فتنہ وفساد تمام وکمال اُٹھہ جائے
اور نزع کسی طرح کی باقی نرہے کہتے ہین دس فقیر ایک کملی مین چین سے سودین
اور دو بادشاہ ایک اقلیم مین ہرگز نرہ سکین

قطعہ

ایک روٹی پاس رکھتا ہو اگر مرد خدا		آدھی اُسمین سے مقرر دے فقیرون کو کہین
ساتون اقلیمونکا مالک گو کہ ہووے بادشا		ملک کی خواہش ہو پھر اُسکو یہہ ممکن نہین

چوتھی حکایت

عرب کے چورونمین سے ایک طائفہ پہاڑ کی بلندی پر بیٹھا رہتا تھا اور رستا کاروان کی آمد و رفت کا بلکہ سب مسافرونکے بھی آنے جانے کا مسدود کیا تھا شہر شہر کی رعیت اور گاؤن گاؤنکے باشندے تاخت تاراج سے انکی تنگ آگئے تھے اور لشکر بادشاہ کا بھی مکر و فریب سے اُنکے نہایت عاجز تھا اس سبب سے کہ پہاڑ کی چوٹی پر ایک جاے پناہ اُنکے ہاتھ آئی تھی اور اُسی مین جاے بود و باش بنائی تھی صاحب تدبیر اس مملکت کے اور رئیس وہانکی سلطنت کے اکثر باہم مصلحت کرتے کہ اگر یہہ گروہ اسی وتیرے پر ایک مدت رہا تو پھر تاب مقابلے کی احتمال ہوگی مثنوی

ہونے پاوے نہ گر درخت قوی	اُسکو ایک شخص نے اکھاڑا بھی
چندے اُسکو ہی گرچہ مہلت دے	پھر نہ اُکھڑے فلک کے ریلے سے
اب چشمہ جہا نیکو جیکے	بیلچا سیلکے بند کر دستیجے
پھر جو پانی اُسمین جاوے بھر	ہووے مشکل گذار ہاتھی پر

آخر اس بات نے قرار پایا کہ ایک شخص چست و چالاک کو انکی جستجو کے لئے متعین کیجے تاکہ بروقت خبر کرے چنانچہ ایک جاسوس عیار کو مقرر کیا اور بیجا فرصت وقت کی دیکھتے تھے اور اسی گھات مین تھے کہ یہہ جور پیشہ واسطے تاراج کرنے ایک قوم کے گئے تھے اور جاگہہ انکی خالی تھی کہ چند اشخاص جنگ دیدہ اور کار آزمودہ

کو بھیجا وے گھات دیکھکر جابجا درون مین پہاڑ کے چھپ رہے تاکہ چور بسلغ
ت حساب اور بہت سا اسباب لوٹ کر سفر سے رات کو پھر آئے ہتھیار اپنے
کمر سے کھولے اور مال لوٹ کا جمع کرکے ایک جاگہہ رکھہ دیا پہلا دشمن انکا خواب
کہ راہ چشم سے در آیا اور انکو غفلت مین ڈال دیا

بیت

ہوا روز آخر چھپا آفتاب		سیاہ رات نے منہہ پہ ڈالا نقاب

غرض جو نہین پہر رات گئی کہ مردان بہادر اور دلیران دلاور گھات سے کود سے اور
ہر ایک کی مشکین باندھہ لین وقت صبح بادشاہ کی درگاہ مین ان سرکشون کو
دست بستہ اور سرنگون حاضر کیا بادشاہ نے سب کے قتل کی بسرعت اشارت
کی اتفاقاً اس جماعت مین ایک جوان تھا کہ ثمر نخل جوانی کا اسکی ہنوز تر و تازہ تھا
اور سبزہ گلستان رخسار کا اسکے نو دمیدہ اور دبدبہا وزیرون مین سے ایک وزیر نے
بادشاہ کے پایہ تخت کو چوما اور عجز سے پیشانی اپنی زمین پر رکھکر کلمات شفاعت
آمیز اسکے واسطے حضور معلا مین عرض کرنے لگا کہ اس لڑکے نے ہنوز باغ زندگانی
سے پھل نہین کھایا اور ریحان جوانی سے گل امید نہین پایا امیدوار فضل و کرم
ہے کہ اسکی جان بخشیکی منت اوپر خانہ زاد کے رکھین اور اسکی تقصیرات عفو فرماوین
بادشاہ اس بات کو سنکر چین بجبین ہوئے اور اسکی طرف سے منہہ پھیر لیا

اِسواسطے کہ سُخن پست اُسکا سُلطانکی رائے بُلند کو پسند نہ آیا اور کہا **بیت**

خو نہ لے نیکو نکی ہووے جسکی طینت مین بدی	گنبد گنبد پر ہے ناداں تربیت نا اہل کی

اور یون فرمایا کہ اُسکے فساد کی نسل کاٹنی اور بیخ و بُنیاد اُکھاڑنی مناسب تر ہے
آگ کو بُجھانا اور انگاریکو چھوڑ دینا یا سانپ کو مارنا اور سنپولے کو پالنا کام عقلمندونکا
نہین

قطعہ

ابر برسائے گرچہ آبِ حیات	بید کی شاخ پھل نلائیگی پر
کھو نہ او قات اپنی سفلے سے	کہ نئے بوریا ندیگی شکر

وزیر نے اِسباتکو جبر او قہراً پسند کیا اور بادشاہ کی خوبی عقل پر آفرین کی اور کہا
جو کچھ کہ جہان پناہ نے ارشاد کیا یہی حق ہے اور عین صواب لیکن اگر صحبت
اُن بدونکی تربیت ہوتا البتہ خو بوانکی بیچ پکڑتا غلام کو اُمید ہے کہ اگر خدمت مین
اچھونکی اور صحبت مین نیکونکی تربیت پاوے تو خو انکی ہی اختیار کرے اِسواسطے
کہ ہنوز لڑکا ہے سیرت بدونکی اور خصلت برونکی دل مین اُسکے نہین سمائی اور
حدیث مین آیا ہے کہ نہین کوئی لڑکا مگر تحقیق پیدا کیا گیا ہے اوپر طریق اسلام کے
پس ماباپ اُسکے یہودی کرین اُسے یا نصرانی یا مجوسی **قطعہ**

بد طینتون میں بیٹھ کے بیٹے نے نوح کے	یون اپنا خاندان نبوت ڈبو دیا

اور چند روز ہی سگ اصحاب کہف نے | خدمت جو کی بزرگوں کی بس آدمی ہوا

قطعہ

اہلیہ نے لوط کی بدطینتوں کا ساتھہ سے | کھو دیا اپنی بزرگی کا ہزار افسوس گھر
اور اطاعت کر کے نیکوں کی سگ اصحاب کہف | ہو گیا تھوڑے دنوں کے بیچ مانند بشر

یہہ کہا اور ایک گروہ بادشاہ کے ندیمون سے اُسکی شفاعت کے واسطے اپنے ساتھہ متفق کر لیا الغرض بادشاہ اُسکے قتل سے دست بردار ہوا اور یہہ کہا جان بخشی مین نے اگرچہ مصلحت ندیکھی

رباعی

تو جانے بچہ جو زال رستم سے کہا | دشمن کو حقیر جسنے سمجھا جو کا
پایا جو زیا چھوٹے چشمین مین ہوا | اونتوںنکو دیا بوجھہ سمیت اُسنے بہا

قصہ کوتاہ اُس لڑکے سفلہ منش کو وہ وزیر ناقص تدبیر پرورش کرنے لگا اور ایک اُستاد معقول اُسکی تربیت کے واسطے مقرر کیا چند روز مین مخاطب ہونیکا طریق پسندیدہ اور رد کرنا جواب کا بآئین شائستہ بلکہ تمام آداب بادشاہونکی خدمت کے اُس ناہموار کو بسبب ظاہر سکھادیئے تھے تو نکا مقبول خاطر اور اکثروں کا منظور نظر ہوا بارے ایک دن وزیر نے جو وقت پایا کچھہ کچھہ حسن واخلاق کہ بظاہر اُس بدباطن نے حاصل کئے تھے حضور معلا مین اظہار کرنے لگا کہ داناؤنکی تربیت نے اُوسنکی

صحبت نے فضل رب عزت سے اوز اقبال خداوند نعمت سے اُسکی طبیعت مین جیسا
کہ چاہئے ویسا ہی اثر کیا اوز جہل قدیم اُسکی طینت پر کدورت سے ایک لخت گیا حضرت
ان باتونکو سُنکر مسکرائے اوز یہہ فرمایا بیت

بھیڑئے کا بچہ ہوگا بھیڑیا
آدمی کے ساتھ ہووے گو بڑا

برس دو ایک گذرے تھے کہ کتنے اوباش اوز بدمعاش محلّے کے اُسّے ملے
اوز رفیق ہووے بلکہ یہہ عہد کیا کہ رفاقت اُسکی کسی وقت ترک نکرین اوز ہر حال مین
شریک اُسکے رہین غرض فرصت کا وقت پاکر وزیر کو دونون بیٹون سمیت مار اوز
دولت نے نہایت ہمراہ لیکر چورون کے غار مین گیا اوز بدستور مقام پر باپکے
قائم ہوا جو ہین خبر اِس سانحے کی حضرت کے سمع شریف مین پہنچی سنے انتہا دست
مبارک کو حسرت سے کاٹا اوز یہہ کہا قطعہ

آہن بد سے بنے کسطرح سے شمشیر خوب
تربیت سے اہل ہوتے ہین کہین بھی ناکسان
مینہہ کی طینت وُوہی ہے پاک و پاکیزہ ولے
گھاس جنگل مین اُگے اوز گل چمن کے درمیان

قطعہ

کب ہو سنبل زمین شور کے بیچ
اُسمین تخم اُمید کیون بوئے
نیکی کرنی بدون سے ہے ایسی
جیسی نیکون سے کی بدی تونے

پانچوین حکایت

ایک کوتوال کے بیٹے کو بادشاہ اغلمش کے در دولت پر دیکھا مین نے کہ فہم و عقل زیادہ وصف سے رکھتا تھا اور لڑکائی مین آثار بزرگی کے پیشانی سے اسکی ظاہر تھے

بیت

پیشانی نازنین پہ اسکی | چمکے تھا ستارۂ بلندی

حاصل کلام یہہ ہے کہ بادشاہ کا منظور نظر ہوا کہ حسن صورت اور خوبی سیرت رکھتا تھا چنانچہ خردمندون نے کہا ہے کہ تونگری ہنر سے ہے نہ بسبب مال کے اور بزرگی عقل سے ہے نہ بسبب سن و سال کے ہم چشمون کو اسکی تئے حالات دیکھہ نہایت حسد ہوا اور اسپر ایک خیانت کی تہمت کر کے سعی بیجا اور کوشش بیفائدہ اسکے قتل پر کی

دشمن سے کچھہ ہو نہ سکے جو مہربان ہو دوست

بادشاہ نے پوچھا کہ موجب خصومت کا اور سبب عداوت کا انکی تیرے حق مین کیا ہے آداب بجا لا کر اسنے عرض کیا کہ اس در دولت پر غلام نے سبکو راضی کیا مگر حاسد راضی نہین ہوتے الا زوال نعمت سے

مصرع

مین ہون اور دولت و اقبال شہنشاہی ہو

قطعہ

کسی کے دلکو نہ دون رنج چاہتا ہون یہی
یہ کیا کرون کہ حسود آپسے ہی دکھ مین سدا
حسود مرکہ خلاصی ہو رنج ہیگا یہہ
مشقت اسکی سے بجز مرگ تو نہین چھٹتا

نظم

آرزو سے ہین چاہتے بدبخت
مقبلون کا زوال نعمت و جاہ
شپرہ چشم دنکو دیکھے نجو
اسمین کیا آفتاب کا ہی گناہ
سچ تو یون ہی کہ آنکھین انسی ہزار
رہین اندھی پہ ہو نہ مہر سیاہ

چھٹی حکایت

عجم کے ایک بادشاہ کی نقل کرتے ہین کہ ہاتھ ظلم کا اُسنے رعیت کے مال پر دراز کیا تہا اور جور و ستم حد سے زیادہ روا رکہا تہا یہانتلک کہ ایک عالم اُسکے ظلم کی تعب سے ہلاک ہوا تہا اور ایک انبوہ خلائق کا اُسکے جور کی سختی سے وطن چھوڑکر نکل گیا تہا جب رعیت کم ہوئی اور مملکت کی تحصیل مین نقصان آیا اور خزانہ بہی خالی ہوگیا تب دشمن چار طرف سے اُسپر فوج کشی کرکے چڑھ آئے

قطعہ

دادرس چاہے مصیبت کے دنون مین جو شخص
اُسکو لازم ہی کہ ثروت مین کرے مہر و عطا
قہر مت کرکہ نہین رہنے کا ایک عبد مطیع
شفقتین کرکہ جو بیگانہ ہی ہوگا اپنا

ایک دن اُسکی مجلس مین اشخاص چند شاہنامہ پڑہتے تہے اور وہ مقام کہ جسمین

احوال زوال دولت ضحاک کا تھا اور آنا عہد فریدون کا کہ ایک وزیر دولتخواہ نے
بادشاہ سے سوال کیا کہ کیونکر جانا چاہئے کہ فریدون مال حشم نرکھتا تھا پھر کسطرح سے
ملک اُسکے قبضے مین آیا اور بادشاہ ہوا بادشاہ نے کہا جنیاکہ سنا ہے تو نے
کہ ایک انبوہ خلق کا حلقہ اطاعت مین اُسکے در آیا اور مددگار اُسکا ہوا اس سبب سے
سلطنت اُسکے ہاتھ آئی وزیر نے عرض کی کہ ایخداوند ہرگاہ کہ جمع ہونا خلائق کا
موجب سلطنت کا ہے پس کسواسطے آپ خلائق کتئین پریشان کرتے ہین مگر خیال سلطنت
کا حضرت کو نہین ہے

مثنوی

نکمو فوج کو بات ہے یہہ بری	کہ سلطان کو لشکر سے ہے سروری
دل وجان سے لشکر کتئین اپنے پال	کہ ہے فوج سے شہ کو جاہ و جلال

بادشاہ نے فرمایا کہ باعث جمع ہونیکا رعیت کے کیا ہے وزیر نے عرض کی کہ بادشاہ
کو کرم چاہئے تو خلق اُسے گرویدہ ہو اور رحم درکار ہے تا پناہ دولت مین
اسکی چین سے اوقات بسر کرے اور جہان پناہ کے مزاج مین یہہ دونون نہین

مثنوی

سلطنت رہتی ہے کب ظالم کی تات	بھیڑیا کیا جانے چرواہے کی گھات
ظلم جس شاہ نے کیا ایجاد	مُلک کی اپنے توڑی خود بنیاد

وزیر ناصح کی نصیحت جو موافق بادشاہ کی طبیعت کے نہ تھی اسواسطے پسند نہ آئی

سنکر اس باتکو شکل غصے کی بنائی اور وزیر کو قید خانے مین بھیج دیا بہت دن
گذرے تھے کہ چچا کے بیٹون نے اُسکے واسطے پرخاش کے مستعد ہوکر فوج کو آراستہ
کیا اور اپنے باپ کا ملک اُسنے چاہا وے لوگ کہ ظلم سے اُسکے تنگ آگر پراگندہ ہوئے تھے
متفق ہوکر اُنکے مددگار ہوئے آخر الامر مُلک بادشاہ کے تصرف سے نکل گیا اور اُنکے تحت مین آگیا

قطعہ

زیر دستونکو حکومت مین ستاوے جو شاہ	روز بد دوست جو تھا اُسکا وہ ہو دُشمن تر
صلح کر اپنی رعیت سے نڈر دُشمن سے	شاہ عادل کی رعیت بھی فقط ہے لشکر

ساتوین حکایت

ایک بادشاہ سوار تھا کشتی مین اور ایک غلام عجمی بھی حضور مین حاضر تھا لیکن غلام نے کبھی حالت
دریا کی نہ دیکھی تھی اور صدمے بہتین کشتی کی نہ اُٹھائین تھین بے اختیار رونے لگا اور مارے ڈر کے
کانپنے ہر چند تسلی کرتے تھے مطلق چپ نہ رہتا تھا بادشاہ کا مزاج عیش سے نہایت منغص ہوا
اور اُسکا چارہ کچھ نہو سکا اتفاقاً ایک حکیم بھی اُسی کشتی مین تھا اُسنے بادشاہ کی
جناب مین عرض کیا کہ اگر ارشاد ہو تو مین اس غلام کو ایک وضع سے ابھی چپ کرواؤن
بادشاہ نے فرمایا کہ یہہ امر نہایت ہماری خوشنودی اور رضامندی کا ہے اور موجب زیادتی الطاف
کا واسطے تمھارے بھی ہوگا یہہ سُنتے ہی حکیم نے کہا کہ ہان اس غلام کو جلد دریا مین ڈال دین جو جب

اُسکے حکم کے لوگون نے اُسکو دریا مین گراکر دو تین غوطے دئے بعد اُسکے موئے سر
پکڑکر کشان کشان ناؤ کے پاس لے آئے غلام نے ہاتھ سے سکان کشتی کو
پکڑا اور ایک کونے مین آکر چپکا بیٹھ گیا بادشاہ کو یہہ احوال دیکھ کر نہایت تعجب آیا
کہ اسمین کیا حکمت تھی حکیم نے عرض کی کہ غلام نے پہلے مصیبت ڈوبنے کی نہ کھینچی تھی
اور قدر سلامتی کشتی کی نہ جانتا تھا سچ ہے کہ قدر عافیت کی وہ شخص معلوم کرتا ہے
کہ جو مصیبت مین پڑتا ہے

قطعہ

بھانے کی تیرے تئین نہین اے سیرناز جو	خواہش ہے جسکی مجھکو وہ آگے ہے تیرے زشت
جو جنتی ہین سمجھین ہین اعراف کو جحیم	اور دوزخی یہہ سمجھین کہ اعراف ہے بہشت

بیت

ظاہر ہے فرق برین ہو انسان کے نگار	اُسیکے در سے لگ رہی ہو چشم انتظار

آٹھوین حکایت

شاہزادۂ ہرمز سے بعضے شخصون نے سوال کیا کہ اپنے باپ کے وزیرون سے کیا خطا
دیکھی تھی کہ قید کیا جواب دیا کہ ایسی کوئی خطا اُنکی مجھپر ثابت نہین ہوئی کہ سبب قید کا ہوتی
لیکن جب یقین ہوگیا مجھے کہ میری ہیبت اُن کے دلون مین نہایت ہے اور میرے
قول وقسم پر اعتماد نہین رکھتے ڈراین کہ اپنی اذیت کے خوف سے قصد

میرے مارنے کا کریں تب حکیموں کے قول پر عمل کیا ہیں کہ کہہ گئے ہیں **نظم**

ڈر حکیم اُس سے جو خائف تجھ سے ہو
گو کہ ویسے سَو سے کر سکتا ہو جنگ

پانْوں یون کاٹے ہے چرواہے کا سانپ
شاید اُسکا سر وُہ کچلے لیکے سنگ

مضطرب جو ہووے بلّی لے نکال
اپنے پنجے سے وُہیں چشمِ پلنگ

نوین حکایت

ملک عرب کا ایک بادشاہ حالت پیری میں بیمار تھا اور رشتہ زیست کی اُس کا قطع کر کے موت کا اُمیدوار اتفاقاً اُسی حالت مین ایک سوار کیا ایک دروازے مین نظر آیا اور یہہ خبر فرحت اثر لایا کہ فلانے قلعے کو فضل ایزدمتعال سے اور حضرت کے اقبال سے فتح کر کر دشمنوں کو قید کر لیا اور سپاہ و رعیت جتنی وہاں کی تھی سب مُطیع و فرمان بردار حضرت کی ہوئی بادشاہ نے اِس نوید کو سُنکر ایک نفس سرد کھینچا اور فرمایا کہ اِس مژدے کی خوشنودی مجھے نہیں بلکہ میرے دشمنوں کو ہے یعنے ملک کے وارثوں کو :

نظم

اسی اُمید مین آخر ہوئی دریغ یہہ عمر
کہ دلمین ہے میرے جو کچھہ وہ درہیوے ہووے پدید

اُمید بستہ تو بر آئی ایک فائدہ کیا
ایضاً
کہ عمر گذری نا آوے گی پھر نہیں یہہ اُمید

بجے ہے کوچ کا نقارہ مرگ آپہنچی
وداع سر کئین تم کرو اے دیدۂ تر

ای دست ساعد بازو و گردن و بر دوش	سفر کا وقت ہے رخصت ہو جلد بگیر
لبوں پہ جان ہے عدو کر چکا ہے کام تمام	خدا کے واسطے ای یار و اب تو آؤ اِدھر
بسر ہوئی میری اوقات آہ غفلت مین	کیا نہ مین نے حذر گو پہ کیجو تم تو حذر

دسوین حکایت

دمشق کی جامع مسجد مین سرہانے یحیی پیغمبر علیہ السلام کے معتکف تھا مین کہ عرب کے بادشاہون مین سے ایک بادشاہ کہ بے انصافی مین مشہور تھا اور سراپا اُسکا ظلم اور ستم سے معمور اتفاقاً زیارت کو آیا اور نماز اُسنے پڑھی پھر دُعا کی بعد اُسکے حاجت چاہی

بیت

اِس خاک در پہ گھستے ہین پیشانیان سبھی	محتاج ہین زیادہ جو ہینگے بہت غنی

پھر مجھے یہہ کہا کہ عطا درویشونکی اور دُعا سینہ ریشونکی اعلی اور پذیرا ہے توقع کہ مجھہ پر توجہ کرو کہ ایک دُشمن قوی سے ڈرتا ہون اور اُسی کے سوچ مین اکثر رہا کرتا ہون کہا مین نے کہ ضعیفان رعیت پر اور غریبان مملکت پر ترحم کر کہ ہرگز دشمن قوی سے رنج نہ دیکھیگا

نظم

بازو قوی و سخت سے پر زور ہاتھہ سے	پنجے کو ناتوان کے ہے توڑنا خطا
کرے ہوؤنکو جسنے نہ تھا بنا یقین ہے	جدن گرے وہ ہاتھہ پکڑے کوئی ذرا

تخم بدی کو بو کے بھلائی کی کے آس	کچھ بھی ٹھکانا اُسکے ہے بیہودہ فہم کا
غفلت کو چھوڑ داد خلائق کی جلد دے	کر تو نہ دیگا کوئی تو ایک روز دیگا

مثنوی

ہر ایک کا ہے جو عضو ہر ایک شر	کہ بنیاد انکی ہے از یک گہر
اذیت جو دے ایک کو روزگار	کسی شخص کو پھر نہووے قرار
کسیکے جو دکھ سے نہین تجھکو کام	تو کیون آدمی اپنا رکھا ہے نام

گیارھوین حکایت

ایک درویش کہ قبول ہوتی تھین جسکی دعائین سدا بغداد مین وارد ہوا حجاج بن یوسف نے یہہ مژدہ جو نہین سنا درویش کو باشتیاق تمام بلوا بھیجا اور یہہ التماس کیا کہ امیدوار دعا کا ہون درویش نے کہا اے خدائے دادرس اسکی روح جلد قبض کر حجاج نے کہا کہ از برائے خدا یہہ کونسی ہے دعا فقیر نے دیا بولا یہی دعائے خیر ہے تیرے حق مین بلکہ جمیع مسلمانون کے

رباعی

اے زبردست چھوڑ یہہ اطوار	زیر دستون کیتئین غم سے آزار
آخر الامر سرد ہوویگا	گرم کب تک رہیگا یہہ بازار

قطعہ

تیری کس کام کی جہانداری | خلق کو تجھہ سے ہیگی بیزاری
تجھہ کو موت آئے جلد تجھسے تو | نہین چھٹی ہے مردم آزاری

بارھوین حکایت

ایک بادشاہ نے انصاف نے ایک اہل دل سے پوچھا کہ عبادتونمین میرے واسطے کونسی مناسب اور بہتر ہے کہا اُسنے کہ سونا دو پہر تلک تجھکو ہر طرح اولی ہے اور سب طاعتون سے اعلی اسواسطے کہ خلق خدا ایک ذرا آسائش پاوے **قطعہ**

دو پہر تک سوتے ایک ظالم کو دیکھا مین نے جو | یون کہا فتنا ہے بہتر ہے اگر جتنا ہو خواب
جل گئے سے جسکا سونا ہووے اولی دوستو | ایسے تو بدزیست کا اچھا ہے مرجانا شتاب

تیرھوین حکایت

سُنا گیا ہے کہ بادشاہون مین سے کسی بادشاہ نے ایک راتکو عیش وعشرت مین روز کیا تھا اور انتہائے مستی مین یہہ شعر پڑھتا تھا **بیت**

مجھکو اسدم سا جہانمین کوئی خوشتر دم نہین | نیک و بد کی کچھہ نہین ہے فکر مطلق غم نہین

ایک فقیر ننگا جاڑے مین سوتا تھا وہی یہہ بیت پڑھنے لگا **بیت**

اے کہ اقبال و حشم مین مثل تیرا جم نہین | غم نہین گو تجھکو لیکن کیا میرا بھی غم نہین

بادشاہ کو یہہ سخن اُسکا بہت بھایا اور نہایت پسند آیا فی الفور ہزار دینار کھڑکی مین سے

بخشنے لگا اور یہہ فرمایا کہ دامن پھیلا فقیر نے عرض کی کہ دامن کہاں سے لاؤن کہ قباے عریانی پہنے ہون شہریار کو اُسکی خستہ حالی و شکستہ پروبالی پر زیادہ ترحم آیا ایک خلعت بھی اُس نقد پر افزود کیا اور اُسکے پاس بھیج دیا فقیر اُس مبلغ کثیر کو ایک مدت قلیل مین خرچ کرکے پھر آیا

قطعہ

کف آزاد پر رہے کب مال	صرف کردیوے اُسکو یہہ فی الحال
صبر ایک آن و آب ایک لحظہ	دل عاشق نہ رکھے نے غربال

جس حالت مین کہ بادشاہ کو پرواہ اُسکی نتھی لوگون نے احوال کو اُس مسرف کے پھر عرض کیا حضرت نے نہایت طیش کھایا اور مُنہہ غصے کا بنایا یہین سے ہے جو صاحب دانش اور اہل فراست نے کہا ہے کہ طبیعت سے بادشاہونکی حذر کیا چاہیے کہ اکثر خاطر اُنکی امور مملکت مین متعلق رہتی ہے اسیواسطے ہر گھڑی توجہ احوال عوام پر نہین کرتے

مثنوی

شہ سے جو چاہے عزو نعمت و جاہ	وقت فرصت پہ اُسکے رکھے نگاہ
جب تو دیکھے نہین سخن کی مجال	قدر مت کھو زیادہ کرکے مقال

آخر الامر بادشاہ نے غصے سے فرمایا کہ نکال دو اس فقیر نے جیا مسرف کتین کہ اتنی بہت سی نعمت کو تھوڑی سی مدت مین برباد کر دیا اور خزانہ بیت المال کا لقمہ مسکینونکا

نہ طعام احوال شیاطین کا

بیت

جو کہ احمق دنکو روشن شمع کافوری کرے | دیکھنا ایکدن تو شبکو اسکا روغن چراغ

ایک وزیر والا تدبیر نا ادب ہوکر عرض کرنے لگا ای خداوند مصلحت یہہ ہے کہ ایسے استخاص کو خرچ روز مرہ بتدریج دیا چاہئے تو نقصے مین اسراف نکرین اور جو کچھہ کہ لعنت و ملالت حضور اعلی سے ہوئی وہ سراسر واسطے تربیت کے ہے لیکن کتنے ناقص اسکو حمل اوپر بخل کے کرینگے اور صاحبان ہمت کو مناسب نہین کہ ایک شخص کو لطف سے اُمیدوار کرین اور پھر نا اُمیدی سے مایوس بیت

مت کھول آگے اہل طمع کے در عطا | اور کھول دے تو بند نکرنا کبھو ذرا

قطعہ

ممکن نہین ہے یہہ کہ مسافر حجاز کے | وہان جمع ہووین آن کے جس جا ہو آب شور
مٹھا ہو جس مقام مین چشمہ یقین ہے | اکثر وہین گھڑے رہین انسان مرغ مور

چودھوین حکایت

اگلے بادشاہون مین سے ایک بادشاہ رعیت مملکت مین سستی کرتا اور لشکر کو بیچ سختی کے رکھتا جون ایک دشمن اسکے مقابل ہوا لشکر تمام بھاگ گیا مثنوے

سپاہی سے زر کا کرے جو دریغ | تو کب اُسکے دشمن پہ کھینچے وہ تیغ

دلیری لڑائی مین وہ کیا کرے		جو نت دست خالی کو دیکھا کرے

اُنین سے کہ جنھون نے یہہ عذرا اور مکر کیا تھا ایک شخص مجھسے بھی دوستی رکھتا تھا ملامت کی مین نے اُسکو اور یہہ کہا کمینہ اور سفلہ ناشکر اور حق ناشناس وہ شخص ہے کہ تھوڑے سے تغیر حال مین اپنے مخدوم قدیم سے پھر جاوے اور برسونکی نعمتونکے حقوق کھو دیوے کہا اس شخص نے کہ اگر معذور رکھے تو تو کچھ مین بھی کہون لائق ہے کہ میرے گھوڑے کو جو میسر نہووین اور نہ میرے زین کا بھی گرو ہو پس جو بادشاہ کہ زر کا بخل سپاہی سے کرے ایسے کا ساتھ کون دے اور کیون جوکھون اُٹھاوے اور کس واسطے مرے

مثنوی

زر سپاہی کو جو تو دیگا تو وہ دیویگا سر		گر نہ زر دیگا تو وہ جائیگا چاہیگا جدھر
سیر ہو تو ہو غضب سے شیر پر حملہ کنان		اور جو بھوکا ہو تو بھاگے لومڑی سے پہلوان

پندرھوین حکایت

وزیرونین سے ایک وزیر منصب وزارت سے تغیر ہو کر درویشون کے زمرے مین داخل ہوا انکی صحبت کی برکت نے اُسکے دلمین اثر کیا اور استغنا اُسکو بخوبی حاصل ہوا بادشاہ نے اُسکے احوال پر پھر نوازش فرمائی اور چاہا کہ خدمت وزارت کی بدستور سابق عطا کرے وزیر نے قبول نہ کی بلکہ یون عرض کی کہ یہہ عزلت بہتر ہے

مجھکو خدمت سے

رباعی

گوشے مین جو ناشناس کہ بیٹھے تنہا	منہہ ہر کس ناکس کا انہون نے باندھا
کاغذ کتین پہاڑ قلم کو توڑا	اب خوف سخن گیرونکا انکو نرہا

بادشاہ نے پہر فرمایا کہ اُسوقت میرے تئین ایک عقلمند دانا ترچاہئے کہ تدبیر مملکت کی لیاقت رکھتا ہو وزیر نے التماس کیا کہ نشان دانشمند کامل کا یہہ ہے کہ ایسے کامونکے نزدیک نہ آوے

بیت

دُکھہ ایک جانور کو نہ دے کہائے استخوان	پہر کیون نہو ہما کو شرف طائرونمین یہان

سولھوین حکایت

سیاہ گوش سے پوچہا کہ تو نے صحبت شیر کی کیون اختیار کی کہا اُسنے کہ بچا ہوا اُسکے شکار مین سے کہا لیتا ہون اور دشمنونکے شر سے اُسکی پناہ مین زندگانی کرتا ہون کسی نے کہا کہ ابتو سایۂ حمایت مین اُسکے آیا تو اور شکر نعمت پر اُسکی اقرار کیا تو نے کسواسطے نزدیک اُسکے نہین جاتا کہ تجھکو اپنے مخصوصونمین داخل کرے اور اپنے مخلصونمین گنے کہا اُسنے کہ اِس مرتبہ اُسکے غضب سے نڈر نہین ہون جو اتنی جرأت کرون بیت

برسون مین پوجے گبر اگر آگ کے تئین	جو نہین گرے وہ اسمین تو جل جائے بس وہی

ہوتا ہے ہمنشین بادشاہ کے مال و متاع سے منتفع ہوتے ہین اور کبہی ایسا ہوتا ہے

کہ گردن مارے جاتے ہین چنانچہ حکیمون نے کہا ہے کہ بادشاہونکی طبیعت کے تلون سے
ڈرا چاہیے کہ کبھی سلام کرنے سے آزردہ ہوتے ہین اور کبھی عوض گالی کے خلعت دیتے
ہین اور کہتے ہین کہ کثرت ظرافت اور زیادتی خوش طبعی کی ہنر ندیمونکا ہے اور عیب حکیمونکا

بیت

مت چھوڑ قرینہ وجو رہے قدر مدام		بازی و ظرافت ہے ندیمونکا کام

سترھوین حکایت

رفیقونین سے ایک شخص گلہ روزگار نا ہنجار کا آگے میرے کرنے لگا کہ آمدنی تھوڑی
رکھتا ہون اور عیال بہت طاقت فاقہ کشی کی بھی مجھہ مین نہین اکثر اوقات یہہ جی مین
آتا ہے کہ چلا جاؤن کہین خواہ وہان سکھہ سے گذرے یا دکھہ سے غرض کسیطرح سے
ایام زندگانی فانی کے کٹ جائین لہذا اس ملک کے باشندے میرے نیک و بد سے خبر نپائین

رباعی

بیکس کوئی سو گیا جو بھوکھا		جانا نہ کسی نے کون بسیگا
جان لب پہ کسیکی اگئی آہ...		لیکن کوئی ایک ذرا نہ رویا

پر شماتت اعدا سے اندیشہ کرتا ہون کہ میرے پیچھے طعنے دیکر ہنسین اور میری کوشش
کو میری عیال کے حق مین اوپر نے مروتی کے حمل کرین اور کہین

قطعہ

اُس بیجاکو دیکهه که هرگز جهان مین
اوقات اپنی کاٹے وہ آسودگی کے ساتهه

نیکی کا مُنهه کبهی وہ نہ دیکهے گا ایک نظر
فرزند وزن کی سستی مین کیوے نہ ٹک گذر

علم حساب مین تهوڑی سی مہارت اور فن سیاق مین اندک قدرت رکهتا هون اگر تمهاری سعی سے میرا مدد خرچ معین هو جاوے تو موجب جمیعت خاطر کا هوگا اور بقیہ عمر مین اُسکے شکر کے عہدے سے نکل نسکونگا کہا مین نے کہ ای برادر عمل بادشاهون کا دو طرف رکهتا هی اُمید نان کی اور دهشت جان کی خلاف رائے عقل مندو نکا هی که اُس اُمید مین اور اس بیم مین اپنے تئین ڈالئے

قطعه

کوئی آتا نهین حاکم کی طرف سے هرگز
یا غم و غصّہ و تشویش سے راضی هو تو

حاصل باغ و زمین مانگنے درویش کے گهر
یا جگر بند کو رکهه زاغ کے آگے بونڈر

پهر کہا اُسنے کہ یہہ سخن موافق میرے حال کے نکہا تو نے اور جواب میرے سوال کا نہ دیا نهین سُنا هی تو نے کہ کہہ گئے هین جو کوئی خیانت کرے هاتهه اُسکا حساب دیتے هوے کانپنے لگے

بیت

لکهی کو چهوڑ دے هے راستی خوشنودی مولا
کہ سیدهی راہ مین هوتے کسیکو گم نهین دیکها

اور حکیمون نے کہا هی چار شخص چار آدمیون سے جان سے رنجیدہ هین محصول دینے والا سُلطان سے اور چور پاسبان سے فاسق چغل خور سے اور فاحشہ محتسب سے اور

جس کسیکا کہ حساب پاک ہے اُسکو محاسب سے کیا باک	**قطعہ**

جو وقت خدمت و رفعت نہ حد سے گذرے تو	تو پہر حساب کے دن ہو عدو سے تجھکو نہ باک
اگر نہیں تجھے آلودگی تو چین سے رہ	کہ دعوی سنگ سے چہاتیں میں آئینہ ناپاک

کہا میں نے کہ نقل اُس لومڑی کی مناسب تیرے حال کے ہے جو بہاگتی تہی اور گرتی تہی اور اُٹھتی تہی کسی نے پوچہا اُس سے ایسی کونسی آفت ہے جو موجب اتنی وحشت کی ہوئی کہا اُسنے سُنا ہے میں نے کہ اونٹونکو بیگار پکڑتے ہیں جانوروں نے کہا اے گدہی اونٹ کتیں تجھسے کیا مناسبت اور تیرے تئیں اُس سے کیا مشابہت بولی وہ چپ رہ کہ اگر دشمن واسطے غرض کے کہدیں کہ یہہ بہی بچہ شتر ہے اور پکڑی جاؤں تو کسیکو اندیشہ میرے چہڑانے کا ہوگا اور تجسس احوال کا میرے کون کریگا جب تلک تریاق عراق سے آوے سانپ کا کاٹا مر جاوے فی الحقیقت تجھے ایسی ہی فضیلت و امانت ہے اور تقوے و دیانت لیکن دشمن بیچ گہات کے ہیں اور مدعی سخت بدذات جو کچہہ کہ حسن سیرت تیری ہے اگر خلاف اُسکے تقریر کریں تو البتہ بادشاہ کے محل عتاب اور معرض عقاب میں آوے تو پہر اُس حالت میں کسکو مجال مقال کی ہو پس مصلحت یہہ دیکھتا ہوں کہ ملک قناعت کو اختیار کرے تو اور ترک ریاست کہ کہتے ہیں

بیت

دریا میں فائدے بہت ہیں بلکہ بیشمار | چاہے سلامتی تو کنارہ کر اختیار

اس سخن کو سنکر نہایت غصے ہوا مُنہہ اس نقل سے پھیر لیا اور باتیں رنجش آمیز کرنے لگا کہ یہہ کیا عقل ہے اور کیسا یہہ شعور قول حکیموں کا راست ہوا جو کہہ گئے ہیں کہ دوست زندان میں کام آتے ہیں اور دشمن بھی دسترخوان پر دوست نظر آتے ہیں

قطعہ

دیکھنا زنہار اُسکو آشنا مت جاننا | وقت نعمت جو کرے اظہار اپنی دوستی
دوست اپنا جانیو نے شبہہ تو اس شخص کو | ہووے روز بد میں جس سے دستگیری غمخوری

جب دیکھا میں نے کہ آزردہ ہوتا ہے اور نصیحت بغرض سنتا ہے مجبور ہو کر دیوان کے پاس گیا میں اور بسبب سابقہ اتحاد کہ مجھ میں اور اُسمیں تھا صورت حال اُس کوتہ اندیش کی کی اور اہلیت و استحقاق اُسکا کما ینبغی ظاہر کیا غرض ایک چھوٹا سا کام اُسکے واسطے متعین ہو گیا کتنے دن اوپر اُسکے گذرے تھے کہ رسائی اُسکی طبیعت کی دیکھی اُسکی تدبیر کی خوبی پسند کی غرض اُس کام سے اُسکا مرتبہ گذر گیا تب ایک امر عمدہ اور اُسکے واسطے مقرر ہوا اِسیطرح سے بستارہ اُسکی دولت اور اختر اُسکی حشمت کا ترقی میں تھا نہایت اوج دولت کو پہنچا اور مقرب حضرت سلطان کا اور معتمد ہوا ترقی اور خوشحالی اُسکی دیکھکر خرم و شادان ہوا میں

اور یہہ کہا مین نے

بیت

ترش رو گردش ایام سے اتنا مت ہو | صبر کرو تو ہے پر پھل وہ رکھے ہے شیرین

بیت

شکستہ دل نہو ہرگز تو کار بستہ سے | کہ تیرگی ہے نپٹ وہان جہان ہے آب حیات

بیت

غمگین اس قدر نہو اے مورد بلا | ہیتیرے لطف کچھے ہے پوشیدہ کبریا

اتفاقاً قریب اُسی وقت کے کتنے آشناؤن کے ساتھہ سفر حجاز کا کیا مین نے جب مکے کی زیارت کرکے پھرا مین دو منزل میرے استقبال کے واسطے آیا وہ ظاہر احوال اُسکا دیکھا نہایت پریشان تھا اور بمرتبہ حیران عقلیہ جانا مین نے کہ معزول ہے جو اتنا مقتول ہے غرض دوست دیوانی کتنین آشناؤنکی ملاقات کی فرصت اُسوقت ہوتی ہے جب خدمت سے تغیر ہوتا ہے

قطعہ

خدمت و جاہ و حشم ثروت کے بیچ | آشناؤن سے نہ کچھہ مطلب نہ کام
ہووے جب بیچارگی تب درد دل | دوستون ہی سے کہے اکثر مدام

القصہ پوچھا مین نے کہ یہہ کیا حال ہے کہا اُسنے جیسا کہ تونے کہا تھا کتنے اشخاص کو میرا حسد ہوا بلکہ ایک خیانت سے مجھے متہم کیا اور اس بات کے تحقیق کرنیکا بادشاہ

کام لالچ نہ آیا تاسف یہہ ہے کہ ایک بھی آشنا کلمہ حق نہ بولا اور مدتون کی صحبت کو

سب نے بھلا دیا

قطعہ

جو ہو صاحب جاہ تو کرتے وصف دھرے ہاتھ سر پر ہر ایک دمبدم
گرا دیوے جو اُسکے تئین روزگار تو رکھین سبھی اُسکے سر پر قدم

حاصل کلام یہہ ہے کہ انواع عقوبت مین گرفتار تھا اور سر کو میرے زانو غم سے
سروکار تھا کہ اِس ہفتے مین حاجیون کے آنے کا مژدہ پہنچا بارے اُس قید سختی سے
مجھکو رہا کیا اور ملک قدیم ہی میری یعنے قناعت مجھہ پر معین کی کہا مین نے کہ اُسوقت میری
نصیحت نمانی تو نے چنانچہ مین کہتا تھا کہ عمل بادشاہونکا مانند سفر دریا کی ہے فائدہ مند اور
خوف ناک یا گنج پاویگا تو یا رنج مین مر جاویگا

بیت

یا تو نہین پاتا ہے وہ موتی بہت سے لے یا موج اُسکا مردہ کنارے پہ پھینک دے

اِس سے زیادہ مصلحت نہ دیکھی مین نے کہ زخم نہانی کو اُسکے ناخن سرزنش سے چھیلوں اور نمک
ملامت چھڑکوں اِن دو بیتون پر اکتفا کیا

قطعہ

مصیبت قید و بند اب دیکھتا ہے نصیحت ناصحون کی کیون نمانی
اُٹھا سکتا نہیں گر نیش کا دکھہ تو گھر مین کیون رکھی بچھو کے انگلی

اٹھارہوین حکایت

چند اشخاص میری صحبت مین تھے کہ صلاح سے آراستہ اُنکا ظاہر حال تھا اور
باطن بھی تقوی و طہارت سے مالامال سرداروں مین ایک عمدہ اُنسے کمال رسوخ رکھتا
تھا چنانچہ اُسنے اُنکی معیشت کے واسطے کچھہ روز مقرر کیا کہ اُنمین سے ایک شخص نے وہ
حرکت کی کہ مناسب حال فقرا کے اور موافق طور صلحا کے نتھی یقین مین اُس شخص کے
خلل آیا اور رتبہ اُنکی عظمت کا گم ہوگیا چاہا مین نے کہ کسی طور سے یار کے روزینے کو پھر
جاری کرواؤن اِسواسطے اُس عمدہ کے در دولت پر گیا مین لیکن دربان نے مجھہ کو
پچھوڑا اور باریاب نہونے دیا بلکہ کچھہ لایعنی اور ناشائستہ کہا مین نے اُسکی برداشت
کی بلکہ بہت سی معذرت اسواسطے دانا کہہ گئے ہین قطعہ

ہیو سیلے نجھانکنا ہرگز		درِ میر و وزیر سلطان کو
سگ و دربان غریب دیکھین اگر		کھینچے ایک جیب ایک دامانکو

اِتنے مین مقربان درگاہ اُس بزرگ کے میرے احوال سے آگاہ ہوئے اعزاز و
اکرام سے مجھے لے آئے اور ایک مقام بلند میرے واسطے مقرر کیا لیکن عجز و انکسار سے
مین بنہایت نیچے بیٹھا اور یہہ شعر پڑھا بیت

بندہ ادنیٰ ہون اجی صاحب میرے		امر ہو تو بیٹھون بندون مین تیرے

کہا اُسنے الیسی باتونکی یہہ جا گہہ نہین اللہ اللہ بیت

گر میری آنکھون پہ تو بیٹھے ہین ۔۔۔ ناز اُٹھاؤن تیرا اے نازنین

القصہ بیٹھکر ہر مجلس و مقام سے مذکور کرنے لگا مین یہان تلک کہ یارونکی دولت کی باتین بہی درمیان آئین تب کہا مین نے

قطعہ

گناہ کون سا دیکھا ہے اُسنے منعم نے ۔۔۔ کہ اپنے بندے کو نظرونمین خوار رکھتا ہے
بزرگواری و الطاف ہے خدا کو فقط ۔۔۔ جو رزق عاصیونکا برقرار رکھتا ہے

حاکم نے جو یہہ باتین سُنی نہایت پسند کی اور وجہہ معاش یارونکی بدستور سابق تعین کردی اور چڑھے ہوئے روز بہی اُنکے دلوا دئے اِس نعمت کا شکر کیا مین نے اور زمین خدمت کی چومی غرض گستاخی و دلیری کی معذرت حد سے زیادہ کی اور وقت روانگی درخت کے یہہ کہا

قطعہ

جو کعبہ قبلۂ حاجت ہوا تو دور سے لوگ ۔۔۔ طواف کرنے کو جاتے ہین مجتمع ہوکر
تجھے تحمل اہل غرض مناسب ہے ۔۔۔ کہ مارتا نہین کوئی سنگ نخل بے بر پر

انیسوین حکایت

ایک شہزادے نے بہت سا مال باپ کے ورثے کا پایا اور ہاتھ بخشش کا کھول دیا داد و دہش بہت سی کی اور سخاوت کی داد دی غرض سپاہ کو نعمت بلا کد اور رعیت کو مال و دولت بیحد بخشی

قطعہ

دماغ و دل کو کیا کو ہے اگر پاس — رکھہ آتش پر جو دیوے بوئے عنبر
سخاوت کر جو چاہے ہے بڑائی — نہ بن بوئے اُگے دانا زمین پر

ایک ہم نشین تنگ دل یون نصیحت کرنے لگا کہ اگلے باوشاہون نے اس نعمت کو بہت کوشش سے جمع کیا ہے اور واسطے ایکدن کے رکھا ہے بخشش تک سوچ کر کیجیے اور سخاوت سے تک ہاتھہ کھینچ لیجے کہ ابھی بہت سی گھاٹیان آگے ہین اور دشمن پیچھے ایسا نہو کہ وقت حاجت ہاتھہ تنگ ہو جائے اور چرخ بوقلمون جلوہ کچھہ اور رنگ دکھائے

قطعہ

گنج اگر بخشش سے تیری لین عوام — صاحب ہر خانہ پاوے یک برنج
گر تو ایک ایک جو بھی رو پا سب سے لے — جمع ہو تیرے کنے ہر روز گنج

بادشاہزادہ اُس پست ہمت کے کلام سے برہم ہوا کہ موافق اُسکے طبع عالی کے نتھا اور اُسپر غصہ کیا کہ خدائے تعالی نے اپنے فضل سے مجھکو مالک اس مملکت کا اور سلطان اس سلطنت کا کیا ہے چاہیے کہ ہر طرح کی لذتین اُٹھاؤن مین اور ہر ایک محتاج کو تونگر بناؤن نہ پاسبان ہون کہ اُسکی محافظت کیا کرون

بیت

چالیس گنج رکھتا تھا قارون مرا گیا — چھوڑا جو نام نیک نہ نوشیروان مُوا

بیسوین حکایت

کہتے ہین کہ نوشیروان عادل کسی شکارگاہ مین ایک شکار کو کباب کرتا تھا اتفاقاً لون نہ تھا ایک غلام کو بنبئین کے پاس بھیجا تاکہ لون لاوے اور اُسے یون فرمایا کہ لون زور سے نلیجو بلکہ قیمت دیجو ایسا نہو کہ گاؤن مین خرابی اور خواری ہو اور یہہ رسم ہمیشہ جاری ہو حاضرون نے التماس کیا کہ اسقدر لون کیا قدر رکھتا ہے کہ موجب شورش وبرہمی اور باعث خرابی وخستگی کا ہوگا بادشاہ نے ارشاد کیا کہ بناء ظُلم کی پہلے جہان مین تھوڑی تھی جو کوئی آیا اُسنے کچھہ اسپر افزائش کی تا اس نہایت کو پہنچی

قطعہ

جو شاہ باغ رعیت سے کھائے ایکبھی سیب	غلام اسکے اکھاڑین درخت میوہ دار
جو نیم بیضے کی مقدار ظلم شہ سے ہو	پرووے سیخ مین انکی سپاہ مرغ ہزار

اکیسوین حکایت

سُنا ہے مین نے کہ ایک وزیر غافل بلکہ جاہل رعیت کے گھر خراب کرتا اسواسطے کہ خزانہ بادشاہ کا زیادہ کرے بے خبر تھا قول حکما سے کہ کہہ گئے ہین جو شخص کہ اپنے خالق کو رنج دیوے اس لیے کہ ایک مخلوق کے دلکو راضی کرے تھا در کریم اُسی مخلوق کو اسکی سرزنش کیواسطے متعین کرے تاکہ اپنے کئے کی سزا اُسکے ہاتھہ سے پاوے **بیت**

آفت جان آگ ہے بہر سپند	قہر ہے پر دود دل دردمند

چنانچہ سب حیوانونکا سردار شیر ہی اور جانورونمین کمتر گدھا لیکن عقلمندونکے نزدیک گدھا بوجھ کا اُٹھانے والا بہتر ہی شیر درندہ سے

مثنوی

ہی خر مسکین اگرچہ نے تمیز — بوجھ لے چلتا ہی سے ہی عزیز

گاو خر جو بوجھ اُٹھاوین ہم نشین — آدمی موذی سے ہین بہتر کہین

پھر آیا یہ داستان پر وزیر غافل کی تھوڑے سے اخلاق زبون اُسکے بادشاہ کو معلوم ہوئے فی الفور اُسکو شکنجے مین کھینچا اور طرح بطرح کے عذابونسے مارا **قطعہ**

نہ حاصل ہو تجھکو رضائے ملک — رکھے تا نہ تو خاطر بندگان

اگر چاہتا ہے عطائے خدا — تو کر خلق سے اُسکی تو نیکیان

اور یون کہتے ہین کہ ایک ستم رسیدہ ونمین سے اُسطرف وارد ہوا اور اُسکے حال تباہ کو دیکھا اُسنے اور یون کہا

قطعہ

زور و قوت جسکو ہو لازم نہین سکتین — سلطنت مین کھا بہت سے وہ مال مردمان

ناف کے اندر جو کیو چاک ہو جاو شکم — لیک ہی ممکن کہ نکلے حلق سے وہ استخوان

بیت

نرہیگا ستمگر و غدار — اُسپہ لعنت رہیگی لیل و نہار

بائیسوین حکایت

ایک مردم آزار کی نقل کرتے ہین کہ کسی پرہیزگار کے سر پر اُسنے پتھر مارا درویش کو قدرت بدلا لینے کی نہ تھی پر اُس پتھر کو اپنے پاس رکھتا تھا کہ ایک وقت بادشاہ اوپر اُسکے غصے ہوا اور ایک کوئے مین اُسکو قید کیا درویش وہان آیا اور اُسی پتھر کو اُسکے سر پر مارا کہا اُسنے تو کون ہے اور میرے تئین کسواسطے پتھر مارا کہا اُسنے کہ مین وہی شخص ہون اور یہہ وہی پتھر ہے کہ فلانی تاریخ میرے سر پر مارا تھا تونے بولا وہ کہ اتنی مدت کہان تھا تو کہا اُسنے کہ تیری جاہ سے اندیشہ کرتا تھا اب کہ تجھے چاہ مین دیکھا غنیمت جانا کہ عقلمندون نے کہا ہے **مثنوی**

دیکھے نالائق کو جب تو بختیار	عاقلون کی طرح کر صبر اختیار
تیز تر ناخون جو رکھتا نہین	تو بدون کے ساتھہ بس لڑتا نہین
جو کوئی شہ زور سے پنجہ ملائے	ناتوان پنجے سے اپنے ہاتھہ اُٹھائے
جب کہ اُسکے ہاتھہ باندھے آسمان	تب نکال اُسکا تو مغز استخوان

تیسوین حکایت

ایک بادشاہ کو مرض ایسا گذرا تھا کہ جسکا ذکر نکرنا بہتر ہے رکتنے حکیم یونان کے متفق ہوئے کہ اس درد کی کچھہ دوا نہین مگر پتا آدمی کا کہ کتنی صفتین اُس مین ہووین بادشاہ نے فرمایا جلد پیدا کرین ایک زمیندار کے لڑکے کو اُنہین صفات سے کہ حکیمون نے کہین

تعین پایا اور ما باپ کو اُسکے بہت سا مال دیکر راضی کیا اور قاضی نے بھی اُسکے قتل کا
فتوی دیا کہ خون ایک شخص کا رعیت مین سے بادشاہ کی سلامتی کے واسطے جائز
جلاد نے اُسکے مارنے کا قصہ کیا لڑکے نے آسمان کی طرف دیکھا اور مُسکرا کر کچھہ ہونتون مین
کہنے لگا بادشاہ نے پوچھا کہ اس حالت مین ہنسنے کا کیا موقع ہے لڑکے نے کہا کہ لاڈ فرزند
کا ماباپ پر ہوتا ہے دعوی آگے قاضی کے لیجاتے ہین اور داد بادشاہ سے چاہتے ہین
جب کہ ماباب واسطے حاصل ہونے دُنیا کے میرے خون پر خوشی راضی ہوئے اور قاضی نے
میرے قتل کا فتوی دیا اور بادشاہ نے بھی اچھا ہونا اپنا میرے ہلاک ہونے مین دیکھا اب
سوائے حافظ حقیقی کے پناہ نہین رکھتا ہون

بیت

آگے کرون کس کے جا کے تیری فریاد	مانگون ہون تیرے ظلم کی تجھسے ہی داد

یہہ باتین سُنکر بادشاہ کا دل بھر آیا اور رو دیا بعد اُسکے فرمایا کہ مرنا میرا بہتر ہے ایسے
بیگناہ کے خون کرنے سے یہہ کہہ کر پیشانی اُس لڑکے کی چومی اور گود مین لے لیا غرض خون
اُسکا معاف کیا اور مال و زر بہت سا دیا کہتے ہین کہ بادشاہ نے اُسی ہفتے مین شفا پائی

قطعہ

غرق ہوگا فکر مین اُس بیت کی مین اتبلک	ایک مہاوت جو کہ کنارے پر تھا بحر نیل کے
جو کہ ہے احوال چیونٹی کا تیرے زیر قدم	فیل کے پاؤن تلے حال اُسکے ہے تیرا بھی

چوبیسوین حکایت

عمرلیث کے ملازمونمین ایک غُلام بھاگ گیا تھا لوگ اُسکے پیچھے واسطے تلاش کے
گئے اور لے آئے وزیر کو ساتھ اُسکے لاگ تھی اِسواسطے قتل کی اُسکے اشارت کی تو
اور غُلام ایسی حرکت نکرین بندۂ مسکین نے عجز سے عمرلیث کے آگے سر اپنا زمین پر رکھ
دیا اور کہا

بیت

کُچھ ہی مجھپر ہو جو اچھا تو کہے تو ہے روا	بندہ کیا دعوی کرے ہے حکم صاحب کا بجا

لیکن بسبب اُسکے کہ نمک پروردہ اس خاندان کا ہون نہین چاہتا ہون کہ فردائے قیامت
آپ میرے خون کے مطلبے مین گرفتار ہووین اور جو یونہین مرضی مُبارک ہے تو مجھے ساتھ
ایک حیلہ شرعی کے قتل کیجئے بادشاہ نے فرمایا کہ حیلہ شرعی کیونکر کرون غلام نے عرض
کیا کہ حکم ہو تا مین وزیر کو مارڈالون پھر مجھکو اُسکے قصاص مین قتل کروائیے تاکہ خون ناحق تُمسے
نہو بادشاہ ان باتون کو سُنکر بے اختیار ہنسے اور وزیر سے کہا اب کیا مصلحت دیکھتا ہے
تو وزیر نے عرض کی کہ ائے خداوند عالم واسطے خدا کے اس شوخ چشم عیار کو اپنے باپ کی
قبر کے صدقے سے آزاد کرو نہین تو مجھکو کسی بلا مین گرفتار کریگا گُناہ میرا ہے کہ حکیمونکے قول پر
عمل نکیا مین نے کہ کہہ گئے ہین

قطعہ

کیون تو سنگ انداز سے جاکر لڑا	اپنی نادانی سے پھوڑا اپنا سر

روئے دشمن پر جو پہینکا تو نے تیر | اُسکا اب تو بہی نشانہ کر حذر

پچیسوین حکایت

ملک زوزن کے ملازمونمین ایک سردار نیک سیرت خوش خصلت تھا سب نیکیون سے روبرو اُنکے بعزت پیش آتا اور اور پس غیب اُنکو بخوبی یاد کرتا اتفاقاً اُسسے ایک حرکت صادر ہوئی کہ بادشاہ کو بری لگی تاوان لیا اور عذاب شدید اُسپر کیا بادشاہ کے سرہنگ جو اُسکی پہلی نعمتونکے مقر اور شاکر تہے اِسواسطے مدت متعینہ مین اپنی عطوفت اور ملائمت کرتے رہے اور سرزنش و ملامت کو روا نرکہا

قطعہ

صلح دشمن سے جو خواہش ہے تو جس وقت تجہے | پیچہے وہ کہے تو آگے کر اُسکی تحسین
منہہ سے دشمن کے نکلتا ہے سخن آخر کو | تلخ بات اُسکی نہ بہاوے تو دہن کر شیرین

الغرض جو کچہہ کہ مضمون اعتراضات بادشاہ کا تہا بعضے کا جواب دُہ ہوا اور بقیہ کی جہت سے قید مین رہا کہتے ہین کہ بادشاہونمین سے جو قریب اُس نواح کے تہے ایک بادشاہ نے مخفی پیغام اُسکو بطریق نوشتے کے بہیجا کہ سلاطین اُسطرف کے قدر ایسے بزرگوار کی نجانتے تہے جو انہون نے عزتی کی نہایت یہہ بات ہم پر ناگوار ہوئی اگر طبیعت تمہاری ہماری طرف ملتفت ہووے تو ادہر آنا عین صلاح ہے ہر طرح سے تمہارے حق مین رعایت وسعی کی جاویگی اور سردار بہی اِس مملکت کے تمہارے دیدار کے مشتاق

ومنتظر ہین اور اُسکے جواب کے منتظر القصہ خواجہ اُسکے مضمون سے مُطلع ہوا اور خوف
وخطر سے اندیشہ کر کے فی الحال ایک جواب مختصر لکھا اور روانہ کیا کہ اگر احیاناً خط پکڑا
جاوے تو موجب فتنہ وفساد کا نہو اتفاقاً بادشاہ کے ملازمون سے ایک شخص
اِس حال سے آگاہ تھا حضور اعلی مین اُسنے عرض کیا کہ فلانے شخص کو کہ حضرت نے قید
کیا ہی اِس نواح کے بادشاہون سے نامہ وپیغام رکھتا ہی بادشاہ اِس کلام کو
سُنکر غُصے ہوئے اور اِس خبر کو کھول دیا آخر الامر حسب الارشاد قاصد کو پکڑا اور مکتوب کو
پڑھا لکھا تھا اُس مین کہ حُسن ظن بزرگون کا زیادہ بندے کی فضیلت سے ہی اور واسطے
آنے کے اُس دیار مین کہ اِس عاصی کو لکھا ہی اجابت کا اُسکی مقدور نہین رکھتا بحکم اِس
امر کے کہ پالا ہوا نعمت اِس خاندان کا ہی اپنی بات کے واسطے ولی نعمت قدیم اپنے سے
بیوفائی نہین کرسکتا

بیت

دیکھئے جسکا سدا احوال پر اپنے کرم		بد نہ لیجائے اگر اُستے کبھی ہو اک ستم

بادشاہ کو سیرت حق شناس اُسکی نہایت خوش آئی خلعت ونعمت دیکر عذر چاہا کہ
خطا کی مینے جو تجھے ایذا دی کہا اُسنے ایخداوند اِس امر مین آپ کی کچھ خطا نہین بلکہ
تقدیر مین یہی تھا کہ اِس بندے کو کسیطرح رنج پہنچے پس حضرت کے ہاتھ سے اولی ہی اسواسطے
کہ آپ کی اگلے نعمتون کے حقوق باستعدادی پر ہین اور بہت سے احسان

مثنوی

جو رنج خلق سے پہنچے تو مت لے اُسکا نام	کہ خلق دے نہین سکتی کسیکو رنج و آرام
عدو و دوست مین جو ہے خلاف حق سے عیان	کہ دل پہ دونو نکے حاکم وہی ہے کہنا مان
گذار تیر کا ہے تو سہی کمان کے سبب	پہ جان تے مین کماندار ہی کو دانا سب ۰

چھبیسوین حکایت

بادشاہون مین سے عرب کے ایک شاہ کو سُنا ہے مین نے کہ اپنے مقربون سے کہتا تھا کہ فلانی شخص کی جتنی رسومین مُعین ہین اُن سے دو چند کردو کہ مُلازم سرکار ہے اور فرمان بردار سوائے اُسکے جو خدمتگار ہین لہو ولعب مین چست ہین اور ادائے خدمت مین سُست اس کلام کو سُنکر ایک اہل دل نے فریاد و فغان کیا لوگون نے پوچھا کہ کیا دیکھا تو نے کہا اُسنے کہ درجے اعلی بندونکے بھی حق تعالی کی درگاہ مین ایسی ہی مثال رکھتے ہین

رباعی

کرے جو آنکے دو روز کوئی خدمت شاہ	تو اُسپہ تیسرے دن پڑہی جاے شہ کی نگاہ
امید ہے جو پرستش کرین ہین دل سے اُسے	اُنہین نہ پھیریگا مایوس اپنے در سے اللہ

مثنوی

قبول حکم مین سرداری اور بڑائی ہے	دلیل یاس ہے ترک اُسکا اور بُرائی ہے
یقین جان جو رکھتا ہے راستونکی جبین	وہ آستان پہ رکھتا ہے نت ہی سر کتین

ستائیسوین حکایت

ایک ظالم کی نقل کرتے ہین کہ لکڑیان فقیرونکی زبردستی سے لیتا تھا اور دولت مندونکو مفت دیتا ایک صاحب دل نے اُسکے پاس آکریون کہا

بیت

سانپ ہی تو جسکو دیکھے اُسکو وہ نہین کاٹ کھائے | یا ہی تو جس جگہہ بیٹھے وہانکی خاک اڑائے

قطعہ

کب خدا وند قوی سے زور تیرا چل سکے | ہان مگر عہدہ برا تجھہ سے نہو ہم ناتوان
زور مت اہل زمین پر اسقدر کر العزیز | شاید انکی بھی دُعا کی ہو پہنچ تا آسمان

کہتے ہین کہ ظالم نے اُسکے کہنے سے رنجیدہ ہوکر مُنہہ غصّے کا بنالیا اُسکی طرف متوجہ نہوا مناسب حال اُسکے حاصل معانی اِس آیہ کا ہی یعنے حمیت نے اُسکی پکڑا اُسکو اور گناہ پر قائم رکھا کہ ایک رات باورچی خانے کی آگ اُسکے لکڑیون کے انبار مین گرکر لگی اور تمام املاک کو اُسکی جلادیا اور اُسکو نرم بچھونے سے اُٹھاکر گرم راکھہ پر بٹھلا دیا اتفاقاً وہی شخص اُسکے پاس سے گذرا دیکھا اُسکو کہ اپنے یارون سے کہتا تھا نہین جانتا ہون کہ یہہ آگ میرے گھر مین کہان سے لگی کہا اُسنے کہ اُنھین درویشون کے دل کے دھوئین سے

قطعہ

کر حذر درد دل مجروح سے یہہ بات مان | زخم پنہان اسکا آخر سر کو خون مین تر کرے

رنج مت دنیا کے لیے دل کو نہیں مقدور پھر
آہ اُسکی وُہ ہی جو ایک خلق کو ابتر کرے

مشہور ہی کہ تاج کیخسرو پر لکھا تھا قطعہ

ایک عمر بلکہ قیامت تلک زمین کیا
نہو گا خلق کے پاؤن کا شمار اپنے گذر
یہہ ملک آیا ہی مجھ پاس جیسے دست بدست
مگر بجایگا یونہیں بدستہائے دگر

اٹھائیسوین حکایت

ایک شخص کشتی لڑنے کی صنعت مین طاق ہوا تھا اور شہرۂ آفاق تین سو ساٹھہ داؤ عجیب و غریب ایک مُشت اُسکی مٹھی مین تھے اور چالاکیون کے طور سبکے سب اُسکے ہاتھومین ہر روز ایک نئی وضع سے کشتی لڑتا اور ناظرون کو کمند حیرت مین پکڑتا مگر طبیعت اُسکی ایک شاگرد خوش شمائل پر مائل تھی چنانچہ تین سو ساٹھہ داؤ اُسکو سکھائے الا ایک داؤ کے سکھانے مین تامل اور تساہل کرتا تھا قصہ مختصر وُہی لڑکا چند روز مین قوی ہیکل اور صنعت کشتی مین بے بدل ہوا کسی پہلوان کو اُس زمانے مین اُسسے تاب مقابلے کی اور مجال مجادلے کی نہ تھی یہان تلک غرور مین آیا کہ بادشاہ عصر کے حضور کہنے لگا کہ اُستاد کو فضیلت مجھہ پر بہ سبب بزرگی اور حق تربیت کے ہی وگرنہ قوت و صنعت مین اُسسے مین بھی کمتر نہین بلکہ برابر ہون شہریار کے مزاج پر سخن اُس ناہموار کا نہایت ناگوار ہوا کہ چھوٹا مُنہہ بڑی بات

اُسیکو کہتے ہین فی الفور ارشاد کیا کہ ہان آپس مین کشتی لڑین اور ایک مکان
بلند کو اُس عالی مقام نے مناسب اُس امر کے درست کروا دیا الغرض ارکان
دولت اور مقربان حضرت بلکہ زور آوران جہان تمام مجتمع ہوئے جسوقت جاگہ لڑائی
کی آراستہ ہوئی لڑکا مانند مست ہاتھی کی اِس زور و شور سے آیا کہ اگر پہاڑ از و ہات کا وہان
ہوتا تو جاگہہ سے اُسکو اکھاڑتا اور اسفند یار روئین تن بھی سامنے آتا تو اپنی آمد کے
دبدبے ہی سے پچھاڑتا اُستاد نے دیکھا کہ شاگرد قوت مین مجھسے قوی ترہے
وہی داؤ کیا جو اُسسے مخفی تھا لڑکے کو طریقہ دفع کا اُسکے نہ آتا تھا بے بس ہو گیا اغراض
اُستاد نے اُسکو اکھاڑا اور زمین پر مارا خلائق مین ایک شور پڑ گیا اور غوغا بلند ہوا
حضرت اعلی نے اُستاد کو خلعت جہرپائی مع نعمت جاودانی عنایت فرمایا اور
اُس لڑکے کو نہایت ملامت کی کہ اپنے پالنے والے سے ناحق بیوفائی کی تو نے
اور دعوی مقاومت کا تمام نکیا لڑکے نے عرض کی کہ جو کچھہ حضور سے ارشاد ہوا فی الواقع
یون ہی ہے لیکن اُستاد کو زور مین مجھہ پر غلبہ نہ تھا بلکہ ایک نکتہ فن کشتی کا مجھہ سے مخفی
کیا تھا اُسکے سبب آج کے دن غالب ہوا اُستاد نے کہا اِسی دن کے واسطے چھپایا
تھا کہ کہہ گئے ہین دوستکو اتنی قوت نہ دے کہ احیاناً اگر دشمنی کا قصد کرے تو کرسکے

بیت

جو خور وئے ادب کہ بزرگ آپنے سے لڑے ہرگز وہ پھر نہ اُٹھ سکے ایسا ہی گر پڑے

نہین سُنا ہے تو نے کہ کیا کہا ہے اُس شخص نے کہ جسنے اپنے پالے ہوئے سے جفا دیکھی تھی

قطعہ

یا وفا سو جو عالم مین نتھی اے دوستو یا کسی نے کی نہ اس دُنیا مین مجھسے ہی وفا

مین نے علم تیر سکھلایا بدل جسکو ندان تیر کا اپنے نشانہ اُسنے مجھکو ہی کیا

انتیسوین حکایت

ایک درویش اکیلا کسی جنگل کے کونے مین بیٹھا تھا ایک بادشاہ اُسکی طرف سے گذرا فقیر کو ازبسکہ فراغت ملک قناعت سے تھی اُسکی طرف کچھہ التفات نکی اور بادشاہ کو بمرتبہ غرور سلطنت کا تھا رنجیدہ ہوا اور کہا کہ یہہ طائفہ خرقہ پوشونکا مانند حیوانون کی ہے اہلیت اور آدمیت نہین رکھتا وزیر نے یہہ بات سُنکر درویش سے کہا اے مرد عزیز بادشاہ روئے زمین کا تیرے پاس آیا کسواسطے خدمت اُسکی نکی تو نے اور شرطین ادب کی بجا نہ لایا جواب دیا اُسے کہ بادشاہ کو کہو کہ ستوقع خدمت کا اُس شخص سے ہو کہ توقع نعمت کی تجھہ سے رکھے اور دوسرے یہہ ہے کہ بادشاہ رعیت کی نگہبانی کے واسطے ہین نہ رعیت بادشاہونکی بندگی کے واسطے

قطعہ

گرچہ دولت سے اُسکی نعمت ہے	پر ہے شہ پاسبان فقیرون کا
بہتر چوپان کی خادمی کو نہین	بلکہ مامور وہ ہے خدمت کا

نظم

ایک خورسند و کامران ہے آج	غم کی ہے دل مین دوسرے کے سنان
اہل پندار کے بھی سر کو خاک	کھائیگی صبر کر تو چند سے یہان
جب قضائے نوشتہ آپہنچی	فرق شاہی و بندگی مین کہان
گر تو کھولے گا قبر دونون کی	شاہ و درویش پائیگا یکسان

بادشاہ کے دل مین درویش کی گفتگو نے ایسا اثر کیا کہ نقش کالحجر ہو گئی تب کہا اُسنے کہ مجھہ سے کسی امر کی درخواست کر درویش نے کہا یہہ چاہتا ہون کہ پھر مجھے تکلیف ندے تو بادشاہ نے متنبہ ہو کر پھر کہا کہ ای صاحب دل کچھہ مجھے نصیحت کر فقیر نے یہہ شعر پڑھا

بیت

حکومت مین کر غور بیچارگان	کہ ملک و نعم جائے ہے یہان سے وہان

تیسویں حکایت

وزیرو نمین سے ایک وزیر ذوالنون مصری کے پاس گیا اور اُسسے مدد چاہی کہ دن رات بادشاہ کی خدمت مین مشغول ہون مغفرت کا اُسکی اُمید وار اور عقوبت سے

پر اضطرار ذوالنون نے ان باتون کو سنکر رو دیا اور یہہ کہا کہ اگر مین بادشاہ حقیقی سے ایسا ڈرتا کہ جیسا تو بادشاہ مجازی سے ہے تو صدیقون مین سے ایک مین بھی ہوتا

قطعہ

ساتھہ دُکھہ کے گر ہو سُکھہ کی امید	پاؤن درویشو نکے ہووین بر فلک
جسقدر خائف ملک سے ہے وزیر	حق سے گر ہوتا تو ہو جاتا ملک

اکیسوین حکایت

ایک بادشاہ نے کسی بیگناہ کے مارنے کا حکم کیا عرض کی اُس نے کہ ای بادشاہ بسبب اس غضب کے جو آپ کو اوپر اس عاصی کے ہے اپنا آزار نچاہیے کہ یہہ عذاب ایکدم مین مجہہ سے گذر جائیگا اور گناہ اُسکا ہمیشہ رہیگا

رُباعی

دوران بقا باد کی مانند گیا	نے خوب ہے نے بد ہے نہ کڑوا میٹھا
کیا غم جو کیا مجہہ پہ ستمگر نے ستم	مجہہ پر سے گیا اور اُسکی گردن پہ رہا

بادشاہ کو نصیحت نے اُسکی اثر کیا اور اُسکے خون سے در گذرا

بتیسوین حکایت

نوشیروان کے وزیر بیچ ایک مہم کے واسطے مصلحت مملکت کے اندیشہ کرتے تہے اور عقل لگاتے تہے بادشاہ بھی انہین کی طرح سے متفکر اُسی تدبیر مین تہا

کہ بوزرجمہر نے بادشاہ کی رائے کو ترجیح دی وزیرون نے مخفی اُس سے کہا کہ بادشاہ
کی رائے مین کیا زیادتی دیکھی تو نے جو اتنے حکیمونکی رائے پر اختیار کی بوزرجمہر نے
کہا اسواسطے کہ انجام کار معلوم نہین اور عقل سبکی تابع قضا و قدر کے ہے کیا جانئے
کہ صواب پر کون ہے اور خطا پر کون پس موافقت کرنی بادشاہ کی رائے سے
اولی تر ہے کہ اگر خلاف صواب کے ظاہر ہو تو بسبب اُسکی متابعت کے عتاب سے ہم مامون رہینگے

مثنوی

خلاف رائے شہ جسنے کہی بات	تو اپنے جی سے دھووے ہاتھ ہیہات
اگر شب روز کو کہنے لگے شاہ	تو کہہ جلدی کہ یہہ پروین ہے وہ ماہ

بتیسوین حکایت

ایک مکار نے زلفین اپنی گوندھین کہ مین علوی ہون اور حجاز کے قافلے کے ساتھ شہر
مین آیا اور یون جتایا کہ حج کرکے آیا ہون اور ایک قصیدہ روبرو بادشاہ کے لایا کہ
مین نے کہا ہے بادشاہ نے نعمت عظیم اُسکو بخشی تعظیم کی اور بہت سے نوازش
فرمائی اِسے [illegible] ایک [illegible] حل مین [illegible] سے آیا تھا بول اُٹھا
کہ مین نے اِسکے تئین عید قربان کے دن [illegible] دیکھا ہے [illegible] حاجی کیونکر ہوا دوسرا
بولا کہ مین اِسکو پہچانتا ہون کہ باپ اِسکا نصرانی [illegible] ملطیہ مین پھر کیونکر علوی ہوا

اور شعر اُسکے دیوان اوری سے پاے پادشاہ نے حکم کیا کہ ماریں اُسکو اور منع کریں کہ اِتنے بجو شعر ملا کر کیون کہے عرض کی اُسنے کہ ای خداوند روے زمین اِس حامی کا ایک سخن اور باقی ہے جو حکم ہو تو کہہ لیوے اگر سچ نہو گا تو جو عقوبت فرمایگا سزاوار اُسکا ہوگا بادشاہ نے فرمایا وہ کیا ہے کہا اُسنے

قطعہ

دہی لاوے آگے تیرے گر غریب	تو دو پیلے پانی ہے ایک چمچہ دوغ
نہ رنجیدہ ہو سُنکے بندے سے لغو	جہان دیدہ کہتا ہے اکثر دروغ

بادشاہ کو بہت ہنسی آئی اور کہنے لگا کہ اِس سے زیادہ سچ اتنی عمر میں نہ کہا ہوگا تو نے پس فرمایا کہ جو کچھ مال اُسکا ہے اُسے کوئی مزاحم نہو قصہ کوتاہ خوشی اور خرمی سے وہ گیا

چونتیسوین حکایت

وزیروں میں سے ایک وزیر زبردستوں پر ترحم کرتا اور سبھوں کی اصلاح امور کو واسطہ خیر کا جانتا اتفاقاً بادشاہ کے عذاب میں گرفتار ہوا سبھوں نے اُسکی نجات کے واسطے سعی کی اور چوکیداروں نے ملائمت اور بزرگوں نے خوش باطنی اُسکی اکثر بیان کی یہان تک کہ بادشاہ اُسکے گناہ [illegible] ایک صاحبدل نے اوپر اِس حال کے اطلاع پاکر کہا

قطعہ

دوست راضی رہیں تو باغ پدر	بیچ بہتر ہے مان کہنا یہہ

وہن سگ بلقمہ دوختہ بہ		گر تو نیکی بُرے سے کہتے ہین

بتیسوین حکایت

ہارون رشید کا ایک بیٹا باپ کے پاس آیا نہایت غضب ناک کہ فلانے ہرول کے بیٹے نے مجھے گالیان دین ہارون نے ارکان دولت سے پوچھا کہ ایسے شخص کو کیا سزا دیجئے ایک نے اُس کے قتل کی اشارت کی دوسرے نے زبان کاٹنے کی تیسرے نے تاوان اور منع مجرے کی ہارون نے کہا کہ ای پسر کرم یہہ ہے کہ درگذر اور بخش دے کہ دین و دُنیا مین اُسکا اجر ملیگا اور جو نہین ہو سکتا تو تو بھی گالیان دے لے ایسا بدلا بُرا ہے جو حد سے گذر جاوے اور ظلم تیری طرف ثابت ہو اور دعوی جانب دشمن کے

قطعہ

کہ جو پیل دمان سے ہو مقابل		نہین ذی عقل کے نزدیک وہ مرد
نبولے بات کچھہ بیہودہ باطل		وہی ہے مرد الحق جو غضب مین

نظم

کہا اُسنے کہ سُن ای ذات عالی		کسیکو دی جو ایک بدخو نے گالی
غلط سمجھا ہے تو جو کچھہ ہے سمجھا		ہون بدتر اُسسے جو تو نے ہے سوچا
تو ہے آگہہ نا ونگا یہہ واللہ		مین اپنے عیب سے جیسا ہون آگاہ

چھتیسوین حکایت

کہتے ایک بزرگونکے ساتھہ کشتی مین بیٹھا تھا مین کہ ایک ناؤ پیچھے ہمارے ڈوبی
الغرض دو بھائی ایک بھنور مین جا پڑے بزرگونمین سے ایک شخص نے ملاح سے
کہا نکال ان دونون کو کہ ہر ایک کے عوض سو سو دینار تجھہ کو دونگا ملاح پیر کر ایک
شخص کو نکال لایا اور دوسرا ڈوب گیا کہا مین نے عمر اسکی باقی نرہی تھی
اسے اسکے نکالنے مین تاخیر کی تو نے ملاح نے ہنسکر یون کہا کہ یہہ بات سچ ہے
لیکن خواہش اپنی اس شخص کے نکالنے پر زیادہ تھی کہ ایک وقت کسی جنگل بیچ
تھک گیا تھا مین اسنے مجھے اونٹ پر چڑھا لیا تھا اور اُس دوسرے نے لڑکائی
مین مجھکو ایک کوڑا مارا تھا کہا مین نے راست کہا ہے اللہ تعالی نے جس شخص نے
عمل نیک کیا ہے نفع اُسکا واسطے اُسیکے نفس کے ہے اور جس کسی نے کہ عمل بد کیا
ضرر اُسکا اوپر اُسیکے نفس کے ہے

قطعہ

دل کسیکا چھیل مت مقدور بھر	ہے بھرا کانٹو نسے یہہ رستا تمام
کام مین مت دیر کر محتاج کے	تجھکو بھی درپیش ہین بہتیرے کام

ستیسوین حکایت

دو بھائی تھے ایک خدمت بادشاہ کی کرتا اور دوسرا بازو کی کوشش سے

روٹی کھاتا ایکدن دولت مند بھائی نے برادر درویش سے کہا کیوں نہین خدمت کرتا جو مزدوری کی مشقت سے نجات تجھکو ملے کہا اُسنے تو کسواسطے وہ پیشہ نہین اختیار کرتا کہ خدمت کی مذلت سے رہائی پاوے کہ عقلمندون نے کہا ہے اپنی روٹی کھانی اور بیٹھے رہنا بہتر ہے کہ زری کا پٹکا باندھنا اور خدمت کے لئے کھڑے رہنا

بیت

گرم چونا ہاتھ سے کرنا خمیر ۔ ہاتھ پر مت باندھنا پیش امیر

قطعہ

ہو گئی یہہ عمر ساری صرف اُن سوچون مین آہ ۔ جاڑے مین کیا پہنون مین اور گرمی مین کھاؤن کیا
حرص مت کر ای شکم بس ایک روٹی بہت ہے ۔ تا بہون شاہونکے آگے سر جھکا کر مین کھڑا

اٹھتیسوین حکایت

ایک شخص نوشیروان کے پاس یہہ خوشی کی خبر لایا کہ تیرے فلانے دشمن کو حق تعالی نے فانی کیا فرمایا اُسنے یہہ بھی سُنا ہے تو نے کہ میری حیات کو جاودانی کیا

بیت

جو دشمن میرے شادمانی نہین ۔ کہ ہست اپنی بھی زندگانی نہین

انتالیسوین حکایت

کسرا کے حضور رکتنے حکما مصلحت کرتے تھے اور ہر ایک کچھ کچھ موافق اپنی راے کے بولتا تھا بوزرجمہر کہ سردار انکا تھا خاموش تھا پوچھا اُستے رکسوا سطے تو اس بحث مین گفتگو نہین کرتا کہا اُسنے کہ وزیر مانند طبیبون کی ہین اور طبیب دارو نہین دیتا مگر بیمار کو پس دیکھتا ہون مین کہ راے تُمھاری صواب پر ہے پھر مجھکو اس امر مین سخن کہنا خطا ہے

مثنوی

بغیر از کہے بات آوے جو بن	تو ہے بولنا اُسمین جاے سخن
جو دیکھون کہ آگے ہے اندھیکے چہ	جتاؤن نہ اُسکو تو ہے یہہ گناہ

چالیسوین حکایت

ملک مصر کا جب ہارون رشید کے تصرف مین آیا تب کہا اُسنے بخلاف اُس گمراہ کے جو غرور سے مُلک مصر کے دعوی خدائی کا کرتا تھا بخشون اس مُلک کو مگر ایک بندہ کمترین کو چنانچہ کہتے ہین کہ ایک غلام سیہ فام ہاجی مزاج کو کہ نام اُسکا خصیب اور نہایت کم عقل تھا اُسیکو بخش دیا مشہور ہے کہ عقل و دانائی اُسکی اس مرتبے تھی جو ایک قوم کسانونکی اُسکے پاس بطریق [illegible] کے یہہ کہنی آئی کہ کپاس بوئی تھی ہمنے کنارے دریاے نیل کے بیہنگے وقت پر سا اور وہ سبکی سب ضایع ہو گئی کہا اُسنے کہ پشم بوئی تھی تا وہ خراب نہو تی ایک حکیم نے یہہ بات کو سنکر یون کہا

مثنوی

کسُو در رزق جو موقوف ہوتا دانش پر | تو ہیو قوف سدا بھیکھ مانگتا در در
عطا کرے ہے وہ نادانکو اسطرح روزی | کہ عقل رہتی ہے حیران اُسمین داناکی

مثنوی

بخت و چشم کا باعث مت جان کار روائی | انکا سبب فقط ہے تائید آسمانی
اہل ہنر ہزارون صاحب کمال اکثر | پھرتے ہین مارے مارے بے قدر جگ کے اندر
کیمیاگر مُوا وُہ کھینچ کے رنج | پایا احمق نے ایک اُجاڑ مین گنج

اکتالیسوین حکایت

سلاطین عرب سے ایک سلطان کو کسی شخص نے ایک کنیزک ملک ختن کی نذر گذرانی حالت مستی مین چاہا اُسنے کہ اُس سے جماع کرے کنیزک نازنین نے ناز کیا اور نہ مانا بادشاہ ازبسکہ نشے مین تھا اُس حرکت پر غصے ہو کر وہ گل چہرہ سیمین بر ایک اپنے زنگی سیاہ آہنی پیکر کو بخشی کہ ہونٹھ اوپر کا اُسکی ناک کی نوک سے گذر گیا تھا اور نیچے کا ہونٹھ ٹھوڑی کے تلے [illegible] پڑا لٹکتا تھا مزا اُسے جنی وہ دیو سفید کہ انکھ تھی حضرت سلیمان کی لے گیا تھا اُسکی صورت سے ڈر کر بھاگتا اور چشمہ گندک کا بغل سے اُسکی بدبو ہوتا کوئی شخص ایسی مرتبہ دُنیا مین بد صورت نہین

پہلا باب

اُسکی زشتی کی خبر دیتے جو اُسپر کر قیاس ہے غضب بغلوں مین وہ بو سے بد
یا رب پناہ دھوپ سے بھادونکی مروے مین بھی یہہ ہووے نہ باس

بیت

کوئی دیکھے گا نہ محشر تک کبھو	خوب رو یوسف سا اُس سیاہ زشت رو

زنگی پر شہوت اُن دونوں مباشرت کا طالب تھا اور اشتیاق اُسپر غالب ہو رہے اُس رشک مہر کی بے اختیار ہو کر مُہر کو اُسکی توڑا اور اپنا مُنہہ کالا کیا صبح کو بادشاہ نے کنیزک کو ڈھونڈھا اور نپایا تب لوگوں نے یہہ ماجرا جون کا تون عرض کیا بادشاہ کا چہرہ اِس ذکر کو سُنکر سُرخ ہو گیا اور نہایت غضب سے فرمایا کہ اُس روسیاہ کو مع کنیزک باندھیں اور ایک بام بلند سے خندق مین ڈال دین کہ ایک وزیر نے واسطے شفاعت کے اپنی جبین زمین پر رکھہ دی اور یون التماس کیا کہ اقبال و دولت اور جاہ و سلطنت خداوند کی قائم دائم رہے غلام زنگی کی اِس امر مین کچھہ تقصیر نہین کہ تمام بندے اور خادم آقا کے انعام سے عادت رکھتے ہین بادشاہ نے کہا کہ البتہ لیکن وہ دو تھا جو ایک رات اُسنے تردیکی نکرتا وزیر نے کہا اے خداوند جو کچھہ کہ حضور سے ارشاد ہوا ہو نہین ہے لیکن کیا سُنا ہے شریف مین نہین پہنچا ہے کہ کہہ گئے ہین

قطعه

پہنچے جو تشنہ دل سوختہ آب حیات	اُسکو مطلق نہ خطر پلید نالی کا ہووے

خالی گھر خوان سے پر ہو کہ مین ملحد جو پائے | کچھ نہ اندیشہ اُسے پھر رمضان کا ہوئے

بادشاہ منصف مزاج کو یہ لطیفہ نہایت خوش آیا فی الفور ارشاد کیا کہ زنگی کو تیری خاطر سے بخشا مین نے لیکن کنیزک کو کیا کرون وزیر نے پھر عرض کیا کہ اُسکو اُس زنگی کتین بخشئے اسواسطے کہ جھوٹھا جسکا ہے اُسی کے لائق ہے

نظم

تشنہ لب پیوے شوہ آب زلال | جسکو گندیدہ دہان تک منہہ لگائے
دوستی اُسکی نکر ہرگز پسند | کوچہ بدنام مین جو کوئی جائے
گر پڑے جسوقت سرگین مین ترنج | شاہ کا پھر ہاتھہ اُسکو کب اُٹھائے

بیالیسوین حکایت

اسکندر رومی کتین پوچھا کہ مشرق اور مغرب کے دیار پر کیونکر قبضہ کیا تو نے کہ اگلے بادشاہ خزانہ و لشکر اور ملک و عمر تجھہ سے کہین زیادہ رکھتے لیکن کسیکو ایسی فتح میسر نہوئی کہا اُسنے کہ مددگار حقیقی کی مدد سے جس مملکت کو کہ لیا مین نے وہانکی رعیت کو آزار ندیا اور نام بادشاہون کا بھی نے وقاری سے نلیا

بیت

ہرگز نہ بڑا جانے اُسے ہووے جو دانا | لے نام بُری طرح سے جو کوئی بڑونکا

قطعہ

سب ہیچ ہے نہ بھول کہ رہیگا نہ نہین | تخت اور بخت و امر و نہی اور گیرودار

انکو نکے نام نیک کو تو رایگان نکر — تا نام نیک تیرا بھی رہ جائے یادگار

دوسراباب اخلاق مین درویشون کے

پہلی حکایت

ایک بزرگ نے کسی پرہیزگار سے پوچھا کہ فلانے عابد کے حق مین آپ کیا کہتے مین
کہ اکثر ناشناس اُسکے حق مین طعنہ آمیز باتین کہتے ہین کہا اُسنے کہ بظاہر اس مین کچھہ
عیب نہین دیکھتا اور باطن سے آگاہ اللہ ہی **قطعہ**

جسکو ظاہر مین متقی دیکھے — اُسکے تقوی کا تو نکر انکار
کھوج مت کر کسی کے باطن کا — محتسب را درون خانہ چکار

دوسری حکایت

ایک فقیر کو مین نے دیکھا کہ کعبہ کے آستانے پر سر کو رکھہ کر اپنا مُنہہ زمین سے ملتا
تھا اور عجز و نیاز سے کہتا تھا کہ یا غفور یا رحیم تو جانتا ہی کہ ظالم سے کیا صادر ہووے
اور جاہل سے کیا ظاہر کہ یہہ تجھکو ہی لائق ہی **قطعہ**

عذر تقصیرات خدمت ہی فقط لایا ہون مین — طاعت نفس مطلقا رکھتا نہین تاب وفا ان
عارف استغفار کرتے ہین عبادت سے مدام — توبہ کرتے ہین گناہون سے ہمیشہ عاصیان

جزائی بندگی چاہتے ہین عابد و ذاکر اور قیمت جنس کی تاجر یہہ بندۂ اُمیدوار اُمید

لایا ہے نہ طاعت اور گدائی کرنے آیا ہے نہ تجارت وہ سلوک ہم سے کر کہ جسکے تو لایق ہے نہ وہ امر جو ہمارے حال کے موافق ہے

بیت

قتل کر یا بخش اب تو در پہ تیرے سر رکھا ۔ حکم کیا بندے کا جو فرمائے تو لا دے بجا

قطعہ

در پہ کعبہ کے ایک سائل یون ۔ کہے تھا عجز سے یہ رو رو کر
طاعتین مت قبول کر لیکن ۔ قلم عفو کھینچ عصیان پر

تیسری حکایت

عبد القادر گیلانی کو اس حامی سنے دیکھا کہ حرم کعبے مین ماتھے کو سنگریزون پر دھر کے یون کہتا تھا کہ یا الٰہی بخش مجھکو اور اگر البتہ ہی عذاب کے لائق ہون تو مجھ کو حشر مین ایسا اٹھائیو کہ قیامت کے دن اندھا اٹھون تا نیکون کے منہہ سے شرمندہ نہون

قطعہ

خاک پر منہہ رکھے کہتا ہون بعجز ۔ ہر سحر ادہر جو آتی باد ہے
ایکسہ مجھکو نہین ٹک بھولتا ۔ حال میرا بھی تجھے کچھ یاد ہے

چوتھی حکایت

ایک چور کسی متقی کے گھر مین گیا ہر چند وہان ڈھونڈھا پر کچھ نپایا تب تو نہایت دلتنگ و پشیمان ہوا زاہد جو یہہ ماجرا دیکھا ایک کملی کہ بساط مین تھی کہ جسپر سوتا

تھا چور کے رہگذر مین اُسکو ڈال دیا اِسواسطے کہ محروم نجاوے اور یہان کے آنے سے کچھ فایدہ اٹھاوے

قطعہ

یہہ سچ ہے کہ مردان راہِ خدا | نہین کرتے دُشمن کے دلکو بھی تنگ
تجھے کب میّسر ہوا یہہ مقام | کہ رکھتا ہے تو تو مجھوسنے جنگ

محبت صاحبان صفا کی روبرو اور پس غیبت ایکسی ہے نہ اُن لوگونکی مانند کہ پیچھے تیرے کنائے کی بولیان بولین اور آگے زبان تعریف کی کھولین

بیت

روبرو بھیڑ کی طرح ہین غریب | پیٹھہ پیچھے ہین گرگ سے موزی

بیت

جو کرے اظہار آگے تیرے عیب مردمان | عیب تیرے بھی کریگا ہر کہین جا کر بیان

پانچوین حکایت

اشخاص چند متفق مسافرت کے تھے اور شریک رنج وراحت چاہا مینے کہ رفاقت کرون اُنہون نے موافقت نہ کی تب مینے التماس کیا کہ اخلاق سے اپنے بزرگو ہے عجیب و غریب ہے کہ مسکینونکی مصاحبت سے منہہ پھیرین اور فایدہ کو اُنسے دریغ رکھین کہ مین تو اپنے نفس مین قوت اور جسم مین قدرت پاتا ہون کہ خدمت مین مردونکی اور صحبت مین صاحب دردونکی حاضر ہون یار شاطر ہون نہ بار خاطر

بیت

پیادہ پا ہون اگرچہ ہنین کسی سوار ۔ ولیک ہوئنگا تمھارا مین غاشیہ بردار

تب اُنین سے ایک شخص نے کہا کہ یہہ باتین سُنکر اسقدر آزردہ اور اتنا افسردہ مت ہو کہ ان دنونمین ایک چور نے اپنے تئین فقیرونکی صورت بنایا اور ہماری صحبت مین درآیا

بیت

ہر ایک شخص کیا جانے جامے مین کیا ہے ۔ جو لکھے سو جانے کہ نامے مین کیا ہے

از بسکہ سلامت روی مزاج مین درویشونکے ہے گمان کر کا اُسکی طرف نکیا اور اپنے ساتھ مین ملالیا

مثنوے

دلق بس کافی ہے یہان بہر تمیز عارفان ۔ ورنہ سب بینگے بشر اور خلق کے بین درمیان

جو کہ تو چاہے پہن پرکار ہائے نیک کے ۔ خواہ سر پر تاج رکھہ خواہی علم کو دوش پر

ٹاٹ کے جامے کے پہنے سے ہنین ہے زاہدی ۔ زاہد یہین پاک رہ اطلس پہن لے تو ابھی

چھوڑدے حرص و ہوس دُنیا کی تو رکھہ دین کا پاس ۔ پارسائی بس یہی ہے نے فقط ترک لباس

مرد کو چلتہ پہننا واقعی ہے گا بجا ۔ ہیجڑے کو ہے سلاح جنگ سے کیا فائدہ

اتفاقاً ایک دن چلتے چلتے آفتاب ڈوب گیا اور وقت شام ہوا بشدت سبکے سب ماندے ہو گئے تب ایک قلعے کے نیچے بیخبر سو گئے اُس چور بد ذات بدجنس بد باطن نے

ایک رات باپ کی خدمت مین قُرآن بغل مین لئے حاضر تھا مین سونے کا تو کیا ذکر ہے تا بسحر پلک سے پلک نہ لگائی تھی اور ایک طائفہ نے خبر اُسی جاگہہ ہمارے پاس سوتا تھا حال اُنکا دیکھکر قبلہ گاہی سے مین نے اِلتماس کیا کہ اِن مین سے کوئی سر نہین اُٹھاتا اور بندگی سجود کی بجا نہین لاتا ایسے سوتے ہین کہ گویا مر گئے ہین یہہ سُنکر اُنھون نے اِرشاد کیا کہ خوب ہوتا تو بھی سوجاتا کہ عیب کسی کا تیری زبان پر نہ آتا ؛

قطعہ

مُدعی اپنے بن نہ دیکھے کچھ	اُسکے آگے ہے پردۂ پندار
چشم حق بین اُسکو دیوین اگر	آپ سا کوئی پھر نہ دیکھے خوار

آٹھوین حکایت

ایک بُزرگ کیتئین کسی مجلس مین بہتر شخص سراہتے تھے اور اُسکے وصفون کی خوبی مین مبالغہ نہایت کرتے تھے اُس نے سر اُٹھایا اور فرمایا کہ ای عزیزان مین جیسا کہ ہون اپنے تیئین پہچانتا ہون

بیت

دیکھ ظاہر مرے کو اُسنے شُمار اُنقص کیا	حال باطن کا میرے مطلق نہین شُہرہ کُھلا

قطعہ

دیکھی ہے خوب میں نے جسم خلق کو	[illegible] ہو رہا ہے ہون متشکل

نقش و نگار ہو کے سب ہین صراتے | رشتی سے اپنے پاؤنکی لیکن وہ ہے خجل

نوین حکایت

ایک صالح ساکن لبنان کہ رُستے انکی معرفت کے مُلک عرب مین جابجا مذکور تھے اور کرامتین
اُسکی کوچہ بکوچہ مشہور ایکدن دمشق کی مسجد مین وارد ہُوا اور حوض کے کنارے پر وضو
کرنے لگا کہ پاؤن اُس ثابت قدم راہ طہارت کا ایسا ڈگمگایا کہ پانی مین گر پڑا غرض وُہ
پیر ایک دریاے حقیقت کا اور غوطہ خور بحر طریقت کا نہایت جد وکد سے اُس آبگیر سے
نکلا بعد ادا کرنے نماز کے ایک نیازمند نے بہ نیاز التماس کیا کہ میری ایک مشکل ہے اُسے
آسان کیجے فرمایا اُسنے وُہ کیا ہے تب بولا وُہ یاد ہے مجھکو کہ فلانے وقت دریاے
مغرب پر قدم بقدم چلے جاتے تھے تم اور پُشت پا تمھاری تر نہو ئی تھی اب اس گھڑی
قد آدم پانی مین یہہ حالت آپ کی تباہ تھی عنقریب تھا کہ غریق رحمت ہو
اِس مین کیا حکمت ہے شیخ نے گردن نیچی کی اور بہُت تأمل کے بعد کہا نہین
سُنا ہے تو نے کہ سید عالم نے زبان گُہرافشان سے ارشاد کیا ہے کہ مجھکو
ایک وقت خاص ساتھہ پروردگار کے ہے کہ اُس مین بار نہین کسی فرشتہ مُقرب کو اور
کسی رسول مُکرم کو غرض جناب رسالت نے لفظ ہمیشگی کا نہین فرمایا کسی وقت
حضرت جبرئیل و میکائیل سے احتیاج نرکھتے تھے لہٰذا ایک وقت حفصہ و زینب کا بھی

اُنکی تعین سازش کرتے تھے عارفونکے آگے کبھی جلوہ ہے کبھی پردہ گاہے باخود مین کبھی بیخود

قطعہ

کرنے لگتے ہو خود بخود پرہیز — ہم کو دکھلا کے آپ ہی دیدار
آگ بھڑکاتے ہو میرے دل کی — گرم کرتے ہو اپنا تم بازار

قطعہ

بیوسیلہ دیکھتا ہون اپنے مین محبوبکو — حالت اسدم اور کچھ ہے مینے رستہ گم کیا
آگ کو بھڑکا کے قطرے سے بجھا دیتا ہے پھر — اسلئے تو دیکھتا ہے مجھکو ڈوبا اور جلا

دسوین حکایت

کسی نے پیر کنعان سے یہہ پوچھا — کہ اے عالی گہر گوہر سے اعلیٰ
وہ بوئے پیراہن یہان مصر سے آئے — پسر کو چاہ کنعان مین نہ تو پائے
یہہ تیرا طور بس حیرت فزا ہے — سبب اسکا بتا دے جلد کیا ہے
یہہ سن اسنے کہا ہم برق سان ہین — نمایان ہین کبھی گاہے نہان ہین
کبھو پاؤن تلے لین سما کو — کبھی دیکھین نہ اپنے پشت پا کو
اگر عارف کا رہتا ایک سا طور — اٹھاتا ہاتھ دو جگ سے وہ فی الفور

گیارھوین حکایت

ایک جماعت افسردہ دل مُردہ عالم صُورت ہی سے آگاہ بھولی ہوئی ملک معانی
کی راہ سے شہر بعلبک کی مسجد مین میری مجلس تھی سرکتنے کلمے بطور وعظ کے مین نے
کہی لیکن اُس گروہ نے گوش دل سی نہ سُنی جب مین نے دیکھا کہ نصیحت رایگان
جاتی ہے اور میری گرم آگ انکی گیلی لکڑیون کو نہین سلگاتی ہے تب تو دریغ آیا
مجھے کہ تربیت خرونکی اور آئینہ دارنے بصرونکی کرنی پڑی مثل مشہور ہے کہ اندھے
کے آگے روؤے اپنی آنکھین کھووے ولیکن دروازہ معنی کا کھلا تھا اور سلسلہ سخن کا
بڑھا تھا بیان مین اِس آیت کے کہ معنے اُسکے یہہ ہین نزدیک تر ہے علم میرا اُسے
بہ نسبت اُسکی رگہائے گردن کی الغرض بات کو اِس حد پر پہنچا دیا تھا مین نے کہ کہتا تھا

قطعہ

میری بنسبت دوست ہے مجھسے کہین نزدیکتر
یہہ تعجب ہے کہ ساتھہ اِسکے قرب کے مین دور ہون

کیا کرون کستے کہون ہمنشین یہہ لطف ہے
وہ میری آغوش مین ہے اور مین مہجور ہون

مین شراب اِس سخن کی پیئے اور ہاتھہ مین جھوٹھا پیالے کا لئے عجب رنگ مین تھا کہ
ایک چلنے والے نے کنارے سے مجلس کے گذر کیا اور دور آخری نے اُسکے دلمین
اثر کیا ایک نعرہ اُسنے ایسا مارا کہ اکثر اشخاص ساتھہ اُسکے خروش مین آئے اور
تمام طبع مجلس کے بھی جوش مین کہا مین نے سبحان اللہ باخبر کتنے ہی دور ہون حضور مین

ہین اور نے بصر کتنے ہی نزدیک ہون دور ہین

قطعہ

زور طبع متکلم کے تئین تو ہو نہ میوست	تاکہ فہمید تو سامع کی نہ اعلیٰ دیکھے
تیری خواہش کے جو میدان نہین پاوے وسعت	تو سخندان ابھی گوے سخن سے کھیلے

بارھوین حکایت

صحرائے مکہ مین ایک رات بہت جاگنے کے باعث میرے پاؤن چلنے سے رہ گئے
تب کسی رہگذر پر مین نے سر رکھ دیا اور شتربان سے کہا کہ مجھ سے ہاتھ اٹھا

قطعہ

پیادہ پا کب تلک چلے انسان	بوجھ اٹھانے سے جب کہ اونٹ تھکا
دکھ سے دبلا ہو جب تلک فربہ	آہ مر جائے تب تلک دبلا

یہ سنکر کہا اسنے ای برادر حرم خدا آگے ہے اور حرامی پیچھے اگر گیا تو تو جان لیگیا اور جو سویا
تو موا

بیت

تلے ببول کے رستے کے بیچ کوچ کی رات	ہے خواب خوب ولے جان سے اٹھانا ہات

تیرھوین حکایت

مین نے ایک زاہد کو دریا کے کنارے دیکھا کہ چیتے کے چنگل سے ایک زخم رکھتا تھا
اور کوئی دوا اسکو فائدہ نکرتی تھی چنانچہ ہمیشہ اسکے باعث بیمار تھا اور شکر الٰہی

اُسکی زبان پر ہر بار تھا اکثر یون کہا کرتا الحمد للہ گرفتار مصیبت ہون اور آزاد معصیت

قطعہ

قتل کروائے مجھے شوق سے وہ یار عزیز | زندگانی کا نہ مجھے تک بھی نہو ویگا الم
لیک یہہ آئیگا دل مین کہ خطا کیسی ہوئی | جو وہ آزردہ ہوا اُسکے سبب ہوگا غم

چودھوین حکایت

کسی فقیر کو ایک ضرورت پیش آئی اُسنے ایک اشنا کے گھر سے کملی چرائی حاکم نے اُسکے ہاتھون کے کاٹنے کا حکم کیا تب مالک نے شفاعت کی کہ وہ کملی مین نے اُسکو بخشی حاکم نے جواب دیا کہ تیری شفاعت سے متابعت شرع شریف کی چھوڑونگا مین اور سلسلہ تعزیر کا نہ توڑونگا مالک نے پھر کہا یہہ بات حق ہے لیکن جو کوئی مال وقف سے کچھ چراوے تو ہاتھ کاٹنے اُسکے ناحق ہین اس واسطے کہ ملک نہین فقیر کی کوئی شے اور نہ اُسکا کوئی مالک ہے جو کچھ درویشون کا ہے وقف ہے محتاجون کا حاکم نے ہاتھ کاٹنے سے اُسکے ہاتھ کھینچا اور کہا کہ جہان تجھہ پر تنگ تھا کہ کہین چوری نکی تو نے مگر ایسے یار کے یہان عرض کی اُسنے کہ اے خداوند نہین سنا ہے آپنے کہ کہہ گئے ہین جھاڑ گھر دوستون کا اور مت کوٹ دروازہ دشمنون کا

بیت

شغل سے گر تو عاجز ہو تو مت رکھ سبحہ
دشمنوں کی کمان کھینچ اور چھین یاروں کا لباس

پندرھوین حکایت

ایک بادشاہ نے کسی متقی کو دیکھا اور کہا کہ کبھی ہمین بھی یاد کرتا ہے بولا وہ کہ جس وقت خدا کو بھولتا ہون

بیت

ہر سو وہ پھرے جسکو در اپنے سے اٹھاوے
اور جسکو بلاوے نہ کہین اسکو پھراوے

سولھوین حکایت

ایک صالح نے کسی بادشاہ کو بہشت کے بیچ خواب مین دیکھا اور کسی زاہد کو دوزخ مین
پوچھا کہ سبب اسکے ثواب کا اور باعث اسکے عذاب کا کیا ہے کہ گمان میرا برعکس تھا
آواز آئی اُسے کہ بادشاہ گداؤنکی محبت کے سبب جنت کی بہار مین ہے اور درویش
بادشاہ کی نزدیکی کے باعث دوزخ کی نار مین

قطعہ

خرقہ و تسبیح تیرے کام آنے کے نہین
پاک رہ اعمال بد سے کارہائے نیک کر
تیرے تئین ہرگز کلاہ فقر کی حاجت نہین
دل سے ہو درویش اور تاج تتاری سر پہ دھر

سترھوین حکایت

ایک پیادہ سر و پا برہنہ حجاز کے کاروان کے ساتھ کوفے سے چلا اور ہمراہ ہمارے
ہوا خراماں خراماں جاتا تھا اور یہہ پڑھتا تھا
نہ دھرے ہوں سر پہ گٹھا نہ مین اونٹ

پرچہ جا ہون نہ رئیس ملک کا ہون نہ غلام بادشاہ ہون **بیت**

موجود کا نہ غم ہے نہ معدوم کا الم | کاٹون ہون عمر لیتا ہون آسودگی سے غم

کہ ایک شتر سوار نے کہا اُسکو کدھر جاتا ہے پھر جا والا نہ سختی راہ کے باعث مرجاگا نہ سُنا اُسنے اور قدم بیابان مین دھرک رکھا اور چلا جب نخلہ محمود مین پہنچے بکایک دست تقدیر نے اُس شتر سوار کو طمانچہ اجل کا لگا تب درویش اُسکے سرہانے آیا اور یہہ کہنے لگا کہ ہم پیادے چلنے کے دُکھ سے نہ مرگئے تم اونٹ پر سوار جگ سے سفر کر گئے

بیت

بیمار کی بالین پر جو رات بھر روتا رہا | ہوتے ہی دن وہ مرگیا بیمار جیتا بچ گیا

قطعہ

جلد رکتنے اسپ تھک کر رہ گئے | راہ کو طے کر گیا لنگڑا گدھا
کرتے گئے مٹی مین اکثر تندرست | زخم خوردہ تھا تون جیتا رہا

اٹھارہوین حکایت

ایک بادشاہ نے کسی عابد کو بلا بھیجا کہ قدم رنجہ فرمائیے اور یہان تلک تشریف لائیے آنا آپ کا موجب برکت کا ہے اور باعث ہماری رفعت کا اُس عقل کے اندھے کو یہہ بات سوجھی کہ ایسی دوا کھاؤن جو نہایت ضعیف ہو جاؤن تا اعتقاد

اُسکا بیرے حق مین زیادہ ہوا اور اُسکے باعث تمام شہر مین شہرہ ہوا غرض ایک
دولے قاتل ملکا کر کھائی اور جان مفت مین گنوائی

قطعہ

جنکو پستے کی طرح تو مغز ہی سمجھا تھا بس | پوست تھے سرتاپا وے شخص مانند پیاز
متقی جو دل سے بین سوئے خلائق ملتفت | پشت قبلہ کیطرف کر کے وہ کرتے ہین نماز

بیت

جو و عیاں اپنے خالق سے بندہ کمائے | سنجائے زرکسیکو پھر اُسکے سوائے

اُنیسوین حکایت

یونان کی سرزمین مین رہزنون نے ایک کاروان کو تاراج کیا اور مال و دولت سارا
لوٹ لیا سوداگرون نے گریہ وزاری کی اور خدا اور رسول کی دُہائی بار بار دی کچھ فائدہ نہوا

بیت

ہر چند کاروانکی گریان ہو چشم نم | پر فتح یاب دزد کو دزدہ ہووے غم

لقمان حکیم بھی شریک حال اُنہین بیچارون کا تھا غرض ایک شخص ظلم رسیدہ نے
اُنسے التماس کیا کہ چند کلمے حکمت اور نصیحت کے تو بھی اُن سے کہہ شاید قدر قلیل
مال پھیر دیوین اور سبکا سب نہ لیوین کہ برباد ہونا اس نعمت کثیر کا نہایت دلگیر
کرتا ہے لقمان نے کہا کہ مال تو کیا ہے اگر جان تلک جاوے تو بھی خاموش رہون

اور کہے حکمت کے انیسوئنے کہون

قطعہ

سو رچا کھا جاوے جس لوہے کتین
سخت دل کو پند دینا ہے عبث

اسکا صیقل سے نہین جا نیکا رنگ
میخ لوہے کی گڑے ہے کب بسنگ

قطعہ

سعین فقیر و نگاہوا اپنے وقت دولت مین
جو مانگے منت وزاری سے دے تو سائل کو

سرور خاطر محتاج مالتا ہے بلا
نہین تو تجھہ سے زبردست زور سے لیگا

بیسوین حکایت

شیخ بزرگ شمس الدین جوزی جتنا کہ مجھے راگ کی صحبتون کی حالات سے ڈراتے اور خلوت تنہائی کی نصیحتین فرماتے ولولہ میری جوانی کا غالب آتا اور انکی رائے کے خلاف مین عمل مین لاتا چنانچہ اکثر اوقات راگ کی مجلس مین جاتا بہت سے حظ اُس محفل سے اُٹھاتا جب پند شیخ موصوف کا دھیان چڑھتا تب مین یہہ بیت پڑھتا

بیت

قاضی جو مجھہ پاس بیٹھے رقص ہی کرنے لگے
مست کو معذور رکھے محتسب گر مے پئے

آخر کار محفل مین ایک قوم کی وارد ہوا مین اونمین ایک کو نیکو دیکھا مین نے

بیت

زخمہ ناسازنا سکا تھا رگ جان کاتار | | گریۂ ماتم کدیسے اُسکی ناخوش تھی صدا

کبھی انگلیاں یارونکی اُسکی آوازگریہ کے باعث کانوںمیں اور گاہے باشارۂ خاموشی لبوں پر

بیت

راگ کی آواز کھینچے دل کو جتنی ہو بلند | | لیک تو ایسا گویا ہے کہ تیری چپ بھلی

بیت

خوشی ہوتی نہیں ذرہ بھی سامع تیرے گانیسے | | مگر خاموش رہ جاتا ہے تو جب وقت جانیکے

مثنوی

جوں وہ بدآواز وہاں گانے لگا | | صاحب خانہ سے تب میں نے کہا

یارونکو تو میرے کانوں میں بھر | | یا مجھے جانے دے جلدی کھول در

قطعہ

ستارنان میں نے یارونکا ساتھ دیااور اُس رات کو وہیں بیٹھکر روز کیا

اذان دی مؤذن نے کیا غیر وقت | | اُسے کیا خبر کتنی گذری ہے رات

درازی میری چشم سے اُسکی پوچھ | | نتھا خواب کا جس میں ایک پل ثبات

صبح کو بطور تبرک دستار اُتار کر سر سے اور دینار کھول کر کمر سے آگے مغنی کے رکھے اور آغوش میں اُسے لیکر شکر گذاری بہت سی کی یاروں نے ارادت میری ساتھ اُسکے خلاف عادت جو دیکھی سراسر بیوقوف مجھکو سمجھا اور چپ کر آہستگی

ہنسے کر ایک شخص نے اُن مین سے ملامت آغاز کی اور زبان طعنون کی دراز کی یہہ
حرکت مناسب خردمندون کے حال کے نکی تونے کہ خرقہ اپنے مشائخ کا اپنے مطرب کو دیا
کہ ابتدائے ہوش سے آج کے دِن تلک ایک درہم بھی اُسکے ہاتھ مین نہین رہا ہے
اور کبھی ریزہ سیم وزر کا اُسکے دف مین پڑا ہے

مثنوی

جسکا ایک جا نہو دوبارہ گذر	وہ گویا کبھو نہ آوے ادھر
مُنہہ سے باہر جو نکلی اُسکی صدا	رو نکلتا ہو گیا ہر ایک کھڑا
مُرغ ایوان اُستے ڈر کے اُڑا	میرا مغز اور اپنا پھاڑا گلا

یہہ سنکر مین نے کہا بس زبان طعن وکنائے کی کوتاہ کر اور اسقدر مجھے نام نہ دھر
کہ بزرگی اُسکی بسکہ ہوئی مجھ پر ظاہر اور اُسکی حالات سے مین ہو گیا ماہر اس لئے
سے افعال مین نے کئے پھر کہا اُسنے کہ ہمین بھی کیفیت پر اُسکی اطلاع بخش تاہم
سب اعتقاد لاوین اور اُسیطرح سے اُستے پیش آوین اپنے مطایبے پر استغفار کرین
اور سر ارادت اُسکے آگے دھرین آخر ناچار ہو کر کہا مین نے کہ شیخ مذکور راگ
سُننے کو بارہا مُجھے منع کرتے تھے اُسکے ترک کی فضیلتون سے میرے کان اکثر
بھرتے تھے لاکن مین اُنکو سہل جانتا تھا اور کہنے کو اُس بزرگ کے مُطلق نمانتا تھا اتفاقاً
آج کی رات طالع بیدار اور بخت نیک اطوار میرے اِس گھر مین مجھکو لائے

کہ اِس مُطرب کے ہاتھ سے توبہ کی مین نے کہ بار دیگر گرو راگ کی صحبت کے نہ پہرون گا تو ایسی مجلس مین قدم ہرگز نہ دھرونگا

قطعہ

صدا اچھی ہے جسکی گوشِ دل کو
سراپا راگ مین ہے حُسن لیکن

سُہاویگی وُہ گاوے یا نہ گاوے
جو بد آواز گاوے تو نہ بھاوے

اکیسوین حکایت

لقمان حکیم سے پوچھا کہ ادب کنے سیکھا تو نے کہا اُسنے نے اوبون سے یعنے جو فعل اُنکا پسند نہ آیا مین نے اُس سے پرہیز کیا

قطعہ

سُنے دانا جو بازیچے کی باتین
نہ سمجھے نے خرد جز کھیل کا ذکر

تو اُس سے بھی کرے حاصل نصیحت
پڑھو گر سیکڑون قانون حکمت

بائیسوین حکایت

ایک عابد کی نقل کرتے ہین کہ ہر ایک رات دس من کھانے سے پیٹ بھرتا اور نماز مین تا صبح ایک قرآن ختم کرتا کسی صاحب دل نے یہہ حال اُسکا سُنکر کہا کہ اگر آدمی روٹی کھاکے سوتا تو اُس سے کہین بہتر ہوتا

قطعہ

کھا نہ اِتنا شکم کو خالی رکھ
معرفت تجھ مین کس طرح سمائے

دل مین تا دیکھے نور حق کی جھلک
پیٹ تیرا بھرا ہے ناک تلک

تئیسوین حکایت

کسی بھولے ہوئے کو راہ گمراہی مین بخشائش الٰہی نے چراغ توفیق کا دکھایا کہ وہ حلقے مین صاحبان تحقیق کے درآیا درویشون کی صحبت کی برکت سے اور اُن کے نفس پاکیزہ کی صداقت سے اخلاق زبون اُسکے اوصاف حمیدہ سے مبتدل ہوئے دامن حرص و ہوس سے ہاتھ اُسنے اُٹھایا اور جامۂ قناعت کا اُسکے جسم مین نہایت ٹھیک آیا لیکن زبان طعنہ زنون کی اُسکے حق مین ویسی ہی دراز تھی اور چشم عیب بینون کی بدستور سابق بادکر اب تلک چال و حال اُسکی اُسی طور پر ہے اور یہہ زہد و صلاح نہایت نامعتبر

بیت

عذاب حق سے رہائی سبب ہے توبہ کے ہو ۔ زبان خلق سے لیکن نجات مشکل ہے

غرض زبان خلق سے تنگ ہوکر پیر طریقت کے حضور آیا اور گلہ کرنے لگا شیخ اُس ماجرے کو سُنکر آبدیدہ ہوا اور بولا کہ شکر اِس نعمت کا ترک مت کر کہ جیسا وے تجھے گمان کرتے ہین تو اُسسے ہے بہتر

نظم

کب تلک غمازو حاسد کا گلہ ۔ یہہ کہ مجھہ مسکین کے ہین سب عیب جو
نقل کرسکتے کو میرے اُٹھتے ہین گاہ ۔ ہمیشہ کرتے ہین بد مجھکو کبھو
ہاے خوشا تو نیک ہو اور بد کہین ۔ وہ بُرا تو بد ہو اور جانین نکو

ولے برہان ہے میری کہ حسن ظن سب کا میرے حق مین بکمال ہے اور مین بزوال

شعر

عمل کرتا جو اپنے قول اوپر	تو ہوتا متقی مین بھی مقرر
ہمسائے کی مین چشم سے ہر چند ہون چھپا	پر جانتا ہے ظاہر و باطن میرا خدا

قطعہ

در تو نے کیا ہے اسلئے بند	تا دیکھے نہ تیرے ہر کوئی عیب
کیا فائدہ اسے جانتا ہے	پنہان و نہان کو عالم الغیب

چوبیسوین حکایت

ایک شیخ کے آگے مین نے گلہ کیا کہ فلانے شخص نے میرے حق مین یون گواہی دی ہے کہ یہہ نالائق ہے فرمایا اسنے کہ اپنے صلاح و تقوے سے شرمندہ کر **قطعہ**

چلن خوب رکھہ تا برون کی زبان	تجھے بد کہے یہہ نہ ترکے مجال
ملے خوب ہون گر طنبورے کے تار	تو کیون دیوے مطرب اسے گوشمال

پچیسوین حکایت

شہر شام کے ایک شیخ سے پوچھا کہ حقیقت تصوف کی کیا ہے کہا اسنے کہ اگلے زمانے مین ایک گروہ تھا کہ ظاہر انکا زبون تھا اور باطن بہایت خوب اسوقت

مین وُہ قوم دیکھتا ہون کہ بصورت نیک ہی اور بسیرت بد

قطعہ

تصور ہر کسیکا دل مین آیا گر تیرے ہردم — و تنہائی تیری بیفائدہ ہی تنگ کر فرصت ہی
جو ابنوہ خلائق مال و زر ہی تجھہ کے ہووے — خدا کے ساتھہ جو دل ہی تیرا تو مین خلوت ہی

چھبیسوین حکایت

یاد ہی مجھے کہ ساتھہ ایک کاروان کے تمام رات چلا تھا مین اور صبح کے وقت ایک جنگل کے کنارے پر سویا تھا کہ ایک سودائی بھی اُس سفر مین ہمراہ ہمارے تھا ایکبار اُسنے نعرہ کیا اور رستہ بیابان کا لیا غرض ایکدم آرام سے کہین نٹھرا جب دن نکلا تب اُسنے مین نے کہا کہ یہہ کیا حالت ہی کہا اُسنے بلبلون کو دیکھا مین نے کہ نالان تھین گلزار و نمین اور کبک پہاڑونمین مینڈک دریامین اور وحشی صحرامین تب سوچا مین کہ مروت سے بعید ہی کہ سب تسبیح و طاعت مین ہون اور مین خواب غفلت مین

نظم

کل سحر کو صدا سنے مرغ سحر — لیگئی اپنے صبر و طاقت و ہوش
کان مین ایک دوست کے آخر — جہان مین پہنچی میری صدائے خروش
بولا وُہ وعیان مین نہ تھا کہ تجھے — کرے یون طیر کی صدا مدہوش
مین کہا جوش اگیا یہہ مجھے — کہ وُہ ذاکر ہون اور مین خاموش

ستائیسوین حکایت

ایک وقت سفر حجاز مین کئی ایک جوان صاحب دل میرے ہمدم تھے اور ہمقدم
اکثر اوقات زمزمے کرتے اور کئی بیتین محققانہ پڑھتے ایک عابد طریقۂ درویشون سے
منکر تھا اور درد سے سینہ ریشون کے نے خبر کہ نخیل بنی ہلال مین پہنچے ہم اور ایک لڑکا
سیاہ فام قوم عرب سے باہر آیا اور ایک ایسی آواز کی کہ طائر ہوا سے گر پڑا اور عابد کا
اونٹ بھی ناچنے لگا نادان اُس نے عابد کو گرایا اور بیابان کی طرف قدم اُٹھایا تب
کہا مین نے کہ اے شیخ حیوانین اس صدا نے اثر کیا پر تیرا دل عجب پتھر ہے کہ نہ پگھلا

رباعی

کبھی تھی آہ یہہ مجھے ایک بلبل سحر — انسان ہو کے تو ہے محبت سے بے خبر
شعر عرب سے اونٹ کی حالت ہوئی تغیر — تجھکو ہوا نہ ذوق ذرا بھی اے جانور

بیت

شُتر کے بھی دل مین ہے شورِ طرب — نہو جسکو خبر ہے وہ انسان ہے کب

قطعہ

جنبش درخت بان کو ہو ڈالیون سمیت — گلشن مین نگ بھی تُند جو چلنے لگے ہوا
کتنے ہی زور و شور سے کہسار ا سے چلے — لیکن نہ سنگ سخت جگہ سے ہلے ذرا

مثنوی

ہی اُسکے ذکر مین ہر شی ہر ایک آن	وُہ دل سمجھے اُسے جس دل کے ہون کان
نہ بلبل ہی فقط تسبیح خوان ہی	ہر ایک غنچے کی بھی ذاکر زبان ہی

اٹھائیسوین حکایت

ایک بادشاہ کا وقت آخر پہنچا اور قایم مقام اُسکا کوئی نہ تھا وصیت کی اُس نے کہ علی الصبا جو کوئی کہ پہلے شہر مین آوے تاج بادشاہی کا اُسکے سر پر دھرین اور مملکت حوالے اُسکے کرین اتفاقاً اوّل وُہ فقیر ملک مین وارد ہُوا کہ رات دن ٹکڑے مانگتا اور پیوند پر پیوند لگاتا ارکان دولت اور سرداران مملکت نے شہریار کے کہنے پر عمل کیا یعنے ملک و خزانہ اُسکے تصرف مین دیا درویش نے ایک مدت بادشاہت کی اور بہت دنون ریاست آخر بعضے امیران دولت اُسسے باغی ہُوئے اور کتنے ارکان سلطنت طاغی بسبب اُسکے بادشاہ ہر ایک دیار کے مستعد کارزار کے فوجین اُسپر چڑھا لائے اور اُسکی سپاہ و رعیت کے بھی کتنے لوگ شورش مین آئے غرض کچھ ایک ملک اُسکے تصرف سے نکل گیا درویش نے اس سانحے کے اکثر دُکھ اپنے دل پر سہاتا تھا پر منہہ سے کچھ نہ کہتا مثل مشہور ہی کہ تھے درویش بجان درویش کرلیتے مین ایک دوست قدیم اور ہم نشین

ندیم اُسکا کہ حالت فقیری مین نزدیک اُسکے رہتا تھا سفر سے آیا اور اُسکو مرتبہ سلطنت مین پایا تب بولا شکر ہی پادشاہ دو جہان کا کہ تیرے بخت نے مدد کی اور اقبال نے یاوری کی دل تیرا خارکدورت سے اور خار صعوبت تیرے پاؤن سے نکلا اور اِس درجے کو تو پہنچا

بیت

نکلوفہ خشک ہی ایک رُت مین اور ایک رُت مین ہری ہی لا | کبھی پوشش رکھی ہی پیر اور ہیگا کبھو ننگا

کہا اُسنے ای برادر میرا ماتم کر کہ جائے تہنیت نہین جسوقت کہ تو دیکھتا تھا مجھے غم ایک نان کا تھا اور آج اندیشہ ہی ایک جہان کا

مثنوی

دُنیا اگر ہووے تو مین دردمند ہون | اور ہو تو اُسکی مہر سے پھر پابند ہون
ایک آفت عظیم ہی دنیا ئے بے ثبات | یہہ ہووے یا نہووے یہہ دکھ سے نہین نجات

نظم

ہی قناعت گوارا دولت بس | جاہ و حشمت کتین طلب مت کر
کر غنی زر سے پُر کرے دامن | کر نہ اُسکے ثواب پر تو نظر
کہ بزرگان دین سے اپنے | یہہ سخن ہم نے ہی سُنا اکثر
اہل دولت کے خرچ و ہمت سے | صبر محتاج ہی کہین بہتر

شعر

وہ تدیکا ایک پاؤن چیونٹی نے جو دیا تھا بہ منت سلیمان کو وہ
سبھی گور خر ہو نے بہرام گور پر اُسکے برابر وہ ہرگز نہو

اُنتیسوین حکایت

کسی شخص کا ایک دوست تھا کہ دیوانی کا کاروبار دن رات کرتا سوائے معاملے کی گفتگو کے مطلقاً نہ بات کرتا اس شغلے مین گذرتی اُسکی اوقات تھی اور آشناؤن سے ایک لخت ترک ملاقات تھی ایکدن اُس شخص سے کسی نے پوچھا کہ فلانہ دوست تیرا سنتے ہین کہ مدت سے تیرے پاس نہین آیا اور اپنا دیدار تجھکو نہین دکھایا کہا اُسنے فی الواقع یونہین ہے لیکن یہان بھی کسیکو اُسکی پرواہ نہین اور اُسکی ملاقات کی چاہ نہین اتفاقاً کوئی علاقہ مند اُسکا وہان موجود تھا اِس بات کو سنکر بول اُٹھا کہ کس خطا کا وہ بیچارا تقصیروار ہوا جو اِس مرتبہ تو اُسسے بیزار ہوا کہا اُسنے کچھ نہین پر اہل خدمت کو جس وقت خدمت سے تغیر یا دیجئے تبھی اُسکی ملاقات کو جائیے قطعہ

جب کہ ہووے دولت وخدمت انہین آشناؤن سے ذرا بیٹھین نہ مل
جس گھڑی مفلس ہون اور چھٹ جا کام پھر کہین اُن سے ہی اگر درد دل

تیسوین حکایت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہر روز خدمت مین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی آتے اور وہ حضرت انکو یہہ فرماتے اگرچاہتا ہی ازدیاد محبت تو ہر روز مت آ ایک

صاحب سے لوگوں نے پوچھا باوجودیکہ حسن و خوبی کے کہ آفتاب عالمتاب رکھتا ہی

پر سُننے مین نہین آیا کہ کسی نے اُسکو چاہا ہو یا کوئی اُسکے دردوغم سے کڑہا ہو کہا

اسواسطے کہ ایکدن مین اگر چاہئے تو سو بار دیکھئے مگر جاڑون مین مرغوب ہی بلکہ کچھ ایک

محجوب ہی

قطعہ

نہین ہی عیب رملنا مردمان سے	پر اتنا رہ جس مین وہ جاوین نہ اُکتا
نہین سُننے کا لوگون کی ملامت	ملامت آپ کو جو تو کرے گا

اکتیسوین حکایت

ایک بزرگ کے پیٹ مین باد مخالف پیچ کہانے لگی ہر چند اُسنے روکا پر زرکی آخر نکل گئی

تب کہا اُسنے ای دوستو مین نے اختیار تہا بلکہ نپٹ ہی ناچار باد کو بہی کسی سے

پکڑا ہی ظہور ہواکو بہی کسی نے باندہا اور گناہ بہی مجھ پر نہ لکہا گیا بلکہ آرام مجھے ہوا پس تم

بہی اسپر ملامت نکرو اپنے کرم سے معذور مجھے رکہو

نظم

اری عاقل ہی وہ اُسکا قید خانہ	نہ رکہنا پیٹ مین تو باد زنہار
ٹہہرنے دیجو مت اُسکو شکم مین	کہ رہنا تنگ بہی اُسکا دلپہ ہی بار

ہم نشین ہو تیرا جو بد کردار | | بھانے دے روک مت اُسے زنہار

بتیسوین حکایت

یار دمشق کی صحبت سے ایک گونہ ولپر ملال آیا تھا بنا برا ُسکے بیابان کوہ قدس مین گیا مین اور حیوانون سے اُنس پکڑا مین نے اُسوقت تلک کہ قید فرنگ مین پھنسا اور خندق طرابلس مین یہودون کے ساتھہ مجھکو مٹی گاریکا کام سپرد کیا قضارا ایک رئیس حلب کا کہ سابقہ آشنائیکا رابطہ مجھہ مین اُسمین تھا وہان وارد ہوا اور مجھکو پہچانکر کہا اُسنے کہ ای دوست کیا ماجرا ہے کیون تجھہ پر ایسا دُکھہ پڑا ہے تجھے دیکھہ کر میری سرت بسر تی ہے کہہ تیری کیونکر گذرتی ہے یہہ سُنکر بولا مین **قطعہ**

طرف اُجاڑ کی بھاگا تھا یون مین لوگون سے | | کہ آس غیر کی مجھکو نہ تھی بجز داور

قیاس کر تو میرا حال ہوگا کیا اُسوقت | | کہ غیر جنس کے ہون ساتھہ بلکہ ایک گھر

بیت

پاؤنین بیتری بھلی ہے اسروبرو ئے دوستان | | ساتھہ بیگانون کے لیکن حد برا ہے بوستان

میرے احوال پر رحم کیا اُسنے غرض دس دینار دیکر قید فرنگ سے چھڑایا اور اپنے ساتھہ مجھکو حلب مین لایا آخر کار اپنی بیٹی کا سو دینار مہر پر میرے ساتھہ نکاح کر دیا اور سر کو بالین صنوبت سے اُٹھا کر زانوئے عشرت پر دھر دیا بعد ایکمدت کے

عورت بدخو ناسازی و زبان درازی کرنے لگی کہ میرے عیش کو منغص کر دیا اور گرد کدورت سے شیشۂ دل کو بھر دیا

مثنوی

زن بد ہو جو مرد نیک کے گھر
ہووے اسکو یہین نصیب سقر

بد مزاجون سے دور رہ ہر آن
قرب ان کا نچاہ مانگ امان

اور کہا کر بعجز رکھیو نگاہ
ہمکو دوزخ کی آگ سے اللہ

غرض عیب میرے لگی گننے اور زبان طعنون پر یون کھول دی کہ کیا تو وہ نہین کہ میرے باپ نے تجھکو قید فرنگ سے دس دینار دیکر مول لیا اور زنجیر کو تیرے پاؤن سے کھول دیا کہا مین نے سچ ہے دس دینار دیکر وہانسے چھڑایا اور سو دینار پر تیرے ہاتھ مین پھر پھنسایا

مثنوی

بھیڑ کو ایک بزرگ نے ہی سنا
دست و دندان سے بھیڑئے کے چھڑا

شب کو رکھہ دی گلے پہ اسکے چھری
تب یہہ فریاد گوسفندنے کی

میرے تئین بھیڑئے کے پنجے سے
ایک دم مین چھڑا لیا تو نے

پھر یہہ انجام کار مجھہ پہ کھلا
کہ میرے حق کا گرگ تو ہی تھا

تنتیسوین حکایت

کسی بادشاہ نے ایک عابد سے پوچھا کہ اوقات شریف آپکی کیونکر کٹتی ہے کہا اس نے

کہ تمام رات مُناجاتین اور صبح دُعاے حاجاتین اور دن فکراخراجات مین بادشاہ نے فرمایا
کہ خرچ روزمرہ اِسکا مقرر کردین تا عیال کا بوجھ اِسکے دل سے اُٹھ جاے اور اِس امر کا
اندیشہ اِسکو ہرگز نہ آوے

مثنوی

قید و بندِ عیال مین پھنسکر	پھر تو آزادگی پہ دھیان نہ دھر
غم اولاد و فکر جامہ و قوت	تجھہ سے کھو دینگے سیرتِ ملکوت

شعر

دِن کو دِل پر یہی ہون ٹھہراتا	شبکو طاعت ہی مین گذارونگا
نیت اُسوقت پر ہون یہہ کرتا	میرے فرزند صبح کہا ئینگے کیا

چونتیسوین حکایت

ایک عابد رہنے والا شام کا جنگلون مین برسون عبادت کرتا اور درختون کے
پتے کہاتا بادشاہ اُس طرف اُسکی زیارت کے واسطے گیا اور بعد اُسکے کہا اُسنے
کہ اگر صلاح اپنی دیکھو تم تو فرماؤ کہ ایک مکان واسطے تمھاری بود و باش کے
شہر مین ہم اِس وضع سے دُرست کروادین کہ فراغ عبادت کا تمکو یہان سے
بہتر میسر ہو اور لوگ بھی تمھارے نفسہاے پاکیزہ کی برکت سے فائدہ مند ہون
یعنے اعمال نیک کی تمھارے پیروی کرین اور افعال بد سے باز رہین زاہد نے

اس بات سے انکار کیا تب ارکان دولت نے اُسسے کہا مصلحت یہہ ہے کہ برائے
پاس خاطر بادشاہ چندے شہر مین رہیے تو اگر وقت عزیز تیرا ضایع ہونے لگے
اور آئینہ دلکی صفا غبار صحبت اغیار کہونے لگے تو اختیار باقی ہے القصہ عابد شہر مین
آیا اور ایک خانہ باغ خاص مین بادشاہ نے اُسے رہنے کو فرمایا وہ مکان نہایت دلکشا و پرفضا تھا

مثنوی

رُخ خوبان سا لال وہان کا گل	لالہ رویون کی زلف سا سنبل
ہے وہ ہر ایک ہنوز جیسا تھا	اپنی صورت پہ اور تر و تازا
تک بھی چلیگے جاڑے کا صدما	ایک کو اُن مین سے نہین پہنچا
اور نزاکت کو کیا بیان کیجے	شیر ناخوردہ طفل ہو جیسے

بعضون کے نزدیک معانی بیت ثانی کے یے ہین **شعر**

چلیگے جاڑے کا اُن مین صدما	فی الحقیقت کچھہ ایک ہے پہنچا
پر نزاکت کہون ہر ایک کی کیا	شیر ناخوردہ طفل ہو جیسا

بیت

نمایان ٹہنیون پر اسطرح گلنار ہین ہر جا	درخت سبز پر جسطرح انگارے لگے ہین

بادشاہ نے اُسی وقت ایک کنیزک خوب رو اور سیمتن جو کہ نزاکت اُسکے بدن کو

سے ٹپکتی تھی اور کمر اُس نازنین کی مانند چیتے کی صید دل پر لپکتی تھی حُسن مین نہایت کھری تھی اور
ادا سے بھری

قطعہ

چاند کا ٹکڑا یہہ ہے سب کہنے جسے عابد فریب
رشک حوران جنان اور سب پریزادو نکا زیب

راستے ہی جاتا ہے بعد اوس کے ایک نظارے کے
پارسایون کے دلون سے دفعتًا صبر و شکیب

اور اسیطرح سے بعد اُسکے ایک غُلام بھی خوبصورت و خوش سیرت اُسکی خدمت
کے لئے بھیجا غرض اُسکے حُسن ادا کا بیان محال ہے اور زبان اہل بیان اُسکے وصف مین لال

مثنوی

آدمی گرد اُسکے سب پیاسے موئے
بہرہ مند ایک گھونٹ سے بھی نہ ہوئے

ساقی وہ ایسا ہے پیالے کتنین
مت دیکھاتا ہے پلاتا پر نہین

بیت

دیدار سے بہو وے اُسکے چشم سیر
تُستی جیسے آب سے بحر فرات کے

عابد نے لقمۂ لذیذ اور میوۂ لطیف کھانے اور لباس پر تکلف و ملائم پہنے عطر ہر قسم کے
پاکیزہ ترین لگانے شروع کئے اور جمال کنیزک و غُلام کا مدام پیار کی انکھہ سے دیکھنا اختیار کیا
عقلمندون نے کہا ہے کہ زنجیر پائے عقل زُلف بُتان گل اندام ہے اور مرغ دل دانا کا دام

قطعہ

دل و دین اپنے سمجھ سے کر سپرد	کو رہئے دونون مین بعقل تمام
مرغ دانا تو واقعی مین ہون	لیک ای دلربا ہی تو بھی دام

حاصل کلام یہہ ہی کہ اُسکے کمال کو زوال آیا جیسا کہ کہہ گئے ہین

قطعہ

شیخ و پیر و مرید اور فقیہ	جتنے صاحب زبان ہین پاک نفس
جب کہ دُنیا ملی تو اُسمین ہی	پھنس رہین جیسے شہد بیچ مگس

ایکدن بادشاہ کو اُسکے دیکھنے کی خواہش ہوئی گیا عابد کو دیکھا پہلی بیت سے پھرے ہوئے رنگ بحال چہرہ لال تازہ و توانا دیبا کا تکیہ لگائے بیٹھا ہی اور غلام گل اندام مورچھل طاؤس کا لئے اُسکے پیچھے کھڑا ہی یہہ حال دیکھ کر حضرت جہان پناہ کو بشاشت و فرحت نہایت ہوئی القصہ ہر ایک مقام کا ذکر درمیان لا کر آخر یون فرمایا کہ عالمون اور زاہدون کے ساتھ اپنے تئین دوستی دلی ہی وزیر فیلسوف بھی حاضر تھا کہنے لگا حضرت شرط دوستی کی یہہ ہی کہ مناسب دونون گروہ کے آپ سلوک کرین عالمونکو روپے دیجئے تا وے زیادہ پڑھین اور زاہدونکو نہ دیجئے تو وہ اپنے زہد ہی مین رہین

بیت

دام درہم کیا کرے گا زاہد پاکیزہ خو	الغرض جو وہ لیوے تو زاہد اور کوئی ڈھونڈھ تو

قطعہ

جو ہی باطن حق اور نیک باطن وہی زاہد ہے | کھاوے وقف کی روٹی نے گو بیکھ کا ٹکڑا
جو انگلی ہووے نازک کا کھانا ہو خوبصورت | درد و خاتم نہ ہووے گو کہ آستین لیک ہی زیبا

قطعہ

پاک باطن ہو گدا یہہ چاہئے ہی گو کہ کھاے | نان لنگر کی وہ اور لقمہ گدائی کا کبھو
گو نہ آرائش کرے گہنا نہ پہنے ہی روا | فی الحقیقت جو کوئی ہو خوبصورت خوبرو

بیت

کا نتھہ مین ہوتے ہوئے طالب اگر ہون مالکا | اگر مجھے زاہد کہا نین لوگ تو ہیگا بجا

پینتیسوین حکایت

مطابق اسی بات کے سنا گیا ہی کہ کسی ایک بادشاہ کو ایک مہم درپیش ہوئی کہا اُسنے
کہ اگر انجام اسکا میرے حسب دلخواہ ہو تو کتنے ایک درم زاہدونکو دون مین جب حاجت اُسکی
برآئی و خاطر جمع کی اُسکو بموجب شرط کے لازم ہوئی تب ایک بندۂ خاص کو اپنے کیسہ
درم کا دیا کہ زاہدون کو تقسیم کر دے سبھتے ہین کہ غلام نہایت ہشیار اور عیار تھا تمام
دن پھرنے مین گنوایا اور رات کے وقت خدمت مین بادشاہ کی پھر آیا درمون
کو چوم کر حضور معلی مین رکھہ دیا اور عرض کی کہ ایک زاہد بھی فدوی نے نہ پایا حضرت
نے ارشاد کیا کہ یہہ کیا گفتگو ہی موافق میری دانست کے بھی اِس شہر مین چار سو

زاہد مین عرض کی اُسنے ای خداوند جہان وہ کوئی زاہد ہے نہین لیتا ہے اور جو کہ لیتا وہ زاہد نہین بادشاہ ہنسے اور ندیمون سے مخاطب ہوے کہ مجھے جسقدر اِس طائفہ خداپرست سے ارادت اور اقرار ہے اِس شوخ چشم کو اُسی قدر عداوت اور انکار لیکن حق بجانب اِسکے ہے

چھتیسوین حکایت

ایک عالم قائم مزاج سے پوچھا کہ حق مین نان وقف کے تم کیا کہتے ہو کہا اُسنے اگر واسطے جمعیت خاطر اور فراغ عبادت کے لیوے تو حلال ہے اور جو دل جمعی روٹی سے کر کے بیٹھہ رہے تو حرام

بیت

اہل دل کنج عبادت کے لئے لیتے ہین نان	گوشۂ طاعت نہین لیتے ہین روٹی کے لئے

سینتیسوین حکایت

ایک درویش اُس مقام مین پہنچا کہ صاحب اُس جاگہہ کا کریم تھا کتنے ایک اشخاص گروہ صاحبان فضل و بلاغت سے اُسکی صحبت مین جیسا کہ قاعدہ ظریفون کا ہے بولتے تھے فقیر راہ جنگل کی بہت سی چل چکا تھا ماندہ اور بھوکھا تھا کہ اُن مین سے ایک شخص نے بطریق خوش طبعی کے کہا کہ تجھے بھی کچھہ اِسی قبیل سے کہنا لازم ہے فقیر نے جواب دیا کہ مجھکو فضل و کمال اور رونق سا ہنین اور کچھہ پڑھا بھی نہین مگر ایک بیت پر مجھے قناعت کرو سبھون نے رغبت اور ارادت سے کہا بہت اچھا تب پڑھی اُسنے

بیت

بیت

روبرو کھانا ہے اور مین گرسنہ حال ہون | در پہ حمام زنان کے ایک مجرد ہووے جیون

سب اشخاص نے پسند کیا اور دسترخوان اُسکے آگے بچھا دیا صاحب طعام نے کہا کہ ای یار توقف کر کہ خدمتگار میرے کوفتے پکاتے ہین درویش نے سر اُٹھایا اور یہہ شعر پڑھا

بیت

کو نہووین کوفتے اب میرے دسترخوان پر | کوفتے کو بھوک کے ہے نان خالی کوفتہ

اٹھتیسوین حکایت

ایک مُرید نے اپنے پیر سے کہا کہ خلق سے رنج مین ہون لوگ بکثرت میری ملاقات کو آتے ہین بسبب اسکے تردد و تشویش ہوتی ہے اور وقت عزیز میرے رایگان جاتے ہین کیا فکر کرون اُسنے کہا کہ تونگرون سے کچھ چاہ بلکہ لے اور محتاجونکو قرض دے کہ دوسری بار گرد نہ آپھیرین

بیت

جو گدا ہووے ہراول لشکر اسلام کا | کافر اُسکے مانگنے کے ڈرسے بھاگین تک

انتالیسوین حکایت

ایک فقیہہ نے اپنے باپ سے کہا کہ متکلمون کے سخن سر بسر دل چسپ و با کیفیت ہین پر ایک بھی میرے دل مین اثر نہین کرتا اس سبب سے کہ چلن انکا موافق سخن کے نہین دیکھتا

مثنوی

ترک دنیا کا سبکو حکم کرین | مال اور غلہ اپنے گھر مین بھرین

صرف باتین بنائے عالم جو | بات مین اسکی پھر اثر کب ہو

بہو جس سے بدی ہے عالم وہ | نہ کہ مانع فقط ہو لوگون کو

بیت

جو کہ عالم چاہے اپنا مطلب وتن پروری | آپہی وہ بہولا پہرے ہے کیا کریگا رہبری

باپ نے کہا کہ بیٹا فقط اس خیال باطل پر ناصحون کی تربیت سے منہہ پہیرنا اور راہ کج کو اختیار کرنا لائق نہین الغرض عالم معصوم کی خواہش مین علم کے فائدون سے محروم رہنا مانند اس اندہے کی ہے کہ ایک رات کیچڑ مین جا پڑا تہا اور کہتا تہا ای مسلمانو ایک چراغ میری راہ پر رکہہ دو ایک عورت ٹھٹھول نے سنکر کہا ہرگاہ کہ تو چراغ کو نہین دیکہتا تو چراغ سے کیا دیکہیگا جیسے کہ مجلس وعظ کی بزازونکی دکانکی مانند ہے جب تلک یہان نقد نہ دیگا پونجی نہ پاویگا اور وہان جب تلک اعتقاد سے رجوع نکریگا سعادت سے بہرہ نہ اٹھاویگا

نظم

جیسے عالم کی بات سنکے چپ | ہو اسی وضع پر چلین اسکا

جنمہ نہ ہے مدعی جو کہتا ہے | سوتے کو کیا جگاویگا سوتا

مرد وہ ہے کہ دل پہ نقش کرے | پند دیوار پر بھی ہو جو لکھا

مثنوی

چھوڑکر اپنی خانقاہ کے تئین | مدرسے مین ایک اہل دل آیا
تج ہی دی عابدون کی ہمراہی | انکی صحبت کے عہد کو توڑا
تب کہا مین نے عابد و عالم | فرق رکھتے ہے کس قدر بتلا
جب وہ بولا کہ سچ کہون تجھسے | مجھ پہ ہر ایک کا حال جو ہے کھلا
کھینچ لے کملی اپنی موج سے وہ | پکڑے ڈوبنے کو ہے یہہ قصد اسکا

چالیسوین حکایت

ایک شخص کسی راہ پر مست سوتا تھا بیہوشی کی وارد اُسنے پی تھی اور باگ اختیار کی ہاتھ سے دی تھی ایک عابد سرھانے اُسکے اگرحالت پر کراہت اسکی دیکھنے لگا جوان نے سر اُٹھاکر ایک آیت کو پڑھا کہ حاصل معانی اُسکا یہہ ہے اور جسوقت کہ وارد ہو تم اُس جاگہہ جہان سخن بیہودہ سنو یا فعل ناشائستہ دیکھو پس لازم یہہ ہے کہ ملتفت نہووے سُنا ان سُنا کر اور دیکھا ان دیکھا

رباعی

دیکھے کسی بشر کو تو جو دم گناہگار | غفلت کر اسکو خلق سے اور ہو تو بردبار

ای وہ کہ دیکھتا ہی تیرے عیب لوگکو — شیوہ کرم کا کیون نہین کرتا تو اختیار

قطعہ

نہ منہہ پھیر غصے سے اے متقی — نظر عفو کی کر گنہگار پر
مین نامرد ہون گرچہ فعلون مین لیک — تو مردون کی مانند یہان کر گذر

اکتالیسوین حکایت

کہتے ایک رند منکر فقیر کے ایک درویش پر غضب ہوکر نکلے اور کلمے پوچ و لغو اسکے حق مین بکنے لگے غرض نہایت اسکو رنج دیا اور بہت سا آزردہ کیا فقیر نے پیر طریقت کے حضور جاکر گلہ کیا کہ یہہ کچھہ حادثہ مجھہ پر گذرا کہا اُس نے ای فرزند خرقہ فقیرون کا جامہ رضا کا ہی جو کوئی کہ اس لباس مین تحمل مکروہات سے نکریگا شریر ہی نہ فقیر

بیت

بڑا دریا نہ پتھر سے ہو گدلا — جو عارف ہو خفا وہ ہی تُنک آب

قطعہ

دکھہ جو پہنچے تو صبر کر ہوگا — باعث عفو تو گناہ سے پاک
اے برادر جو خاک ہی آخر — خاک ہونے سے پہلے ہو تو خاک

بیالیسوین حکایت

سُن

سن یہہ قصہ کشور بغداد کا — یون نشان و پردے مین جھگڑا پڑا

گرد راہ کا دکھہ سفر کا رنج سب — پردیسے کہنے لگا یون ہو غضب

مین بھی اور تو بھی غرض دونون غلام — شہ کی درگہہ کے ہین بندے لاکلام

چین سے واقف نہین مین عمر بھر — وقت اور بیوقت رنت ہیگا سفر

قلعہ کا دکھہ تو نے تک دیکھا نہین — رنج جنگل سے کبھو کھینچا نہین

نے سموم دشت ہے تجھکو لگی — خاک رستے کی نہ تک تجھہ پر پڑی

ہے بہت کوشش مین میرا ہی قدم — کس لئے پھر تو ہے اتنا محترم

پاس تیرے مہروسے ہین غلام — اور کنیزین خوب صورت بھی مدام

ہاتھہ مین مین پاچون کے ہون پڑا — اور سفر کے بیچ سرگردان سدا

گفتگو جھنڈیکی وہ جب سن چکا — تب تو پردہ اسے یون کہنے لگا

ہے ہمیشہ سر میرا اور آستان — نے تیری مانند سر بر آسمان

گردن اونچی جو کہ بیہودہ کرے — اپنی گردن کے وہ بل آپ ہی گرے

تینتالیسوین حکایت

یک صاحبدل نے کسی زور آور کو غصے مین اور کف منہہ مین بھرے ہوئے دیکھا کہا اسنے کہ اس شخص کی کیا حالت ہے کوئی بول اٹھا کہ فلانے شخص نے اسے

گالیان دین ہین عارف نے اُسے یون کہا کہ یہہ کمینہ ہزار من کا پتھر اُٹھاتا ہی اور ایک بات کے بوجھہ کی تاب نہین لاتا

قطعہ

مرد یکا چھوڑ دعوی و قوت کی شیخیان	عورت ہی یا تو مرد یہ عاجز ہی نفس کا
مردی یہہ ہی کہ مُنہہ کرے میٹھا کسیکا تو	نہ یہہ کہ مُنہہ ہر ایک کا مکّے سے تو بُجا

قطعہ

اگر ڈالے مل تھے کو ہاتھی کے جیسا	نہوا اہلیت تو نہین مرد وُہ
ہی فرزند آدم کی بنیاد خاک	نہین آدمی جو کہ خاکی نہ ہو

چوتالیسوین حکایت

ایک بزرگ سے طینت بصاحبان صفا کی پوچھی کہا اُسنے ادنی فعل اُنکا مقدم رکھنا ہی یارون کے دلکی مراد کو اپنے مقصدون پر اور حکیمون نے کہا ہی وُہ بھائی کہ اپنے ہی بند و بست مین رہے نہ وہ بھائی ہی نہ اپنا

قطعہ

جو کوئی تجھہ سے پہلے جائے چلا	ساتھی ہرگز نہین ہی وہ تیرا
جو کہ بند ہوا نہ ہو تیرا دل سے	چاہ مین اُسکی دل کو تو نہ پھنسا

بیت

اگر نہ اپنے کو ہووے دیانت و تقوی	تو اُس سے ربط نکر بلکہ چھوڑ دے رشتا

مجھکو یاد ہی کہ اِس بیت مین مدعی نے اعتراض کی اسطرح سے کہ خدا نے جل جلالہٗ قطع رحم کو منع کیا ہی اور اقربا کی دوستی کا حکم وہ مخالف اُسکے ہی جو کچھ کہ تو نے کہا بلا مین کہ غلط کہتا ہی تو موافق قرآن کے ہی کہ کہا ہی خدا تعالےٰ نے چنانچہ حاصل اُسکا یہہ ہی اور اگر لڑین پدر و مادر تجھہ سے یعنے جبر کرین اوپر اسکے کہ شریک کرے تو میرا اُسکو جانتا ہو جسکو پس اطاعت انکی نکر

بیت

ہزار اپنے جو بیگانے حق سے ہون وہ فدا ۔ کر اِس بیگانے پہ جو ہووے آشنائے خدا

بینتالیسوین حکایت

ایک بڈھا لطیفہ گو یکتا ۔ تھا وہ پاکیزہ خو ظریف ترا شا
اُسنے بغداد بیچ کی یہہ بات ۔ بیاہ بیٹی کو کفش دوز کے سات
ہو نتھہ اُس نازنین کا یہہ کاٹا ۔ سنگدل مردنے کہ خون ٹپکا
باپ نے اُسکو دیکھہ وقت سحر ۔ پوچھا یون اپنے خویش سے جاکر
کاٹی کیننے یہہ دانت کینسے کیا ۔ سخت چمڑا ہی یہہ بھی سلوکا
نہ مین تجھکو ہنسی سے ہون کہتا ۔ اُسکے لب کاٹنے سے تو باز آ
مسخراپن نہین ہی ایسا خوب ۔ چھوڑ اُسکو یہہ ہی بہت معیوب
خوے بد دل مین بیٹھے پر جسکے ۔ نہ چھٹے بغیر مرگ پر اُسسے

چھیالیسوین حکایت

ایک فقیہ کی بیٹی تھی نہایت بدصورت اور بہت کریہ طلعت باوجود جہیز اور دولت کے کسیکو رغبت اُسکے نکاح کی نہ تھی اور پوری عورت ہوچکی تھی رُباعی

ہے لباس دبیقی و دیبا پر تکلف لطیف اور اچھا
لیکن دُلہن جو ہووے بدصورت تو نظر آئے وُہ بھی نازیبا

حاصل کلام یہہ ہے کہ واسطے ضرورت کے ایک اندھے سے بیاہ اُسکا کردیا کہتے ہین کہ اُسی تاریخ ایک حکیم سراندیب سے آیا کہ اندھون کی آنکھین روشن کرتا تھا فقیہ کو لوگون نے کہا کسواسطے تو علاج داماد کا نہین کرواتا کہا اُسنے کہ ڈرتا ہون مین جو بینا ہووے اور میری بیٹی کو طلاق دیوے مصرع خصم بدشکل عورت کا جو اندھا ہو تو بہتر

سینتالیسوین حکایت

ایک بادشاہ چشم حقارت سے درویشون کی گروہ کو دیکھا کرتا ایک فقیر نے دانائی سے معلوم کیا اور کہا اے بادشاہ ہم دُنیا مین تجھہ سے لشکرین کمتر ہین اور عیش مین برتر موت مین برابر اور قیامت مین بہتر مثنوی

اگر شاہ ہرچند ہو کامیاب گدا کو ہو روتی کے بن اضطراب
مرین گرچہ یو نہین یہ دونون کے تن نہ لیجائینگے کچھہ بغیر از کفن

بیت

گر جہان سے کرتا ہے تجھکو جلد سفر ۔ تو سلطنت سے فقیری کہین ہے اولی تر

ظاہر فقیر کا وچار ابرو کی صفائی وخرقہ کہنہ اور ماہیت اسکی دل زندہ اور نفس مردہ

قطعہ

نہ یہہ کہ خلق مین بیٹھے وہ کرکے دعوا اور ۔ جو کوئی خلاف کرے تو اٹھے وہ لڑنیکو
گرے پہاڑ سے گر مثل آسیا پتھر ۔ جو راہ سنگ سے اٹھے نہین ہے عارف وہ

طریق فقیرونکا ذکر و شکر ہے اور خدمت وطاعت اور ایثار و قناعت ورضا اور صفا توحید وتوکل تسلیم اور تحمل جو کوئی کہ یہہ صفتین رکھتا ہے حقیقتاً درویش ہے گو کہ بظاہر قبا مین ہے لیکن ہرزہ گو اور بے نماز خواہش مند و پر ہوس وہ کہ دنون کو رات کرے قید شہوتین اور راتون کو دن کرے خواب غفلت مین اور فراموشی آخرت مین کھاوے جو کچھہ کہ پاوے اور کہے جو کچھہ کہ زبان پر آوے اوباش ہے اگرچہ عبا مین ہے

قطعہ

خالی ہے زہد وتقوے سے باطن تیرا تمام ۔ ظاہر کے بیچ پہنے ہے تو جامۂ ریا
پردے یہہ سات رنگکے دروازے پر نہ چھوڑ ۔ رکھتا ہے اپنے گھر مین فقط تو تو بوریا

اٹھتالیسوین حکایت

کتنے ایک دستے گلونکے دھرے — ایک گنبذ پر بندھے تھے گھاس سے

رنگ یہہ جو نہین نظر اُن کا پڑا — صاف مین بھی بے تأمّل بول اُٹھا

لطف کیا رکھتا ہے جو ناچیز گھاس — اسطرح بیٹھے گلونکی صف کے پاس

سُنکے یہہ اُسنے کہا با چشم تر — بول مت چپ رہ ادھر تک کان دھر

اپنے ہم صحبت کے تئین اہل کرم — بھولتے ہینگے ہر ایک حالت مین کم

گر نہین ہے مجھہ مین رنگت اور باس — پر اُسی کے باغکی آخر ہون گھاس

مین بھی بندہ اُس کریم خلق کا — ہون نعیم جاودانی سے پلا

با ہنر ہون یا نہین رکھتا ہنر — پر ہون اُسکے لطف کی اُمید پر

کچھہ نہین رکھتا عبادت کا نشان — ہاتھہ ہین خالی میرے پونجی کہان

نے رہے جسدم وسیلہ کوئی یہان — ہو اُسی سے چارۂ بیچارگان

رسم ہے آزاد کرنیوالے سب — بندہ ہو جاوے جو بوڑھا انکا تب

دیتے ہین آزادگی کا خط اُسے — یعنے یہہ قابل نہین اب کام کے

تو بھی زینت دینے والے دہر کے — اپنے بندے پیر کو اب بخشدے

سعدیا کیا راست ہے راہِ رضا — چل اُسی رستے پہ ای مردِ خدا

مشوم طالع خلق مین ہے وہ بشر — جو کہ اُس درگہہ سے پھیرا اپنا سر

کیونکہ پھر ڈھونڈھیگا سارا جگ اگر | | تجھی پائیگا نہین کوئی اور در

اٹھاسوین حکایت

ایک حکیم سے پوچھا کہ شجاعت اور سخاوت مین کیا بہتر ہی کہا اُسنے کہ جسکو سخاوت ہی شجاعت کی حاجت نہین

بیت

بہرام گور کی ہی یہی گور پر رقم | | بہتر ہزار زور سے ہی بخشش و کرم

قطعہ

رہا نہ حاتم طائی ولیک نیکی سے | | جہان مین نام رہا اُسکا حشر تک مشہور
زکوٰۃ مال کی دے باغبان جو تاک کترین | | قلم کرے ہی تو لگتے ہین پھر بہت انگور

تیسرا باب قناعت کی فضیلت مین

پہلی حکایت

ایک سائل رہنے والا مغرب کا حلب کے بزازونکی صف مین کہتا تھا کہ اگر تمکو انصاف ہوتا ای صاحبان نعمت اور ہمین قناعت تو رسم سوالکی جہان سے اُٹھ جاتی قطعہ

ای قناعت مجھے تو نگر کر | | کہ بجز تیرے کچھ نہین نعمت
صبر لقمان نے اختیار کیا | | صبر جسکو نہین نہین حکمت

دوسری حکایت

شہر مصر مین دو امیرزادے تھے ایک علم سیکھتا دوسرا مال جمع کرتا وہ علامۂ عصر کا
ہوا اور یہہ عزیز مصر کا پس یہہ تونگر چشم حقارت سے برادر فقیہ کو دیکھتا اور کہتا کہ مین تو
مقام سلطنت کا مکین ہوا اور تو ویسا ہی مسکین رہا تب وہ یہہ جواب دیتا کہ اے بھائی شکر
حق تعالی کا مجھہ پر یہی ہے کہ پیغمبرونکی میراث پائی مین نے یعنے علم اور تو نے میراث فرعون
و ہامان کی یعنے ملک مصر

نظم

قدم کے نیچے ملین مجھکو مین ہون وہ چیونٹی	نہ تونگ رکھتا ہون مانند عقرب و زنبور
کہ پہنچے ہر کس و ناکس کو جسکے باعث رنج	ہر ایک کرنے لگے نالہ و فغان و شور
کہان تلک مین کرون شکر اپنے منعم کا	کہ مجھکو خلق کے آزار کا نہ بخشا زور

تیسری حکایت

ایک فقیر کو مین نے سنا ہے کہ فاقے کی آگ مین جلتا پیوند پر پیوند گانٹھتا اور تسلی اپنی خاطر
کی ان دو بیتوں سے کرتا

قطعہ

لباس فقر و نان خشک پر مین	یہہ لازم ہے کہ کر بیٹھون قناعت
ہر ایک کی منتونکا بوجھہ اُٹھانا	ہے بہتر یا کہ اپنا بار محنت

کسی نے کہا اُسسے کیا بیٹھا ہے تو فلانہ شخص اس شہر مین ایسا صاحب ہمت ہے
کہ دست کرم اپنا اُسنے کھول دیا ہے اور اپنی کمر کو آزادونکی خدمت کے لئے

باندھ لیا ہے اگر صورت حال پر تیری اطلاع پاوے تو اپنے پرمنّت رکھے
اور تیری خدمت کرنی غنیمت جانے کہا اُسنے چپ رہ کہ فقر کی نیستی مین مرنا
اچّھا ہے کہ حاجت کسی کے آگے لیجانا چنانچہ کہہ گئے ہین قطعہ

پیوند گانٹھ صبر کا کونا کر اختیار		پر اغنیا سے کرنہین جا کی التجا
مثل عذاب نار ہے ہمت کے سبب		جانا تیرا جو گلشن فردوس مین ہوا

چوتھی حکایت

ایک بادشاہ عجم نے کسی طبیب حاذق کے تئین خدمت مین حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ کی بھیجا کئی برس دیار عرب مین رہا پر کوئی واسطے آزمایش کے اُسکے
پاس نہ آیا اور کسی نے علاج اُسسے نہ کروایا ایکدن اُس حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ کی خدمت مین آیا اور یہہ شکایت آمیز باتین زبان پر لایا کہ بندیکو واسطے علاج اصحاب
کے بھیجا ہے کسی نے اتنی مدّت مین میری طرف رجوع نہ کی کہ جس خدمت معین
ہوا ہون بجالاؤن حضرت نے فرمایا کہ اِن لوگون کا قاعدہ یہہ ہے کہ جب تک اشتہا
غالب ہو کچھ نہین کھاتے اور بھوکھ رکھکر کھانے سے ہاتھ مین اُٹھالتے
حکیم نے عرض کی کہ یہی موجب تندرستی کا ہے بس چومی زمین خدمت اور گیا

مثنوی

کرے ہے جب سخن حکیم آغاز | یا طرف کہانے کی وہ ہاتھ دراز
کہ نہ سب کہنے سے اُسکے ہو نقصان | یا نہ کہانے سے اُسکی نکلے جان
پہر تو گفتار اُسکی ہے حکمت | اور کہانا ہے موجب صحت

پانچوین حکایت

ایک شخص توبہ اکثر کرتا اور توڑتا ایک بزرگ نے اُسکو کہا یہہ جانتا ہو نہیں کہ عادت بہت کہانے کی رکہتا ہے تو اور قید نفس کی بال سے باریک تر ہے یعنے توبہ اور نفس کو جسطرح سے کہ تو پالتا ہے اگر یونہین پلا تو زنجیر توڑے گا یعنے تیرا اختیار مین نرہیگا اور ایکدن وہ مردے کی طرح سے تجہے چیریگا حاصل یہہ ہے کہ ضرر کامل پہنچائیگا

بیت

پالتا تہا کوئی بچہ گرگ کا | اُسکو ہی پہاڑا غرض وہ جب پلا

چہتی حکایت

سیرت بادشاہ اردشیر بابکان مین مذکور ہے کہ عرب کے ایک حکیم سے پوچہا اُسنے کہ ایک دن مین کسقدر طعام کہایا چاہیے کہا اُسنے بوزن سو درم کے کافی ہے فرمایا اُسنے کہ یہہ وزن کیا قوت دیگا حکیم نے عرض کیا کہ اِس قدر تجہے برپا رکہے گا اور اِسپر جو کچہہ زیادہ ہوگا تو اُسکا حمّال تو ہے بیت

خورش جو ہے تو ہے بہرِ حیات فقط	تجھے یقین ہے کہ جینا ہے بس برائے حیات

ساتوین حکایت

دو فقیر خراسان کے رہنے والے ہمیشہ آپس مین ہم صحبت تھے اور سیر کیا کرتے اُنمین ایک ضعیف تھا درمیان دو رات کے ایک مرتبے افطار کرتا اور دوسرا قوی ایک دن مین تین بار کھاتا اتفاقاً ایک شہر کے دروازے پر جاسوسی کی تہمت مین پکڑے گئے دونون کو ایک گھر مین قید کیا اور دروازے کو چُن دیا بعد دو ہفتے کے معلوم ہوا کہ بیگناہ ہین دروازہ کھول کر جو دیکھا تو قوی مردہ تھا اور ضعیف زندہ اس حالت سے متعجب ہوئے ایک حکیم نے کہا خلاف اسکے ہوتا تو تعجب تھا کہ یہہ قوی پرخور تھا طاقت فاقے کی نرکھتا ہلاک ہوا اور دوسرے نے کم کھانا عمل کیا تھا اپنی عادت پر صبر کر سکا سلامت رہا قطعہ

پڑی ہو جسکو کم کھانیکی عادت	اُسے فاقے کی سختی سہل ہووے
کشائش مین کرے تن پروری جو	وہ تنگی دیکھتے ہی جان کھووے

آٹھوین حکایت

ایک حکیم اپنے بیٹے کو بہت کھانے سے مانع ہوا کہ سیری مرد کو بیمار رکھتی ہے عرض کی اُسنے کہ اے قبلہ بھوکھ بھی انسان کو مار رکھتی ہے نہین سنا ہے

آپ نے کہ ظریفوں سے کہا ہے سیر ہو کر مرنا بہتر ہے بہوکے رہکر جینے سے تب
کہا اُس نے کہ اندازے کا بہی نگاہ رکھنا ضرور ہے چنانچہ دلالت کرتا ہے اُسپر حال
ایک آیہ کا اور وہ یہہ ہے کہاؤ پیو اور اسراف نکرو

بیت

حق نے کہا گرچہ کلو واشربو — پیچہے کہا اُس کے ولاتسرفوا

بیت

فحوی ہو دے جسے کہا یوست سے قدر طعام — سے اتنا کم کہ ضعف سے ہو کام ہی تمام

قطعہ

الحق کہ حظ نفس کا باعث طعام ہے — پر ذکر ہی دو ہی جو قدر سے ہو بیشتر
کُل قند بہی ضرر ہو جو خواہش بغیر کہائے — اور روکہی روٹی بہو کہ مین ہو جا گل شکر

نوین حکایت

ایک بیمار سے پوچہا کہ دل تیرا کیا چاہتا ہے کہا اُسنے یہہ چاہتا ہے کہ کچہہ نچاہون

بیت

درد اُٹہا پیٹ مین وہ نہین جو معدہ بگڑ گیا — کام اب آتا نہین کوئی سبب صلاح کا

دسوین حکایت

ایک بنئے کے کئی درہم صوفیون پر آتے تھے ہر روز اُن سے طلب کرتا اور ہزارون انکو

نام دھرتا اکثر اوقات کلمے نالائق زبان پر لاتا اور بدسلوکی سے پیش آتا بیچارے
اُسکی پوچ گوئی سے نہایت خستہ خاطر تھے اور سوائے تحمل کے کچھ چارہ نتھا کہ ایک
صاحب دل نے اُسوقت یون کہا کہ اپنے نفس سے کھانے کا وعدہ کرنا آسان تر ہے کہ بستے در کا

قطعہ

اِحسان اغنیا سے ہے اولی جو ہاتھ اُٹھائے	سہنی نہین ہے خوب پہ دربان کی جفا
جو آرزو ئے گوشت مین مرجائے خوب ہے	قصاب کا تقاضا وہ ہے بہت برا

گیارھوین حکایت

ایک جوان کو تاتار کی لڑائی مین ایک زخم کڈھب لگا کسی نے کہا کہ فلانے سوداگر
کے پاس نوش دارو ہے اگر مانگے تو تو شاید تھوڑی سی دیوے کہتے ہین کہ وہ سوداگر
ایسا بخیل مشہور تھا کہ اگر نہار منہہ اُسکا نام صبح کو زبان سے نکلے جسکی جائے تو شام
تک کھانے کا کیا ذکر ہے منہہ مین اُسکی اُڑ کر بھی نجائے ایک چاول **بیت**

اُسکے سفرے مین جو ہوتا نان کی جا آفتاب	حشر تک دن کو نہ کوئی دیکھتا اُلا بجواب

اُس مردِ سخی نے کہا اگر نوش دارو چاہون مین دیوے یا نہ دیوے اگر دیوے تو نفع کرے
یا نکرے بہرحال اُس سے کچھ چیز چاہنی زہرِ قاتل ہے **بیت**

شخص ادنی سے طلب کچھ جسنے کی	جسم مین کی زیادتی جان مین کمی

اور حکیموں نے کہا ہے کہ اگر آب حیات کو مثلاً بدلے آبرو کے بیچین دانا نہیں لینیگا

کہ مرنا غیرت سے بہتر ہے اُس جینے سے جو ذلت سے ہو

بیت

اگر نیک خو کے ہاتھ سے حنظل بھی کھائے تو ۔ بہتر ہے اُس مٹھائی سے جو دیوے ترش رو

بارھوین حکایت

ایک عالم کھانے والے بہت آدمی تھوڑی رکھتا تھا اور ایک بڑے آدمی کو اُس سے اعتقاد نہایت تھا غرض یہہ احوال کسی پردے مین عالم نے ظاہر کیا لیکن اُسکو خواہش کرنا یہہ بھی اہل تمیز سے پسند نہ آئی چنانچہ سنتے ہی تیوری بدلی اور شکل غصے کی بنالی

قطعہ

بخت سے تیوری چڑھائے منہ بناو دوست پاس ۔ جانہین ہرگز تو اُسکے عیش کو مت تلخ کر
کام کو جاری کریگی جلد پیشانی کشاد ۔ خندہ لب جا واسطے حاجت کے جاتا ہے اگر

قصہ مختصر تونگر نے اُسکی وجہ معاش مین تھوڑی سے زیادتی کی اور ارادت مین بہت سی کمی چندروز کے بعد عالم نے جو ارادت اور محبت جیسی کہ تھی ویسی نہ دیکھی تب کہا

بیت

بدبُرے کھانے ہین جو تو خستگی مین لئے انہین ۔ دیگ گو برپا ہوئی پر مرتبہ تو گر گیا

بیت

روٹی مین زیادتی کی پرآبرو گھٹائی	دولت کے چاہنے سے بہتر ہے بینوائی

تیرہوین حکایت

ایک فقیر کو ضرورت درپیش ہوئی کسی نے کہا کہ فلانا شخص نعمت بیقیاس رکھتا ہے اگر تیری حالت پر مطلع ہووے تو اُسکے برلانے مین مطلقًا توقف نکرے درویش نے کہا کہ مین اُسے واقف نہین وہ بولا تجھے مین لے چلون چنانچہ ہاتھ اُسکا پکڑا اور اُس شخص کے گھر مین لایا فقیر نے وہان ایک شخص کو دیکھا تیوری چڑھائے ہونٹھ لٹکائے بیٹھا ہے کچھہ نکہا اور اُلٹا پھرا کہا اُسنے کہ یہہ کیا کیا تو نے فقیر بولا کہ عطا سے اُسکی درگذرا مین دیکھے دیدار مارے بیزار

قطعہ

ترش رو کے کنے حاجت نہ لیجا	کہ اُسکی خو سے تو تنگ آئیگا اور
جو غم گھتا ہے تو اُسے سے کہیو	کہ آسودہ کرے دیدا اُسکا فی الفور

چودھوین حکایت

اسکندریے مین ایسا قحط پڑا کہ فقیروں کے بھی صبر کا پاؤن ڈگمگایا اور قدم تحمل کا لڑکھڑایا آسمان کے دروازے بند ہوئے یعنے مینہہ مطلق نہ برسا فریاد خاکیونکی آسمان پر پہنچی بلکہ عرش کے بھی اودھر گذر گئی

قطعہ

نہ مور و ماہی و وحش و طیور مین باقی	کوئی رہا کہ فلک پر گیا نہ اُسکا فغان

عجب نہین کہ دل خلق کا دھوان ہو جمع — گھٹا کی شکل سبنے سیل بیدے ہو باران

اُسی سال مین ایک مخنّث دور از دوستان کہ اُسکی تعریف کرنی ترک ادب ہے خصوصًا بزرگون سے کے حضور اور یون چھوڑ دینا بھی اُسکا لائق نہین مبادا کتنے لوگون کو یہ گمان ہو کہ گوینده اُسکے بیان سے عاجز تھا اس لئے انہین دو بیتون پر بس کرتا ہون کہ تھوڑا دلیل بہت کی ہوتا ہے چنانچہ کہتے ہین مشتے نمونہ از خروارے

قطعہ

تتری کو نثار اُسکے عوض — ہیجڑے کو اگرچہ مارے تتر
پل بغداد کی طرح کب تک — پانی نیچے ہو اُسکے مرد اوپر

ایسا شخص کہ تھوڑی سی تعریف اسکی سُنی تو سنے اُس سال بہت سی نعمت رکھتا تھا تنگ دستونکو روپے اشرفیان دیتا اور مسافرونکے آگے دسترخوان بچھاتا کتنے ایک فقیر فاقہ کشی سے عاجز آئے تھے اُنھون نے اُسکی دعوت کا قصد کیا اور مشورہ مجھسے چاہا مین نے اس بات مین اُن سے موافقت نہ کی اور کہا

نظم

جھوٹھا کُتّے کا شیر کھاوے کب — بھوکھ سے گو کہ جاوے غار مین مر
ہاتھ سفلے کے آگے مت پھیلا — سختیان کھینچ بلکہ فاقے کر
آدمی نے ہنر کو کچھ نہ سمجھ — مال و دولت سے ہو فریدون گر

پریشان و نسیج کا جامہ | ایسا ہے بیوقار کے تن پر
جس طرح ہووے لاجوردی طلا | کسی دیوار خام کے اوپر

پندرھوین حکایت

حاتم طائی سے پوچھا کہ ہمت مین اپنے سے بڑا کوئی جہان مین تو نے دیکھا ہے یا سنا کہا اُسنے کہ ایک دن چالیس اونٹ قربان کئے تھے مین نے اور عرب کے امیرون سمیت ایک جنگل کے کونے سے باہر گیا تھا مین وہان ایک لکڑہاریکو دیکھا کہ ایک گٹھا لکڑیون کا باندھ رہا ہے تب کہا مین نے کہ تو حاتم کی مہمانی مین کیون نہین جاتا کہ ایک خلق تیکے گھر مین جمع ہے کہا اُسنے

بیت

اپنی محنت سے کھائے جو روٹی | کب وہ منت کرے ہے حاتم کی

مین نے اُسکو اپنے کرم وہمت سے برتر دیکھا

سولھوین حکایت

ایک درویش کو موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ بسبب عریانی کے اپنے بدنکو ریت مین چھپائے رکھتا تھا جو اُسکی نگاہ اُن پر پڑی کہا اُسنے یا حضرت میرے حق مین دعا کرو جو رزاق مطلق مجھے ایک وسعت دیوے کہ تکلیف سے نہایت عاجز ہون ۔ اُس نبی کو احوال پر اُسکے ترحم آیا حق تعالےٰ کی جناب مین اُسکی فراغت کے لئے

دعا کی اور وہ قبول ہوئی بعد چند روز کے وہ حضرت مناجات کر کے جو اُدھر پھر آئے تو دیکھا
کہ وہ پکڑا گیا ہے اور ایک خلق کا اُسپر بلوا ہے لوگوں سے پوچھا یہہ کیا ماجرا ہے اُنھوں نے
کہا کہ اُسنے شراب پی ہے لڑا ہے اور کسیکا خون کیا ہے اب اسکو قصاص کرتے ہیں

بیت

جو اپنے جسم مین پر رکھتی گربہ مسکین	تو تخم چڑیا کا جگ مین نہ رہنے دیتی کہین

بیت

شخص عاجز کبھی جو پاوے زور اور کہات کو	بس وہ نہین اُٹھہ کر قرورے عاجزونکے ہاتکو

غرض موسیٰ علیہ السلام نے حکمت پر حکیم مطلق کی اقرار کیا اور اپنی دلیری پر استغفار
فی الواقع دال ہے اسپر ایک آیت کا حاصل معنیٰ اور وہ یہہ ہے اگر وسعت رزق
کی دیتا خدا تعالیٰ اپنے بندونکو تو ہر آئینہ نا فرمانی کرتے بیچ زمین کے

قطعہ

اے پر غرور تجھے کس نے سوچ مین ڈالا	یہہ وسوسے مین پڑا تو کہ بس تمام ہوا
نہ آدمی چیونٹی جہانین ادھر اُدھر اے کاش	نہوتے پر جو کبھی اُسکے تو یہہ بہتر تھا

رباعی

پاس جب سفلے کے آیا سیم و زر	دھول کی خواہش کریگا اُسکا سر
یہہ مثل کیا جھوٹھ کہتے ہین حکیم	ہے بھلا جب تک نہو چیونٹی کے پر

حق تو یہہ ہے کہ خدا رجانے کونا خون نہ دے جو اپنا سر کھپا سکے **بیت**

جو شخص تجھکو بیگین کرتا ہنین تو نگر ‖ وہ تیری مصلحت کو جانے ہے تجھ سے بہتر

سترھوین حکایت

ایک اعرابی کو دیکھا مین نے کہ بصرے کے جوہریونین یہہ نقل کرتا تھا کہ ایک وقت جنگل مین راہ بھولا تھا مین اور زاد راہ بھی میرے پاس کچھہ نرہا تھا غرض اُسوقت مرنا ہی دل مین ٹھانا تھا کہ یکایک تھیلی موتیون سے بھری ہوئی مین نے پائی عجب طرح کی خوشی ہوئی مجھکو اُس گمان پر کہ اسمین بھونے ہوئے گیہون ہین لذت اُسکی کبھی نہ بھولونگا اور وہ تلخی اور مایوسی بھی تا زیست یاد رہیگی جب کہ یقین ہوا مجھکو کہ اسمین موتی ہین

نظم

خشک جنگل مین اور ریتل مین ‖ آدمی ہو اگرچہ تشنہ جگر
فائدہ کچھہ ہنین برابر ہے ‖ منہہ مین اُسکے صدف ہو یا گوہر
مرد نے توشہ بھوکھہ سے جو گرا ‖ بن غذا کے نہوگا وہ جان بر
کیا حصول اُسکے تئین مساوی ہے ‖ تھیلے مین ٹھیکری ہو یا ہو زر

اتھارھوین حکایت

ایک عرب جنگل مین نہایت تشنگی سے کہتا تھا **رُباعی**

آرزو یہہ ہی کہ پہلے سوتے کے | اپنے مقصد کو پہنچنے کا شک کے
نہر ہوتے موج زن گھٹنو تلک | مشک اپنی ہنت ہی بھرتے آب سے

اسیطرح کسی پتیپر میدان مین ایک مسافر بھول گیا تھا قوت نرکھتا تھا اور قوت اُسکی
تھی لیکن رکتنے درم اُسکے پٹکے مین بندہے تھے ہرچند پھرا پر مقصود کو نہ پہنچا اور سختی سے
ہلاک ہوا کتنے شخص جو وہان پہنچے درمونکو دیکھا اُسکے منہہ کے سامھنے دہرے ہین
اور خاک پر یہہ شعر لکھا ہی

قطعہ

زر خالص گرہ مین ہو لیکن شہ | مرد بے توشے کا نہ نکلے کام
بن مین بھوکے فقیر کو بہتر | شلغم پختہ ہی کہ نقرہ خام

اُنیسوین حکایت

زمانے کے دور سے ہرگز نالان نہین ہوا ہون مین اور نہ گردش آسمان سے رنجیدہ
مگر ایک وقت کہ پاؤن میرے ننگے تھے اور پاپوش پہنے کا مقدور نہ تھا کوفے
کی جامع مسجد مین آیا مین نہایت تنگدل اور ایک شخص کو دیکھا مین نے کہ پاؤن نرکھتا
تھا تب شکر نعمت حق کا بجالایا مین اور اپنے پاؤن کی برہنگی پر صبر کیا اور کہا

قطعہ

ہی تیرا تیزک سے کمتر خوان پہ | مرغ کا سالن بھی آگے سیر کے

جسکو وسعت ہو نہین اسکے حضور — سلغم پختہ کباب مرغ سے

بیسوین حکایت

ایک بادشاہ اپنے رکتنے مخصوصون سے کسی شکارگاہ کے بیچ جاڑے کے موسم مین شہر سے دور رہ گیا رات کے وقت ایک کسان کا گھر نظر آیا بادشاہ نے فرمایا کہ رات اس جگہہ کاٹین ہم تا جاڑے کی اذیت نہ پہنچے ایک وزیر نے عرض کی کہ گھر مین ایک کسان ناکس کے التجا لیجانا مرتبۂ بادشاہی کے لائق نہین بہتر یہہ ہے کہ یہین خیمہ کرین اور آگ جلاوین اِتنے مین دہقان کو خبر ہوئی جو کچھہ کہ کھانا اسکے پاس حاضر تھا ایک آئین سے بادشاہ کے حضور لایا زمین خدمت کی چومی اور عرض کی کہ بادشاہ کا بلند مرتبہ اسقدر سے نہ گھٹتا لیکن لوگون نے نچاہا کہ قدر دہقان کی بلند ہو بادشاہ کو سخن اسکا نہایت پسند آیا اسکے گھر مین راتکو آرام فرمایا صبح کے وقت خلعت و مال بہت سا اسکو بخشا اور سوار ہوا تب دہقان ہمراہ رکاب ہوا اور یون کہنے لگا:

قطعہ

گھٹی نہ شوکت سلطان لیکن ابھی کو — وہ مہمان ہوا مہمان سرائے دہقان کا
کلاہ گوشہ بہ مہرسکے پہنچی دہقان کی — کہ سایہ سر پہ پڑا اسکے تجھہ سے سلطان کا

اکیسوین حکایت

نقل کرتے ہین کہ ایک فقیر پرسوال بہت سی نعمت و مال رکھتا تھا بادشاہ عصر نے
فرمایا اُسے کہ بندگان حضور پر متمول ہونا تیرا ثابت ہے اور دربنولا ایک مہم درپیش ہے
اگر اسوقت قدرے مال سے تو مدد کرے تو بہتر ہے جبوقت کہ تحصیل مُلک سے
ہوئیگی دیا جائیگا عرض کی اُسنے کہ مجھ سے گدا کے مال سے دست آلودہ کرنا خداوند
جہانکو لائق نہین کہ ایک ایک جو اکٹھا کرکے اسقدر مال جمع کیا ہے مین نے
گدائی کہان اور بادشاہی کہان جہان پناہ نے کہا کچھ غم نہین کہ کافرونکو دیا جائیگا الخبیثات للخبیثین

بیت

کو نجس ناپاک ہے نے شبہ سرگین کا خمیر
پر کرینگے بند اُسے چھید ہم سنڈاس کا

بیت

کوے کا پانی فضا رکھے گو ہوا ناپاک
جو دھووے مُردہ یہودی تو پھر نہین کچھ باک

سُنا ہے مین نے کہ کہنا بادشاہ کا ماننا نجتین لایا اور شوخ چشمی کرنے لگا آخر
بادشاہ نے ملازمون کو فرمایا کہ مال کو ملامت و سرزنش سے لیکر اُسکو چھوڑ دین

مثنوی

لطف اور مہر سے نہ نکلے جو کام
اُسکا بیمروتی ہی ہے بجا انجام
پاس اپنا نہووے جسکو کبھی
گر نہ بخشے اُسے کوئی ہے بجا

بائیسوین حکایت

ایک سوداگر ڈیڑھ سو اونٹ بوجھ کے رکھتا تھا اور ایک جزیرہ فارس کے
جزیرونمین کہ نام اُسکا کیش ہے وہان وارد تھا مجھے اپنے حجرہ مین لیگیا تمام رات
نسویا اور سونے دیا اُس بک بک مین کہ فلانہ انبار میرا ترکستان مین ہے اور
فلانی پونجی میری ہندوستان مین ایک زمین کا قبالہ یہہ کاغذ ہے فلانی چیز کا
وہ شخص ضامن ہے اور کبھی یہہ کہتا تھا کہ ارادہ اسکندریے کا رکھتا ہون کہ وہانکی
آب و ہوا خوب ہے اور کبھی کہتا کہ ملک عرب پریشان ہے ای سعدی ایک
سفر درپیش ہے اگر وہ کرچکون تو باقی عمر ایک گوشے مین بیٹھہ کر کاٹون اور تجارت
چھوڑ دون پوچھا مین نے وہ کون سا سفر ہے کہا اُسنے کہ پارس کی گندھک
چین مین لیجانا چاہتا ہون کہ وہان گران قیمت ہے اور وہان سے چینی کے پیالے
روم مین لیجاؤنگا اور دیباے رومی ہند مین اور فولاد ہندی حلب مین اور آئینہ
حلبی یمن مین اور بردیمانی پارس مین بعد اُسکے سوداگری ترک کرونگا اور ایک
دوکان مین بیٹھہ رہونگا قصہ مختصر اتنا بکا کہ آگے اُسکو طاقت کہنے کی اور مجھے سننے کی
نرہی تب مجبور ہوکر کہا اُسنے کہ ای سعدی تو بھی کچھہ باتین کرکہ کیا دیکھا ہے
تو نے اور کیا سنا ہے تب یہہ رباعی مین نے پڑھی

نظم

وہ سُنا ہی تونے ای غافل کہ دشت غور مین | گر پڑا جسوقت ایک سالار گھوڑے سے یا
تب کہا اُسنے کہ چشم تنگ دُنیا دار کو | یا بھرے صبر و قناعت یا بھرے خاک مزار

نظم

وہ سُنا ہی تونے ایک جنگل کے بیچ | جی سے گذرا ایک تاجر مالدار
بولا چشم تنگ دُنیا دار کو | پُر کرے یا صبر یا خاک مزار

تئیسوین حکایت

ایک مالدار کو مین نے سُنا ہی کہ خست مین ایسا مشہور تھا جیسا حاتم سخاوت مین نعمت دُنیا سے اُسکا آراستہ ظاہر حال تھا اور باطن نحوست خلقی سے مالا مال ایک روٹی کبھی جاندار کو ہاتھ سے نہ دیا اور ابو ہریرہ کی بلی کو ایک نوالا نکھلاتا بلکہ اصحاب کہف کے کُتے کے آگے ایک ہڈی چوس کر بھی نہ ڈالتا غرض اُسکے گھر کا دروازہ نہین دیکھا کسی نے کھلا اور دسترخوان اُسکے آگے بچھا

قطعہ

کہا ایسا منحوس جیکے کھانے کی | باس بھی سونگھتے نہین تھے را
مُردوی کھانے کے بعد اُسکے مُنہ سے | کبھو ایک ریزہ مرغ نے نہ چُنا

ایک دن کیا سُنتا ہون کہ مغرب کے دریا کی راہ سے مصر کو دل مین خیال فرعونی لئے روانہ ہوا تھا ایک باد مخالف نے کشتی کو لیا اور تباہ کیا جیسا کہ کہتے ہین

بیت

ساخت دل طبع غمین سے تیری کر بانچ | بادِ کشتی کے موافق ہر گھڑی ہوتی نہین

ندان مضطرب ہوکر ہاتھہ واسطے دعا کے اٹھائے اور فریاد بیفائدہ کرنے لگا جیسا کہ
حاصل معنی ایک آیہ کا ہے جسوقت کہ سوار ہوتے ہین ناؤمین دعا کرتے ہین اللہ سے
اسمعال مین گویا خالص کرنیوالے ہین دین کو واسطے اسکے

بیت

زاری کے ہاتھہ سے کیا محتاج نفع پاوے | پیش خدا دعا مین وقت کرم نفل مین

قطعہ

سیم و زر سے خلق کو آرام دے | اور اسکا نفع تو خود بھی اٹھا
گھر بنا کر چھوڑ جانا ہے تو پھر | سونے اور روپے کی اینٹون سے بنا

کہتے ہین کہ مصر مین اقربا اسکے محتاج تھے بقیہ مال سے اسکے تونگر ہوئے پرانے جامے
انھون نے اسکی موت کے غم مین ٹکڑے اڑالے اور نئے کپڑے قیمتی بنوالے
اسی ہفتے مین ایک رشتہ دار کو اسکے دیکھا مین نے ایک گھوڑے بیش
قیمت پر سوار اور غلام پری پیکر اسکی جلو مین دو چار تب اپنے جی مین کہا مین نے

قطعہ

قدرت اللہ سے مردہ کوئی | جی کے پھر اپنون مین آ جاتا اگر

وارثون کو ہوتا اُسکے مرگ سے ۔۔ پھیرنا میراث کا دشوار تر

غرض بسبب سابقہ معرفت کہ مجھہ مین اُسمین تھا آستین اُسکی پکڑی مینے اوُر کہا

بیت

اے نکو طالع خجستہ مرد تو کھا اوُر کھلا ۔۔ اُس نگون طالع نے کچھہ کھایا نہ پر اکٹھا کیا

چوبیسوین حکایت

ایک صیاد ناتوان کے دام مین ایک مچھلی قوی پھنسی طاقت اُسکے تھامنے کی نہ رکھتا تھا اِس لئے مچھلی اُسپر غالب آئی اوُر دام اُسکے ہاتھہ سے گھسیٹ لیگئی

قطعہ

لاتا تھا آبجو کتیئن ایک غلام بنت ۔۔ آبجو سے آب لیگئی آخر غلام کو
مچھلی کو دام کھینچ کے لاتا تھا بار بار ۔۔ اب کے گھسیٹ لیگئی مچھلی ہی دام کو

ماہی گیرون نے بہت تاسف کیا اوُر وُہ کہا اُسکو کہ ایسا شکار تیرے ہاتھہ لگا اوُر تو اُسکو نروک سکا کہا اُسنے اے بھائیو کیا کیجئے ہماری روزی ختم اوُر مچھلی کا رزق باقی تھا صیاد نے روزی دجلے مین مچھلی نہین پکڑ سکتا اوُر مچھلی نے اجل خشکی مین نہین مرتی

پچیسوین حکایت

ایک دست و پا بریدہ نے ہزار پاؤن والے کو مارا اتفاقا ایک صاحب دل جو اُدھر

گذرا کہا اُس نے سبحان اللہ باوجود ہزار پاؤن کے کہ یہہ رکھتا تھا جب کہ اجل اُسکی پہنچی

نے دست و پا سے نہ بھاگ سکا

مثنوی

لینے کو جان پیچھے عدو آ لگے اگر
دو ور اگ کو بھی رکوا جل پاؤن باندھکر

پہنچے عدو کے بعد عدو متصل ہے جب
اُسوقت پھر کمان کیانی کھینچے ہے کب

چھبیسوین حکایت

مین نے ایک احمق کو دیکھا نہایت موٹا اور تازہ اور گلے مین اُسکے خلعت بیش قیمت مرکب تازی پر سوار قصب مصری کی سر پہ دستار کسی نے پوچھا ای سعدی یہہ دیبائے نگارین ساتھہ اِس حیوان سے تمکین کے کیون کر دیکھتا ہے تو بولا مین ایک خط بد ہے کہ سونے کے پانی سے لکھا ہے

شعر

ظاہر مین آدمی کا مشابہ بنا گدھا
گوسالہ ہے بچشم فقط ہے یہ صدا

کبھو نہو ویگا انکی مثل یہہ حیوان
مگر یہہ جامہ و دستار و چہرہ کا نقشا

ہزار مرتبہ پھر اُسکی ملک ہستی مین
چھیٹ اُسکا خون نکلے تو حال دیکھیگا

شریف کتنا ہی ہوے ضعیف لیک کبھو
پست ہو ویگا رتبہ بلند تنگ اُسکا

گر آستانہ جو روپے لگا مینخین سونیکی
یہودی ہوگا ہرگز وہ لے شریفون سا

ستائیسوین حکایت

ایک چور نے فقیر سے کہا تجھے شرم نہین آتی کہ واسطے جو بھر روپے کے ہر کس و ناکس کے آگے ہاتھ پھیلاتا ہے جواب دیا اُسنے

قطعہ

واسطے ایک رتی روپے کے	ہاتھ پھیلائے تو ہے بہتر
نہ کہ استخواں کا تین اُسکے تئین	ہے غضب ڈیڑھ دانگ کے اوپر

اٹھائیسوین حکایت

نقل کرتے ہین کہ ایک پہلوان زمانیکی ورشتی سے تنگ آیا تھا اور حلق کشادہ و دست تنگ سے عاجز نا چار باپ کے پاس جاکر گلہ کرنے لگا اور اجازت چاہی کہ قصد سفر کا رکھتا ہون تا قوت دست و بازو سے دامن مقصود کا پکڑون کب تک مانند ضعیفونکی ناچار بیسے ایڑیان رگڑون

بیت

چھپاوین تو ضایع ہے فضل و ہنر	رکھین مُشک رکھ دین اگر آگ پر

باپ نے کہا اے فرزند اِس خیال محال کو اپنے دل سے نکال اور پاے قناعت پہ دامن سلامتی کا ڈال کہ بزرگ کہہ گئے ہین

قطعہ

ہاتھ کب آئے دامن دولت	پیش جاتی نہین زبردستی
کوشش اسکے لئے ہے لاحاصل	وسمہ ابرو پہ جیسے اندھے کی

شعر

ہر ایک بال مین دو سو ہنر تیرے ہون گر	ولے نہ ایک بھی کام آسکے بخت گر بد ہو

شعر

شہ زور کیا کریگا اُس مین جو ہی مقدر	بازوئے سخت سے ہی بازوئے بخت بہتر

بیٹے نے کہا اے حضرت سفر مین فائدے بہت ہین سرور خاطر دلگیر کا حصول فوائد کثیر کا دیکھنا عجائب کا سُننا غرائب کا سیر و یارونکی مُلاقاتین یارونکی حاصل کرنا جاہ و ادب کا زیادہ ہونا مال و کسب کا شناخت اپنے بیگانے کی آزمایش زمانیکی جیسا کہ صاحبان مُسافرت نے اور رہروان طریقت نے ارشاد کیا ہی

رباعی

ماہر اگر نہ نکلا گھر اپنے کی دکان سے	اے خام آدمی تو ہوویگا پُر کہان سے
جا جگ مین دید کرلے اُس عرصے تو پہلے	جسدن تجھے ہی اُٹھنا اِس کشور جہان سے

باپ نے کہا اے بیٹا اِس قسم کے فائدے کہ تو نے بیان کئے سچ ہی کہ سفر مین لا انتہا ہین لیکن پانچ گروہ کو پہلے سوداگر کہ قدر و نعمت اور غلام و کنیزین با جمال و خوش پوشاک اور شاگردان چست و چالاک رکھتے ہین ہر روز ایک ملک مین اور ہر رات ایک مقام مین ہر لحظہ نعمت دُنیا سے فائدہ مند ہوتے ہین ؛؛ ؛؛ ؛؛

قطعہ

پہاڑ اور بن مین عاجز صاحب نعمت نہین ہرگز | بنالے خوابگہ خیمے سے اپنے جہا ہے وہ جس جا
نہین ہے دسترس جسکے تئین مقصود دنیا کی | وطن ہی مین دلا اپنے ہے غریب و اجنبی گویا

دوسرے عالم فصیح و بلیغ کہ گفتار شیرین اور کلام نمکین رکھتا ہو جس جگہہ جاوے بسنے والے وہانکے خدمت اسکی سعادت جانکر کرین بلکہ اسکے تلوونکے تلے اپنی آنکھین ملین

قطعہ

ہنرمند ہے دنیا مین جون کہ سونا | جہان وہ جاوے کرین قدر و قیمت اسکی سب
بزرگ زادہ نادان ہے کھوٹے روپیہ سا | عوض کسی کے اسے لیوین غیر شہر مین کب

تیسرے خوبصورت کہ صاحبدل جیسے اسکی آمیزش کی خواہش کرتے ہین اور اپنا نقد دل آگے اسکے دھرتے ہین غنیمت جانتے ہین اسکی صحبت و خدمت دلی کرتے ہین اسکی طرف رغبت چنانچہ کہتے ہین کہ تھوڑا سا جمال بہت سے مال سے بہتر ہے صورت خوب مرہم ہے دلہا زخمی کی اور بند دروازونکی کنجی یعنے کوئی اسکا مانع نہو جہان جاوے وہان جاسکے

نظم

جس جا شکیل جاوے وہین ہووے وہ عزیز | دیوین نکال گو اسے ما باپ اقربا
قرآن مین نظر پڑا طاؤس کا جو پر | پوچھا مین یہہ مقام تیری قدر سے ترا
کیونکر ملا تب اسنے کہا چپ کہ خوش جمال | جون جاوے اپنے پانون دھر ہاتھہ دین بڑھا

رباعی

لڑکا اگرچہ ہووے طرح دار و دلربا
کچھ غم نہیں جو ہو وہ ماباپ سے جدا
موتی ہی وہ نہووے اگر سیپ مین نہو
ہر ایک لینے والا ہے دُرِّ یتیم کا

چوتھے وہ خوش آواز کہ گلوی داودی سے پانی کو بہنے سے اور پرندون کو اڑنے سے باز رکھے پس وسیلے سے اس فضیلت کے آدمیونکے دلونکو گرویدہ اور فریفتہ کرے صاحبان درد اسکی ہمنشینی کی خواہش اور صحبت کی رغبت کرتے ہین بیت

اچھے گانیکی طرف اب ہے میرا کان لگا
کون ایسا ہے کہ دیوے جلد وہ تاریکو بجا

قطعہ

آواز نرم حزن بھری سوزناک مین
بیگی شراب صبح کے مستونکے کان کا
بہتر ہے روئے خوب سے آواز خوش کہین
وہ نفس کا ہے قوت یہہ ہے جانکی غذا

پانچوین اہل ہنر کہ کوشش بازو سے خرچ روزمرہ حاصل کرتا ہے اسواسطے کہ آبرو اسکی بسبب رونق کی احتیاج کے بجاوے جیسا کہ شعور مندون نے کہا ہے

قطعہ

گر سفر کو جائے اپنے شہر سے
محنت و سختی کھینچے پارہ دوز
ملک سے جا کر خرابی مین پڑے
سوئے بھوکا بادشاہ نیم روز

غرض ایسی حقیقتین کہ بیان کی ہین نے سفر مین سبب جمعیت خاطر اور باعث خوشی طبیعت ہوتی ہین لیکن جو شخص کہ انین سے ایک بھی نہین رکھتا بہ سبب اپنے خیال باطل کے اگر تمام جہان مین پھریگا کوئی کس و ناکس اسکی خواہش نکریگا بلکہ اُسکے نام و نشان سے بھی اطلاع کسیکو نہو گی جیسا کہ کہہ گئے ہین

قطعہ

خصومتون نے جسے گھیر لی یہ گردش چرخ
کرے ہے کب اُسے نے چیز رہبری ایام
جو طیر پھر نہ سیکھے گا آشیانے کو
قضا کھینچتے ہے اُسکو بھی سوئے دانہ و دام

لڑکے نے کہا ای حضرت حکیم کے قول سے کیونکر مخالفت کرون کہ کہہ گئے ہین رزق اگرچہ مقسوم ہے پر اُسکے اسباب حصول سے تعلق شرط ہے اور بلا اگرچہ مقدرات لیکن اُسکی آمد و رفت کے دروازون سے احتراز واجب

قطعہ

اگرچہ نہ شبہہ رزق پہنچے گا
ڈھونڈھنا شرط عقل ہے ہر جا
گو کہ مرتا نہین کوئی بن موت
لیک تو منہہ مین اژدہے کے نجا

اس حالت مین کہ مین مست ہاتھی سے لڑون اور شیر غضبناک سے پنجہ کرون مصلحت یہہ ہے کہ کسیطرف نکل جاؤن اور کچھ فائدہ اُٹھاؤن زیادہ اسسے طاقت بینوائی کی اور قدرت شکیبائی کی نہین رکھتا

قطعہ

پھر ملک اُسکی جا گہہ ہے گیا غم وہ اور کھائے	اپنے مقام ورتب سے جو شخص گر گیا
ایک گھر مین شب کو جائے ہے ہر ایک مالدار	جیسا گدا کو رات ہوئی ہے وہی سرا

یہہ کہکر ہمت باندھی اور باپ کو وداع کرکے چلا اور اپنے چلنے کے وقت سنتے ہین کہ یہہ بیت پڑھتا تھا

بیت

ہو جس اہل ہنر کا بخت ناکام	وہان وہ جائے جس جاگہہ ہو گمنام

تاکہ ایک دریاؤ کے کنارے پہنچا کہ اُسکی موج کے زور سے پتھر ٹکرین کھاتا تھا اور اُسکی آواز کا شور کوسون تک جاتا تھا

رباعی

اِس طرح کا تھا وہ چشمہ پُرخطر	جس مین مُرغابی نہ رہتی تھی نڈر
اُسکی چھوٹی سی لہر لیجاتی کھینچ	آسیا ہوتی کنارے پر اگر

اور آدمیون کے ایک گروہ کو دیکھا کہ ہر ایک اُن مین سے سونیکے ریزے لیکر اور رخت سفر باندھ کر پار اُترنیکے واسطے کہاٹ پر بیٹھا ہے جوان تنگ دست تھا مدح وثنا کرنے لگا بہتیری منت وزاری کی پر کسی نے نہ یاری کی بلکہ یہہ کہا

بیت

نے زر کسی پہ زور نہ تنگ کر سکیگا تو	اور زر جو پاس ہے تو نہین احتیاج زور

ملاح نے مروت سے ہنسا اور اُسکی طرف سے پھر کر کہا

بیت

پار بن زر بجبر کے کب جا سکے گا زور سے — زور دس مرد و کا ہے اور زر تو لاکھ مرد کا

اِس طعنہ و کنایہ سے جوان کو غصہ آیا چاہا کہ اُسکا بدلہ لیوے لیکن کشتی چل نکلی تھی پکارا کہ یہہ جامہ گلے کا حاضر ہے اگر اِسپر قناعت کرے ملاح اِس طمع پر ناؤ کو پھیر لایا

بیت

خواہش آنکھونکو خردمندونکی سی لیتی ہے — مرغ و ماہی کتئین حرص پھنسا دیتی ہے

قصہ کوتاہ جوان نے ہاتھ دراز کیا اور وہ ملاح کی ریش و گریبان تک پہنچا کہ اسکو اپنی طرف کھینچا اور بلا توقف مارنے لگا یار اُسکے واسطے پُشتی کے کشتی سے اُترے پر اِس مرتبے جو درشتی دیکھی پیٹھ پھیر کر ترسے رہے غرض صلاح یہہ ٹہری کہ اُسسے صلح کرین اور کشتی کی مزدوری اپنے ذمے لین

مثنوی

اگر جنگ دیکھے تحمل تو کر — کہ باندھے ہے نرمی لڑائی کا در

تیقن تجھے ہو جہان جنگ کا — سہولت تلطف سے وہان پیش آیا

جو کیسی ہی تلوار ہو آب دار — یہہ کاٹے نہ وہ نرم ریشم کے تار

خوشی و مدارا و الطاف سے — تو ہاتھی کو ایک بال کھینچ لے

حرکات گذشتہ کے عذر کیلئے قدمون پہ اُسکے گرے اور مکر و نفاق سے سر اور آنکھیں اُسکی چومی غرض ناؤ مین اُسکو بٹھا کر روانہ ہوئے اِتنے مین جس جگہہ

کہ پانی میں یونان کی عمارت کا ایک ستون کھڑا تھا وہاں پہنچے ملاح بولا کہ ناؤ کو یہاں
خلل ہے تم میں سے جو کوئے زور آور اور دلاور ہووے چاہیے کہ اس ستون پر جائے
اور کشتی کا گن پکڑے تا ہم درست کریں جوان ازبسکہ غرور دلاوری کا اور گھمنڈ بہادری کا
رکھتا تھا دشمن آزردہ دل سے اندیشہ نہ کیا اور حکیموں کے قول پر متوجہ نہوا کہ کہ گئے ہیں
جس کسیکے دلکو ایک رنج پہنچاوے اگر پیچھے اسکے سو راحتوں سے پیش آئے تو بھی
اس ایک رنج کے بدلے سے نڈر نہو کہ پیکان زخم سے نکل آتا ہے اور آزار دلمیں رہ جاتا ہے

بیت

کیا خوب ایک سرداری نے اپنے رفیقونسے کہا
غافل نہو دشمن کو جو آزردہ ہے تو نے کیا

قطعہ

بے غم نہو کہ تو بھی کبھو ہوگا تنگ دل
گر دل کسیکا ہاتھ سے تیرے ہوا ہے تنگ
پتھر نا مارنے دے دیوار قلعہ پر
شاید وہاں سے آہی پڑے تجھ پہ کوئی سنگ

الغرض گن کو پہلوان نے لیکر اپنے بازو پر جتنا کہ چاہا لپیٹا اور ستون پر چڑھ گیا ملاح نے
گھات جو دیکھی جھٹ سے اسکے ہاتھ سے وہ رسی کھینچ لی اور ناؤ کھے دی
بیچارہ منہہ دیکھتا رہ گیا دو دن تلک مصیبت اور محنت دیکھی اور اذیت بہت
سی کھینچی تیسرے دن نیند نے گریبان اسکا پکڑا اور دریا میں ڈال دیا شبانہ

روز کے بعد دو تبا اُچھلتا کنارے سے جا لگا ایک رمق زندگی کا اُس مین تھا کہ پتے
درختون کے کھانے لگا اور جڑین گھاس کی اُکھاڑنے جون تون تھوڑی سی قوت
بدن مین آئی اور پاؤن مین طاقت چلنے کی پائی تب جنگل کی راہ لی اور چلا یہان تلک
کر بھوکھ اور پیاس سے بے طاقت ہوا بہزار خرابی اُٹھتے بیٹھتے ایک کوئے کے
کنارے پر پہنچا وہان ایک قوم جمع تھی اور ایک ایک کوڑی پر آدمی پانی پلاتے تھے
جوان پاس کوڑی نہ تھی پانی یونہین مانگا پر کسی نے نہ دیا ندان اُسنے ہاتھ ظلم کا
دراز کیا کتنے آدمیونکو خوب مارا تب وہان کے لوگون نے بھی غلبہ کیا سب نے مل
اُسکو بھی مارا اور نکال دیا

قطعہ

جمع ہون مچھر تو مارین پیل کو	گو وہ ہے مردی و سختی کا پہاڑ
چیونٹیان آپس مین جو ایکا کرین	پوست تن کا شیر کے بھی ڈالین پھاڑ

ناچار ہوکر ایک کاروان کے ساتھ ہو لیا اور چلا رات کے وقت ایک مقام پر پہنچے
کہ وہان چورون کا ڈر تھا داگرونکو دیکھا اُسنے کانپتے ہین اور مرنے پر مستعد بولا کہ فکر
مت کرو تم مین ایک مین ہون کہ پچاس مردون سے نہ ڈرون بلکہ تنہا مقابلہ کرون سوائے
میرے جتنے جوان ہین مددگار ہین نہ شریک کارزار مردم کاروانکو اُسکی لاف زنی
سے اطمینان کمال ہوا اور اُسکی صحبت سے ہر ایک خوش حال رفاقت اُسکی دلپر

تھا اور آب و نان سے دستگیری واجب جانی غرض جوان کے معدے مین بھوکھ کی
آگ لگی تھی اور باگ طاقت کی ہاتھہ سے جا چکی تھی رکتنے ایک لقمہ رغبت سے
کھائے پانی پیا اور دیو درونی کو آرام بخشی ویکر آرام کیا ایک پیر مرد جہاندیدہ اُس
کاروان مین تھا کہا اُسنے اے جماعت اس تمھارے نگہبان سے مجھکو اندیشہ
زیادہ تر چورون سے ہے چنانچہ ایک نقل ہے کہ ایک محتاج نے رکتنے درہم جمع کئے
تھے اور رات کو چورونکی تشویش سے گھر مین اکیلا نہ سوتا تھا ایک اپنے دوست کو
بلایا اُسنے کہ تنہائی کی وحشت کو اور دزدی کی دہشت کو بسبب اُسکی مصاحبت کے
دور کرے غرض کئی راتین اُسی سے صحبت تھی تاکہ وہ درہمون سے آگاہ ہوا
لیا اُنکو اور کھایا بلکہ کسی طرف چلا گیا صبح کو لوگون نے دیکھا اُسکو روتے ہوئے
اور ننگے کسی نے پوچھا کہ کیا حال ہے شاید تیرے درہم کوئی چور لیگیا کہا اُسنے
واللہ نہین بلکہ نگہبان

قطعہ

سانپ کی حالت تھی مخفی جب تلک	تب تلک اُس سے نہ تھا کچھ مجھکو ڈر
زخم اُس دشمن کے دانتونکا برا	آدمی کو دوست جو آوے نظر

کیا جانئے کہ یہہ شخص بھی چورونمین سے ہو اور عیاری سے ہم مین آیا ہو کہ اپنے فرصت کے وقت
یارونکو خبر کرے مصلحت یہہ ہے کہ اُسکو سوتا چھوڑین ہم اور چل نکلین جوانونکو تدبیر پیر کی پسند آئی اور ہیبت

اُسکی اُسکے دلمین سماٸی اسباب سفر کا اُٹھایا اوٗر جوانکو نہ جگایا جب کہ صبح ہوئی اوٗر

آفتاب بلند ہوا اوٗر دھوپ اُسکے شانے پر آگئی چونک پڑا اوٗر سر اُٹھایا کاروان کو

اُس جگہہ نپایا بیچارہ بہت پھرا پر کہین کھوج نہ ملا سو کہہ اوٗر پیاس کی شدت سے

سُنہہ ماتی پر اوٗر دل ہلاکی پر رکھا اوٗر اپنے حسب حال یہہ اشعار پڑھنے لگا نظم

گیا وُہ قافلہ کسسے کرون مین اب گفتار	نہین غریب کا غیر از غریب مونس و یار
کرے ہے سختیان وُہ شخص یار وا ہل عرب سے	کہ جو آگاہ نہین ذرہ بھی رنج و مصیبت سے

وُہ اِس حالت مین تھا کہ ایک شاہزادہ فوج سے جدا شکار کے پیچھے لگا ہوا اُسکے

سر پر آن پہنچا کلام اُسکا سُنا جمال اُسکا پاکیزہ و مطہر دیکھا اوٗر حال اُسکا پوچھا

اُسنے کہا کہ نگار رہنے والا ہے تو اوٗر کدھر سے آیا ہے اوٗر اِس جگہہ کیون پڑا ہے

تب تھوری سی سرگذشت اپنی اُسنے کہی شہزادے کو رحم آیا خلعت و نعمت سے

دیگر ساتھہ اُسکے ایک شخص معتبر کو کیا اوٗر اُسکے ملک مین بھجوادیا باپنے اُسکو

دیکھا شاد ہوا اوٗر سلامتی حال پر اُسکی شکر کیا رات کے وقت جو کچھہ کہ اوپر اُسکے گذرا

تھا صعوبت کشتی اوٗر زور ملاح سے جفا دہقان اوٗر بیوفائی کاروان سے باپ کے

آگے جون کا تون بیان کیا سُنکر اُسکو باپنے کہا کہ بیٹا تیرے جانے کے وقت کہا

تھا مین نے کہ تہیدستون کا دست دلیری بند ہے اوٗر پنجہ شیری تو تابیت

اُس بیدست و پا نے یہ کیا خوب کہا	پانچ من زور سے جو بھر کہیں نہ وہ ہے اچھا

بیٹے نے کہا کہ اے پدر جب ملک رنج نکھینچے گا تو گنج نہ پائیگا اور جب ملک جان جوکھون نہ اُٹھائیگا دشمن پر فتح نپائیگا اور جب ملک ڈانے نہ بکھریگا مالک کھلیان کا نہوگا نہیں دیکھا ہے تو کہ تھوڑا سا رنج اُٹھا کر مین نے کیا کچھ حاصل کیا اور ایک نیش کھا کر کس قدر شہد لایا ۔ **بیت**

اگرچہ رزق سے ہم زیادہ کھا نہیں سکتے	پہ ہاتھ اُٹھانا بھی لائق نہیں ہے کوشش سے

بیت

گر فکر غوطہ خور کو ہووے نہنگ کا	چنگل مین لائے کیونکہ وہ موتی گران بہا

نیچے کا پتھر چکّی کا جو حرکت نہین کرتا لاچار بھاری بوجھ اُٹھاتا ہے ۔ **قطعہ**

نہ نکلے غار سے گر شیر خشمگین کیا کھائے	اگر چہ باز رہے طعمہ پائے پھر کیون کر
شکار گھر مین ہی کرنا ہے تجھکو تو ہونگے	رہیہ دست و پا تیرے مکڑی کے دست و پا سے بتر

جواب دیا اُسنے اے بیٹا اب کے مرتبہ آسمان نے تیری یاری کی اور اقبال نے بھی یاوری کہ پھول تیرا کانٹے سے اور کانٹا تیرے پاؤن سے نکلا اتفاقاً ایک صاحب دولت تجھ سے ملگیا اور تیری شکستہ حالی و نے پروبالی پر اُسنے رحم کیا النّادر کالمعدوم نادر مین اور نادر پر حکم نہین ہوسکتا **بیت**

چھپا اُسے ایکروز یہہ ہو سکتا ہے جو لکھائے		ضیا دیکھ گنبذ کو ہر ایک مرتبہ لیجائے

رجس طرح سے ایک بادشاہ ملک فارس کا واسطے سیر و خوشی کے کتنے ایک مصاحب ساتھ لیکر مصلا سے شیراز مین گیا اور ایک بیش قیمت نگ کی انگوٹھی اُس وقت پاس تھی فرمایا کہ اِسکو عضد کے گنبذ پر رکھ دین جو کوئی ایسا تیر لگائے اُسکے حلقے مین ہو کر نکل جائے تو پھر انگوٹھی اُسیکی ہے اتفاقاً چار سو حکم انداز اُسکی خدمت مین حاضر تھے سب نے تیر لگائے اور نشانہ چوکے مگر ایک لڑکا مسافر خانے کے کوٹھے پر بطور کھیل کے تیر پھینکتا تھا ہوا نے تیر اُسکا انگوٹھی کے حلقے مین سے نکال دیا بادشاہ نے انگشتری اُسیکو عنایت کی اور بہت سے نعمت بھی بخشی لڑکے نے اُسکے بعد تیر کمان کو جلا دیا اور دعیان تیر اندازی کا دل سے اُٹھا دیا لوگون نے پوچھا کہ یہہ کیا کیا تو نے تب کہا اُسنے چاہتا ہون کہ پہلے رونق برقرار رہے اور اُسکی شہرت پایدار

قطعہ

بن نہین پڑتی کبھو تدبیر ایک		یہہ بھی ہوتا ہے حکیم خوب سے
مارتا ہے گا ہدف پر تیر ایک		گاہ ہوتا ہے کہ لڑکا بیوقوف

اٹھتیسوین حکایت

ایک فقیر کو دیکھا مین نے غار مین بیٹھے اور جہان سے کنارہ کر گئے بادشاہون اور

امیرون کی شان و شوکت اُسکی نظر ہمت اور دیدۂ قناعت مین نہ تھی قطعہ

جس شخص نے جہان مین مانگا کبھو نہ کچھ	تا اپنے وقت مرگ نہو گا نیازمند
حرص و ہوس کو چھوڑ تو شاہی جہان مین کر	گردن جسے طمع نہین اُسکی ہے بخت بلند

اُسطرف کے ایک بادشاہ نے اشارت کی کہ توقع کرم و اخلاق درویشون سے یہہ ہے کہ موافقت ہم سے ساتھہ نان و نمک کے کرین شیخ راضی ہوا کہ قبول کرنا دعوت کا سنت ہے دوسرے دن بادشاہ درویش کے پاس اُسکے عذر خدمت کے واسطے گیا عابد اُٹھا بادشاہ سے بغل گیر ہوا اور مہربانی کی جب کہ بادشاہ گیا کسی ہم صحبت نے شیخ سے پوچھا کہ اسقدر تپاک والطاف بادشاہ سے خلاف عادت تھے اسمین کیا حکمت ہے کہا اُسنے نہین سُنا ہے تونے نظم

فرش پر تو جسکے بیٹھا ہو گیا واجب تجھے	اُسکی خدمت کے لئے اُٹھنا ہمیشہ دمبدم
گر نہو حاجت ہمین تو کیون امیر و حضور سے	گاہ ہون سیدھے کھڑے اور گاہ ہووین پشت خم
خیر کا بدلا تو کر سکتے نہین پھر اسلئے	کرتے ہین بیچارہ گی کا اُنسے اپنی عذر ہم

مثنوی

کان کو مقدور یہہ البتہ ہے	نے سُنے آواز دف و چنگ و نے
آنکھہ کر سے جبر نہ دیکھے وہ باغ	غنچہ و گل بن رہے چندے دماغ

تکیہ پر ہو نکا جو نہ ہووے نہو	سر کے تلے سنگ کو دھر رہئے سو
دلبر محبوب نہ سووے جو ساتھہ	رکھئے بس آغوش ہی مین اپنے ہاتھہ
غیر غذا پر شکم رودہ دار	صبر کسی پر نکرے زینہار

چوتھا باب خاموشی کے فائدہ و نمین

پہلی حکایت

ایک دوست نے مین نے کہا کہ چپ رہنا مین نے اس سبب اختیار کیا ہے کہ بولنے مین اکثر اوقات نیک و بد کا اتفاق ہو جاتا ہے اور آنکھہ دشمنکی سوائے بد کے کچھہ نہین دیکھتی بولا وہ کہ اے برادر دشمن وہی بہتر ہے کہ نیکی ندیکھے

بیت

ہے بڑا عیب ہنر دشمنی کی آنکھو مین	پھول ہے سعدی پہ ہے آنکھہ مین دشمنکی خار

بیت

مدعی کا ہو گذر صالح کی جانب سے اگر	تو اشارہ یون کرے یہ ہے بڑا جھوٹا شریر

بیت

گو جہان روشن ہے سورج سے سدا	پر چھچھوندر کی نظر مین ہے برا

دوسری حکایت

ایک سوداگر کو ہزار دینار کا نقصان آیا اپنے بیٹے سے کہا اُسنے لائق نہین ہے کہ
ہر ایک سے یہہ بات کہے تو عرض کی اُسنے کہ بموجب ارشاد نکہونگا مین لیکن مجھے
اطلاع بخشئے کہ اُسکے چھپانے مین کیا فائدہ ہے اور کیا مصلحت کہا اُسنے تا ایک
مصیبت دو نہوں یکے نقصان مایہ و دگر شماتت ہمسایہ بیت

دُکھ اپنا نکہہ دشمنونسے کبھی	کہ لاحول پڑھکر ہنسینگے خوشی

تیسری حکایت

ایک جوان صاحب شعور فضیلتوں سے بہرۂ کامل رکھتا تھا اور طبع بھی اُسکی لطیف
تھی لیکن مجلسوںمین عقلمندونکی جب تک بیٹھا کچھہ بات نکہتا ایک دن اُسکے باپنے
کہا اے بیٹا تو بھی جن جن چیزون سے واقف ہے کچھہ کچھہ اُنکا ذکر کیون نہین کرتا بولا
وہ ڈرتا ہون مین کہ ایسا نہو کہ وہ بات پوچھین کہ جسکو نہین جانتا تب کیا کرون مگر انفعال
کھینچون کیا نہین سُنا ہے تو نے نظم

اپنی نعلین مین کئی میخین	ٹھونکتا تھا بیچارہ ایک صوفی
اُسکو دیکھا جو کام یہہ کرتے	ایک ہراول نے آستین پکڑی
کہ ٹھونکونگا تجھکو لا یدھر آ	باندھہ گھوڑے کی میرے چوندی

بیت

جو تو نے لب نہیں کھولے تو کچھ نہیں دعوا — وے کہا ہے اگر کچھ تو پھر دلیل بھی لا

چوتھی حکایت

ایک عالم معتبر سے اور ایک ملحد سے بحث ہوئی اور وہ عالم اُس ملحد سے بدلیل عہدہ برا نہوا سر جھکا لیا اور پھر کسی نے پوچھا اُسے کہ تو باوجود اِس علم و ادب کے اور فضل و حکمت کے ایک بیدین پر غالب نہ آیا جواب دیا اُسنے کہ علم میرا قرآن و حدیث اور قول مشائخ وہ اُنکا معتقد نہیں بلکہ سُنتا بھی نہیں پھر مجھے سُننا اُسکے کُفر کا کیا ضرور ہے

بیت

قرآن اور حدیث سے جسے ہو نجات — سے دے جواب اُسکو نہ سُن اُسکی ایکبات

پانچوین حکایت ؛

جالینوس نے کسی احمق کو دیکھا کہ ایک عقلمند کے گریبان مین ہاتھ ڈالے ہوئے بیحرمتی کر رہا ہے کہا کہ اگر یہہ دانا ہوتا تو کام اُسکا نادانوں کے ساتھ اِس حد کو نہ پہنچتا

مثنوی

ممکن نہیں جو ہووے دو عاقلوں مین جھگڑا — بیوقوف سے ترے ہے کب باوقار دانا
بیگانگی سے ناداں کتنا ہی سخت بولے — نرمی و دل دہی سے دانا لب اپنا کھولے

ایک باہل کو مقرر دو اہل دل بچا لین	مغرور و صلح جو بھی ایک بل نہ اُسنین ڈالین
کیا چیز بال میگا گر ہووین دونون جاہل	زنجیر توڑ ڈالین جس وقت ہون مقابل
ایک آدمی کو گالی دی ایک بوچ گو نے	اُسنے بصد تحمل اُس سے کہا یہہ سن لے
جو کچھ کہا ہے تونے بدتر مین اُس سے ہونگا	مانند میری کب تو جانے ہے عیب میرا

چھٹی حکایت

سحبان ابن وائل کو فصاحت مین بے نظیر جانتے ہین چنانچہ یہہ قوت گویائی کی اُسکو تھی کہ ایک مجمع مین سال بھر کلام کرتا اور لفظ مکرر نبولتا اگر ایسا اتفاق پڑتا تو واسطے اور معنی کے تکلم کرتا یہہ بھی بادشاہ کے ندیمونکا ایک ادب ہے

مثنوی

سخن کیسا ہی ہو دلپسند شیرین	سراپا لائق تصدیق و تحسین
جو تو نے ہے کہا تو پھر نکہنا	کہ ہے ایکبار بس کہا لین جو حلوا

ساتوین حکایت

ایک حکیم سے مین نے سُنا ہے کہ کہتا تھا کوئی شخص اپنے جہل کا مقر نہین مگر وہ شخص کہ جو کلام کسیکا تمام نہوا ہوا اور بولنا شروع کردے **مثنوی**

کہے ہے سخن ابتدا انتہا	سخن مین سخن کہہ نہین مطلقا

ہو جو صاحب عقل و تدبیر و ہوش	گویا ہو جب تک نہ دیکھے خموش

آٹھوین حکایت

بندگان سلطان محمود سے کتنے شخصون نے حسن میمندی سے پوچھا کہ بادشاہ نے آج تجھ سے فلانی مصلحت مین کیا کہا کہا اُسنے کہ تم پر بھی چھپا نرہیگا بولے کہ تو وزیر ہے جو کچھ کہ تجھ سے کہیگا ہم سے نکہیگا تب کہا اُسنے اس اعتماد پر کہ کسی سے نکہونگا پس کسواسطے پوچھتے ہو تم

بیت

ہر ایک بات سنی کب کہے ہے اہل تمیز	وہ سر شاہ نکھولیگا جسکو سر ہے عزیز

نوین حکایت

ایک حویلی کے مول لینے کے معاملے مین متردد تھا مین جو ایک جہودی کہا کہ مین رئیس قدیم اس محلے کا ہون اس گھر کی خوبی جو کچھ کہ ہے مجھ سے پوچھ اور مول لے کچھ عیب نہین رکھتا کہا مینے سوائے اسکے کہ تو ہمسایہ اسکا ہے

قطعہ

جسکا ہمسایہ تو ہووے وہ گھر	دس درم روپے کو بھی مہنگا ہے
پر یہہ اُمید ہے جو تو مر جائے	پھر تو دس سو کو بھی وہ سستا ہے

دسوین حکایت

ایک شاعر چور کے امیر پاس گیا اور اسکی تعریف کی حکم کیا اُسنے کہ جامہ اسکا چھین کر

گاؤن سے باہر کردین کتّے اُسکے پیچھے لگے چاہا اُسنے کہ پتھر اُٹھادے زمین یخ
بستہ تھی عاجز ہوکر کہنے لگا کہ یہان کے لوگ کیا حرام زادے ہین کہ کتّون کو کھول
دیا ہے اور پتھرون کو بند کیا امیر گھر کی مین بیٹھا تھا سُنکر ہنسا اور بولا کہ اے
حکیم کچھ مجھ سے چاہ کہا اُسنے اپنا جامہ چاہتا ہون اگر حضور سے انعام ہو مصرع
مین راضی ہون تیری بخشش سے بس تو جانے

بیت

اِس سرائے جہان مین ہر کوئی	آسرا ہر کسی سے ہے رکھتا
پر مجھے خیر سے تیری ہرگز	نہین اُمید شر تو مت پہنچا

چورون کے سردار کو رحم آیا جامہ اُسکا ساتھ ایک قباء پوستین کے حوالے کیا اور کتنے درہم بھی دئیے

گیارھوین حکایت

ایک نجومی اپنے گھر مین آیا جورو کو دیکھا کہ ایک بیگانے مرد کے ساتھ ملی بیٹھی ہے گالیان دین اور
برا کہا غرض ایک فتنہ برپا ہوا اور شور اُٹھا کسی صاحب دل نے اِس بات سے واقف ہوکر یہہ کہا بیت

کون ہے گھر مین نہین اتنی بھی جب تجھکو خبر	پھر تو کیا جانے گا کہ کیا ہیگا فلک کی اوج پر

بارھوین حکایت

ایک خطیب بدآواز اپنے تئین خوش آواز گمان کرتا اور شور بیفائدہ اُٹھاتا کہے تو
آواز کوّے کی اُسکی الحان کے پردے مین ہے یا ایک آیہ کہ حاصل معنے اُسکا یہہ ہے یعنے

بدترین آوازونکی آوازگدھے کی ہے وہ اُسیکی شان مین ہے **بیت**

جب خلیب بوالفوارس غل اُٹھتا وہ مثل خر		اِستخر فارس کا شور اُسکا گزرا وے ہر ہر

لوگ گاؤن کے بسبب مرتبہ وجاہ کے کہ رکھتا تھا رنج اُسے کھینچتے تھے اور اذیت اُسے نہ دیتے تھے غرض ایک خطیب اُس اقلیم کا کہ اُسکے ساتھ پوشیدہ عداوت و بظاہر محبت رکھتا تھا ایکدن واسطے پرسش احوال کے آیا اور کہا اُسنے کہ ایک خواب دیکھا ہے مین نے خوب ہو جو بولا وہ کیا ہے تو نے دیکھا تب کہا اُسنے یہہ دیکھا ہے کہ تو خوش آواز تھا اور آدمی تیری صدا سے راحت مین تھے خطیب نے اُسکو سُنکر اندک اندیشہ کیا اور کہا کیا مبارک خواب دیکھا ہے تو نے کہ مجھے میرے عیب سے آگاہ کیا معلوم ہوا کہ مین بدآواز ہون اور خلق میری اواز سے دُکھ مین ہے الحال تو بہ کی مین نے کہ بار دیگر خطبہ نہ پڑھونگا مگر بہ آہستگی **نظم**

دوستونکی صحبتونسے رنج مین رہتا ہون مین		خوب ہی مجھکو جتاتے ہین یہہ خلق بد میرا
عیب کو میرے ہنر سمجھین ہین نقصانکو کمال		خار کو میرے دکھاتے ہین گل رنگین بنا
ہے کدھر وہ دشمن چالاک تر اور شوخ چشم		جو کہ میرے عیب کو جلدی مجھے دیوے دکھا

تیرھوین حکایت

ایک شخص قلعہ سنجار کی جامع مسجد مین سنے اُجرت اذان دیتا تھا ایسی آواز سے

کہ سننے والونکو حضرت پہنچتی تھی صاحب مسجد امیر عادل ونیکو خصائل تھا سنکر اُسنے
کہ وہ آزردہ دل ہووے کہا اُسنے اے جوانمرد اِس مسجد مین اذان دینے والے قدیم
ہین کہ ہر ہر شخص کے اُنین سے پانچ پانچ دنیار مقرر ہین اور تجھکو دس دنیار دیتا ہون نہین مگر
اور جگہہ جاسئے تو راضی ہوا اور گیا بعد ایک مدت کے امیر پاس پہر آیا اور عرض کی
اے خداوند آپنے مجھپر ظلم کیا کہ دس دنیار پر اِس مقام سے نکال دیا جس جگہہ
گیا ہون وہان کے لوگ بیس دنیار تک راضی ہین کہ اور مکان پر جاؤن لیکن
مین قبول نہین کرتا امیر ہنسا اور کہنے لگا زنہار نلیجو کہ پچاس تک بھی راضی ہونگے

بیت

چھپے ہے تیرا شور صدا جس طرح سے دل	تیشے سے کوئی چھپے نہ یون سنگ پر گل

چودھوین حکایت

ایک بد آواز اونچی آواز سے قرآن پڑھتا تھا کوئی صاحب دل جو اُدھر گذرا کہنے لگا کہ
تیرا درماہہ کتنا ہے کہا اُسنے کہ کچھہ نہین فرمایا اُسنے پھر کسواسطے اپنے تئین رنج دیتا کہا
اُسنے خدا کے واسطے پڑھتا ہون بولا وہ واسطے خدا کے مت پڑھ

بیت

تو کھووے گا مسلمانی کی رونق	پڑھیگا یون ہین جو قرآن تو الحق

پانچوان باب عشق اور جوانی مین

پہلی حکایت

حسن میمندی سے پوچھا کہ سلطان محمود کتنے غلام گل اندام رکھتا ہے کہ ہر ایک اُنمیں سے نادر زمان اور جان جہان ہے کیا باعث کہ اُنمیں سے کسیکے ساتھ چاہت اور محبت نہیں رکھتا جیسی کہ ایاز کے ساتھ ہے باوجود اسکے کہ حسن میں شے اوہ بہتر نہیں کہا اُسنے جو چیز کہ دلمیں سماتی ہے وہی آنکھوں میں سہاتی ہے

مثنوی

جو کہ سلطان مرید ہو جسکا	جو کرے فعل بد وہ ہے اچھا
دے گرا جسکو بادشاہ انام	تو ازین پھر اُسکے گھر کے تمام

قطعہ

جو دیکھے آنکھ سے انکار کی سوئے یوسف	بنا وہ شکل کا اُسکی بھی دیو زشتی سے
نگاہ چاہ کی چتون سے گر کرے اُسپر	تو اُسکی آنکھ میں پھر تو فرشتہ دیو لگے

دوسری حکایت

ایک صاحب کا غلام حسن میں نادر تھا اور وہ اُسپر نظر محبت کی رکھتا تھا کسی دن ایک دوست سے کہا اُسنے افسوس کہ یہہ غلام رعنا میرا زبان درازونے ادب ہے جو ایسا نہو تو کیا خوب ہو تا بولا وہ کہ اے برادر جو اقرار محبت کا کیا تونے توقع خدمت کی رکھنہ جبکہ عاشق و معشوق درمیان آئی کہاں رہی غلامی و آقائی

قطعہ

صاحب اُستے پیار سے کیتا منے
اور ہووے نازنین پیکر غلام
کیا عجب وُہ نازجون خواجہ کرے
مثل بندہ وُہ اُٹھاوے لاکلام

تیسری حکایت

ایک متقی کو دیکھا مین نے محبت مین ایک شخص کی گرفتار اور بھید اُسکا پردے سے آشکار جسقدر کہ مصیبت دیکھتا اور زحمت کھینچتا لیکن ترک اشتیاق نکرتا بلکہ کہتا

قطعہ

دامن سے تیرے ہاتھ نکھینچونگا تک تو قتل
شمشیر تیز سے بھی کریگا مجھے اگر
تیرے سوا کہین نہین جائے پناہ واب
بھاگون بھی مین تو بھاگون اُدھر ہو تو جدھر

ایک دن مین نے ملامت کی اُسکو اور کہا کہ تیری عقل لطیف پر کیا آفت پڑی کہ نفس کثیف تیرا غالب آیا ایک دم تامل کیا اُسنے اور کہا

قطعہ

شہ عشق آئے جس جگہہ رہے
زور تقوے کے ہاتھہ کا اُسجا
پاک دامن بچارہ کیونکہ جئے
کہ وُہ کیچڑ مین جب تک بھنسا

چوتھی حکایت

ایک شخص نے اپنا دل گنوایا تھا اور جان سے ہاتھہ اُٹھایا تھا منظور نظر اُسکا مقام خوف وخطر بلکہ دریائے ہلاکت کا بھنور نہ لقمہ جو یہہ تصور ہو کہ حلق مین آئیگا نہ پرندہ جو دام مین

بہوکہ دام مین پہنس جائیگا **بیت**

زر انکہہ مین سمائے نہ محبوب کی اگر	نزدیک تیرے پہر تو ہے یکسان خاک و زر

یارون نے نصیحت سے کہا اُسکو کہ اِس خیال محال کو ترک کر کہ ایک خلق اِسی خواہش مین اسیر ہے اور پائے بزنجیر نالہ کیا اُسنے اور کہا **قطعہ**

اُسکی خواہش پر مین راضی دل سے ہون	دوستو بس میرے تم ناصح نہو
قوّتِ بازو سے اپنی تیغ زن	دشمنونکو مارین خوبان دوستکو

شرطِ محبّت کی نہین ہے کہ جان کے اندیشے سے دِل کو محبّت جانان سے اُٹھائے

مثنوی

جب تلک تجھکو ہیگی خود داری	ہیگی جھوٹھی تیری گرفتاری
دوست تک گر نہو پہنچ اپنی	دوستی کی ہے شرط پہر تو یہی
تک نہ دم لے جدھر تدھر جاوے	جستجو مین اُسیکی مر جاوے

قطعہ

باقی نہے کوئی بھی تدبیر گر	کو مارین عدو خدنگ شمشیر تہبر
استین پکڑونگا جو پہنچیگا ہاتھ	مر جاؤن گا ورنہ اُسکے در پہ جاکر

علاوہ مندونکی اُسکے نظر ازبسکہ اُسکے اطوار پر تہی اور شفقت اُسکے حال زار پہ

پند اُسے دیئے اور بند اُسے کیا پر کچھ فائدہ نہوا **مثنوی**

کہا ایلو یکو حکم یہی ہے طبیب کا	نفس حریص ہائے متقاضی ہے چاہتا
ہے سنا تو نے چھپ کے ایک دلبر	اپنے عاشق سے کہتا تھا اکثر
جب تلک اپنی قدر ہے تجھکو	میری قدر آنکھون مین تیری کیا ہو

غرض وہ بادشاہزادہ کہ منظور اُسکا تھا خبر کی اُسکو کہ ایک جوان اِس میدان مین ہمیشہ رہتا ہے نہایت خوش طبع ہے اور شیرین زبان باتین لطیف لطیف اور نکتے عجیب عجیب اُسسے سُنتے ہین ہم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شور سر مین اور سوز دل مین رکھتا ہے شیدا و بیخبر نظر آتا ہے ایکدم مین سو بار آپ سے جاتا ہے لڑکے نے جانا کہ وہ میرا ہی گرفتار ہے اور میرے ہی سبب ذلیل و خوار گھوڑے کو اُسکی طرف پھیرا جوان نے جو دیکھا کہ شہزادہ اُسکے پاس آنے کا قصد رکھتا ہے رو دیا اور کہا **بیت**

پھر آیا وہ جسنے مجھکو ہے قتل کیا	دل اُسکا بھی شاید اپنے کشتے پر جلا

القصہ بہتیری مہربانی شہزادے نے کی اور پوچھا کہ کہا نکا ہے تو کیا نام ہے تیرا اور کیا کسب جانتا ہے جوان محبت کے دریا مین ایسا ڈوبا ہوا تھا کہ مجال سانس لینے کی نرکھتا تھا جواب دینا یکطرف **بیت**

پڑھا قرآن سارا یاد گو تو نے یہ حاصل کیا	الف بے تے سے بھی واقف نہین تجھ ہو گیا شیدا

شہزادے نے پھر کہا کہ مجھ سے کیون نہین بولتا کہ مین بھی درویشون کے سلسلے سے ہون بلکہ حلقہ بگوش انکا ہون اُسوقت محبوب کی قوت دوستی کے سبب محبت کے دریا کی لہرون سے سر نکالا اور بولا

بیت

ہے عجب کہ تیرے ہوتے رہے جان میری تن مین	مجھے بات کی ہو قدرت تو ہو جسکھری سخن مین

اِس شعر کو پڑھ کر ایک نعرہ کیا اور تمام ہُوا

بیت

سوا جو دوست کے در پر عجب کیا اِسنے مردیکا	عجب ہیکا اُسنے ندیکا جو جیکو بچا پڑکلا

پانچوین حکایت

ایک طالب علم صاحب جمال تھا اور اُستاد اُسکا بسبب حُسن بشری کہ اِس مقام مین مقصود فقط آنکھ ہے اُسکی شکل زیبا کا ناظر اور مائل تھا اِسی واسطے اکثر اوقات ہمکلام اُس سے رہتا

قطعہ

ہے وہ عیان تجھہ مین شب و روز اے بہشتی رو	پھر اپنے دل مین کرون اپنی یاد مین کیونکر
نہ آنکھ بند کرون تیرے دیدے گر چہ	لگین ہزار خدنگ ستم میری مُنہہ مین

ایکدن لڑکے نے کہا جیسے کہ تو طور پسندیدہ اور طریقہ سنجیدہ مین حکم کرتا ہے توجہ فرما اگر میری خوؤن مین کوئی بد ہووے اور مین اُسے خوب جانتا ہون اُس پر مجھے آگاہ کرنا اُسکو بدل والون فرمایا اُسنے اے لڑکے یہہ بات کسی اور سے پوچھہ

وہ نگاہ کہ مین تجھہ پر رکھتا ہون اُسمین سوائے ہنر کے کچھہ نظر نہین آتا قطعہ

آنکھہ بداندیش کی ہوجائے کور	عیب ہنر آئے ہے اُسکو نظر
عیب ہون سو تجھہ مین ہنر گو ہو ایک	دوست نہ دیکھیگا کبھو جز ہنر

چھٹھی حکایت

یاد ہے مجھکو ایک رات یار عزیز میرا دروازے سے درآیا اُس مرتبہ نے اختیار ہوکر اُٹھا مین کہ چراغ میری آستین سے بُجھہ گیا بیت

شب آیکا دھیان مجھکو آگیا تھا خواب مین	شکل سے جسنے اندھیرے کو اُجالا کردیا

تعجب آیا بخت سے مجھکو کہ یہہ دولت کہان اور مین کہان بارے بیٹھہ گیا وہ پر جھنجلایا کہ تو نے مجھے دیکھتے ہی چراغ گل کر دیا کہا مین نے کہ گمان یہہ ہوا کہ آفتاب نکلا اور ظریفون نے بھی کہا ہے قطعہ

شمع کے آگے آئے گر بدرو	اُٹھہ کے مار اُسکو دیر تک نہ لگا
اور جو آجائے کوئی مہ طلعت	پکڑ آستین اُسکی شمع بجھا

ساتوین حکایت

ایک شخص نے مدتون سے اپنے دوست کو نہ دیکھا تھا یکایک آگیا کہا اُسنے کہان تھا تو کہ نہایت مشتاق ہون جواب دیا اُسنے کہ مشتاقی بھلی کہ غمناکی قطعہ

وہ بر میں آیا ہے میرے پاس تو ہی مست ناز	ہاتھ سے اپنے پچھوڑونگا تیرا دامن ابھی
مدتوں کے بعد معشوقہ کو دیکھے کوئی جو	اسقدر تو ہو کہ دیکھے خوب اپنا بھر جی

وہ معشوق کہ ساتھ رقیبوں کے آوے ظلم کرنے آیا ہے نہ رحم اس واسطے کہ غیرت اور ضد سے خالی نہیں

بیت

غیروں کے ساتھ ملنے کو آیا جو میرے تو	اگرچہ بصلح آیا ولیکن ہے جنگ جو

قطعہ

قریب ہے کہ مجھے مارے جان سے غیرت	کہ ساتھ غیروں کے کیوں ایکدم بھی یار ملا
کہا یہ ہنسکے میں ہوں شمع بزم اسعدی	جلے جو آپ سے پروانہ پھیر مجھکو کیا

آٹھوین حکایت

یاد ہے مجھے کہ اگلے دنوں میں اور ایک دوست جیسے دوگانہ بادام بیک پوست صحبت رکھتے تھے یک بیک اسے اتفاق سفر کا پڑا ایک مدت کے بعد جو پھر آیا تو مجھ پر غصے یعنی اتنی مدت میں ایک قاصد بھی نہ بھیجا تو نے کہا میں نے کہ رشک و تاسف آیا مجھکو اسکے تئیں قاصد کی تیرے جمال سے روشن ہوویں اور میری محروم

قطعہ

مجھے توبہ کو زبان سے کئے یار قدیم	کہ کہ تائب نہوگا اسپہ کھینچے گو شمشیر
رشک آتا ہے جو کوئی سیر نظر تجھ پہ کرے	پھر یہ کہتا ہوں کبھو کوئی نہووےگا سیر

نوین حکایت

ایک فقیہ کو دیکھا مین نے کسی ایک شخص کی بند محبت مین بند اور فقط با تو نہین پر استے رضامند جور وجفا سے بہت سا دکھ بھرتا اور نے نہایت تحمل کرتا وقت پاکر مین نے بطور نصیحت کے کہا اُسکو یہہ یقین ہے کہ محبت مین تجھے اِس محبوب کی مقصود شکستگی نفس کی ہے نہ خواہش نفسانی واقعی بنیاد اِس دوستی کی واسطے حرکت بیجا کے نہین لیکن باوجود اِس قصد کے بھی لائق مرتبہ علما کے نہین کہ خلق مین متہم رہین اور ستم بے ادبونکا سہین کہا اُسنے اے یار ہاتھ عفتے کا میرے دامن روزگار سے کھینچ کہ اکثر اوقات ایسی مصلحت مین کہ تو دیتا ہے اندیشہ کرتا ہون لیکن صبر اُسکے ستم پر سہل معلوم ہوتا ہے اور اُسے مشکل چنانچہ حکیمون نے بھی کہا ہے کہ دل پر صعوبتون کا سہنا آسان تر ہے کہ چشم کو دید کے وقت بند رکھنا

مثنوی

ہاتھ مین دلبر کے جس نے دل دیا
اختیار اپنے سے وہ جاتا رہا

پاؤن یا گردن مین جب باندھی رسن
ہر طرف پھر چل سکے ہے کب ہرن

دوست سے پرہیز مین اکدن کیا
صیغۂ توبہ پڑھا پھر بار ہا

دوست سے کب دوستکو پرہیز ہو
رکھ دے آگے اُسکے اپنے دلکو وہ

رحم تا اُسپر کرے وہ یا ستم
اُسکی مرضی پر رہے مارے نہ دم

بر جسکے بن دیکھے نہووےگی بسر ‌ ‌ ‌ گرتحمل اُسکے ہر ایک جور پر
گر بلاوے مہر سے اُسکی رضا ‌ ‌ ‌ ور نکالے قہر سے تو بھی بھلا

دسوین حکایت

بیچ ابتدائے جوانی کے گو اب نمانیگا پر جو تجھہ پر پڑیگی تو جانیگا ایک خوبصورت لڑکے کو مینے
ہمراز اور دمساز کیا تھا اِس واسطے کہ خوش آواز تھا اور مُنہہ اُسکا چودھوین رات کا چاند

بیت

نت اُسکے گال کا سبزہ ہے آبحیات ‌ ‌ ‌ لب اُسکے شہد سے دیکھے وہ کھاوے جو نبات

اتفاقاً خلاف طبیعت کے ایک حرکت اُسنے دیکھی مین نے اور وہ مجھکو خوش نہ آئی ؛
صاف اُسے کنارہ کیا اور محبّت کو اُسکی دل سے اُٹھایا اور کہا ‌ ‌ ‌ بیت

جو کچھہ کہ ہے تیری خواہش سو کر یہان سے جا ‌ ‌ ‌ ہمارا دھیان جو تجھکو نہین پکڑ رستا

وہ مستعد چلنے کا ہو کر سنتا ہون کیا یہہ بیت پڑھنے لگا ‌ ‌ ‌ بیت

شپرک کو گرچہ سورج خوش نہ آوے یکدم ‌ ‌ ‌ لیک اُسکی گرمی بازار کب ہوتی ہے کم

یہہ پڑھہ کر اُسنے سفر کیا اور پریشانی اُسکی مجھہ مین اثر کیا ‌ ‌ ‌ شعر

وصل کے دن کھو دے انسان ہے غافل قدر سے ‌ ‌ ‌ اپنی راحت کے مزیکی دکھہ سے ہو خبر بیشتر

بیت

تو قتل مجھے شوق سے کر پر پھر آ ‏ تجھ بن ہے بتر مرگ سے مجھ کو جینا

لیکن شکر ہے نعمت پروردگار کا کہ ایک مدت کے بعد پھر آیا وہ پر حلق داؤدی اسکا متغیر اور جمال یوسفی بکمال ناقص سیب زنخدان مانند بہی کی گرد آلودہ بہار خوبی پر خزان بازار حسن بے رونق و ویران متوقع تھا کہ ہم کنار اس سے ہون لیکن کنارہ کیا مین نے اور کہا

قطعہ

جس دن خط سبز باز نین تھا ‏ عاشق سے جدا ہوا تھا لڑ کر
اب آیا تو صلح کرنے اس سے ‏ جب داڑھی نکل چکی سراسر

مثنوی

زرد ہوا اب رخ گلگون تیرا ‏ گرمی نکر سرد ہے اب دل میرا
اینٹھ کے چلتا ہے عبث اسقدر ‏ دولت سابق کا تصور نہ کر
اسکنے جا جسکو تیرا دھیان ہو ‏ ناز کر اس پر ہی جو خواہان ہو

نظم

کہتے ہین سبزہ باغ مین ہے خوب ‏ پر کہے وہی جانے جو یہہ سخن
بیشتر منہہ پہ ماہ رؤون کے ‏ بھاتی ہے عاشقونکو خط کی پھبن
جب اگھارتے ہے تو وہ اگتا ہے ‏ گندنے کا ہے کھیت تیرا چمن

گر پھر تو یا موئے بناگوش اگھارے اب
خوبی کے دونونکی رہیگی یہ ہیہ دولت اب

جون ہاتھ تو دارھی پہ دھرا ہے جو مین جی پر
دھرتا تو نکلتا نہ یہ پھر تا بقیامت

نظم

خدا اُسکے چہرے پہ جب خوب بھر چکا تب جمال
جمال و حُسن کا اُسکے مین لُٹتے یون پوچھا

سبب بتا مجھے آفت یہہ پڑگئی کیسی
کہ چاند چودھوین کا چیونٹیون نے گھیر لیا

تو ہنسکے بولا خُدا جانے کیا ہوا مُنہہ کو
جو میرے حُسن کے غم مین سیاہ پوش ہُوا

گیارھوین حکایت

ایک متوطن بغداد و مستعرب سے یعنے وہ عرب نہ تھا اور بنا تھا سوال کیا کہ امردو نکے حق مین کیا کہتا ہے تو بولا وہ کہ اُنمین خوبی مطلق نہین جب تلک کہ شخص اُن مین نازنین و سادہ رو ہے دُرست خو ہے اور جب کہ مُنہہ اسکا پُرخار ہوا یعنے ریش دار یا کیزہ خو ہوا اور بھی

قطعہ

جب ملک تھا طفل امرد خوب رو
تلخ باتین اُسکی تھین تھا تند خو

جب ہوا پورا جوان اور خط بھرا
تب لگا ملنے وہی ہو مہر جو

بارھوین حکایت

ایک عالم سے پوچھا اگر آدمی ساتھ ایک ماہ رو کے خلوت مین بیٹھا ہو اور دروازہ بند

ورقیب نید مین بجز نفس طالب اور شہوت غالب بقول عرب کے مہار بے سے گئے
ہوے اور نگہبان مانع نہین تو جانتا ہے کہ بسبب تقوے کے تُو بچ رہیگا کیا اُسنے جو ماہ رو ون
سے بچا بدگوون سے نہ بچیگا

شعر

بدی سے نفس کی انسان بچ سکتا ہی ہے لیکن
نہین محفوظ رہ سکتا عدو کی بدگمانی سے

بیت

کنارہ گیر ہو مقصود سے محال نہین
زبان خلق کتئین باندھے یہ مجال نہین

تیرھوین حکایت

ایک طوطی کو ساتھ ایک کوے کے پنجرے مین بند کیا تھا طوطی اُسکے دیدار بد سے
رنج کھینچتی تھی اور کہتی تھی کہ یہہ کیا بھونڈی صورت ہے اور بد ہیئت جل جاسے یہہ شکل جمال اُرجاے
کہین یہہ بیہکال کاسا کے اے کوے مجمین تجمین ایسا فاصلہ ہو جیسا مشرق و مغرب مین ہے

قطعہ

جو کوئی صبح کو مُنہہ دیکھہ کر تیرا اُسے
سلامتی کی سحر آہ شام ہو اسپر
بہ بیبا بخت کوئی تجھہ سا جاسے تجھہ پاس
بہ شکل تیرا نہین ہے جہان کے اندر

عجب تر یہہ ہے کہ کوا بھی طوطی کی ہمسائگی سے نہایت بہ تنگ آیا تھا لاحول پڑھکر گردش
گیتی سے نالہ کرتا اور تاسف سے ہاتھ مل کر یہہ کہتا کہ یہہ کیا بخت نگون ہے اور طالع زبون

دایّام بوقلمون لائق میرے رُتبے کے یہہ تھا کہ ساتھ کسی کلاغ کے ایک باغ کی دیوار

پر آہستہ آہستہ چلتا

شعر

مُتقی کو ہے بس یہی زندان
کہ رہے وہ بہ حلقۂ زندان

کیا گناہ کیا مین نے کہ زمانے نے مجھکو ایسے احمق خود پسند اور ناجنس نے بندکی صحبت

مین واسطے عذاب کے پہنایا

قطعہ

کھینچین جس دیوار پر صورت تیری صورتگران
کوئی اُس دیوار کے نیچے نہ جاوے بھولکر

ہے جنت کے جگہہ تجھکو سے ملے گر حشر مین
جاکے دوزخ مین رہینگے اور جتنے ہین بشر

یہہ مثل اسواسطے لایا ہون مین تا جانے تو کہ جتنی دانا کو نادان سے نفرت ہے نادان کو بھی اُتنی

اُتنی ہی وحشت

قطعہ

محفل رندان مین ایک زاہد کو دیکھہ
بول اُٹھا یون بلخ کا ایک نازنین

ہم سے گر آزردہ ہے مت بیٹھہ ترش
تلخ ہے ہم مین بھی اب تو جا کہین

رباعی

جون لالہ و گل مین کئی بیٹھے ایکجا
تو اُنمین ہے جیسے ایک سوکھا کانٹا

چون باد مخالف ہے زبون برد بد
مثل یخ و برف تو تو جمکر بیٹھا

چودھوین حکایت

ایک رفیق رکھتا تھا میں کہ ہم دہ برسوں ہمسفر رہے تھے اور ہم طعام غرض حقوق صحبت کے لاانتہا طرفین پر ثابت ہوئے آخر بسبب تھوڑے سے نفع کے آرزو کی چاہی اُسنے اور دوستی چھوڑ دی باوجود اسکے علاقۂ دلی دونوں طرف باقی تھا بسبب اسکے کہ سنا میں نے ایک دن دو بیتیں میرے کلام سے وہ کسی جلسے میں پڑھتا تھا

قطعہ

جو خندۂ نمکین سے وہ دلربا آوے
نمک زیادہ کرے زخمیوں کے زخموں پر
گدا کے ہاتھ میں جو آستین کریم کی
جو ہاتھ آوے تو کیا ہووے کا کل دلبر

ایک گروہ دوستوں کا نہ لطف پر اس کلام کے بلکہ اپنی خوبی سیرت سے گواہی دیتا تھا اور وہ بھی تعریف میں مبالغہ کرتا تھا بلکہ صحبت قدیم کے جانے پر بھی تاسف اور اپنی خطا پر اقرار معلوم کیا میں نے کہ اسکی طرف سے رغبت ہے تب یہہ بیتیں لکھ بھیجیں اور صلح کی

نظم

نہ تھا عہد وفا کیا مجھمیں تجھمیں
پھرا تو عہد سے آخر جفا کی
لگا یا تجھ سے دل بس چک کو چھوڑا
نہ سمجھا یہہ تو پھر جاوے گا جلدی
خیال صلح اب بھی ہے تو پھر آ
وہ ہی چاہت ہے بلکہ اُس سے دونی

پندرھویں حکایت

ایک شخص کی جورو نہایت خوب صورت تھی اور وہ مر گئی ساس اسکی بڑھیا اور کبڑی اپنی بیٹی کے مہر کے سبب گھر مین اُسکے قائم رہی مرد اُسکی گفتگو سے جی سے آزردہ ہوتا لیکن مہر کی جہت سے پاس اُسکا چھوڑ نہ سکتا رکھتے آشنا ملکر اُسکی ملاقات کو آئے اُنہین سے ایک شخص نے کہا کیا حال ہے تیرا یار جانی کی جدائی مین بولا وہ نہ دیکھنا جورو کا ایسا مجھ پر دشوار نہین جیسا کہ دیکھنا ساس کا ہے

مثنوی

ہٹ گیا پھول اور بچا کانٹا — اُٹھ گیا گنج اور سانپ رہا

چشم کا دیکھنا سنان اوپر — دید سے دشمنونکے ہے بہتر

چھوڑ دے خواہ مخواہ دوست ہزار — ایک دشمن کا بھی جو ہو دیدار

سولہوین حکایت

یاد ہے مجھکو کہ جوانی کے عالم مین ایک کوچے مین تھا میرا گذرا اور ایک خوب صورت پر تھی میری نظر اُس گرمی مین کہ حرارت اُسکی آب دہان کو سکھلاتی تھی اور ہوا گرم اُسکی مغز استخوان کو گھلاتی تھی ضعف بشریت اور کمی طاقت سے مین تاب آفتاب کی نلا یا ملتجی ایک سایۂ دیوار کا ہوا اس اُمید پر کہ کوئی شخص گرمی آفتاب کی اور حرارت خورشید جہان تاب کی ایک قطرہ آب سے دور کرے کہ یکا یک گھر کے دہلیز کے اندھیرے مین ایک روشنی چمکی اور بجلی سی آنکھون کے

آگے گوندھی جو غور کی مین نے تو ایک جمال پر نور تھا کہ زبان فصاحت کی بیان صفائی صباحت
اُسکی سے عاجز اور قاصر کیا کہون مین کہ اندھیری رات مین جیسے سفیدۂ صبح دمکے
یا آب حیات غار تاریکی مین جھلکے ایک پیالہ قند سے پانی کا ہاتھ مین لیے اور شکر
و گلاب اُسمین ملائے نہین جانتا ہون کہ گلاب سے اُسکو معطر کیا تھا یا عرق رخ گلرنگ کی
بوندون سے بسایا تھا القصہ مین نے شربت اُسکے رنگین ہاتھ سے لیا اور پیا پرنے سر سے
زندگی کو تازہ کیا اور یہہ کہا

بیت

پانی کے گھونٹ سے کب بجھتی ہے پیارے دل کی پیاس	اگر ہوون دریا بھی تو بھی اُس سے تسکین نہو

قطعہ

شاد ہے وہ نیک طالع جسکی آنکھ	اُنسے کھُلتی ہے پرتو سے نت ہر سحر
مست محو جاگے ہے آدمی اُسکو	مست ساقی حشر تک ہے بے خبر

سترہوین حکایت

جس برس کہ سلطان محمود خوارزم شاہ نے لشکر ملک خطا سے واسطے مصلحت کے
صلح کی اُسی سال مین مسجد کاشغر مین وارد ہوا ایک لڑکا وہان بہ کمال رعنائی
و زیبائی دیکھا چنانچہ اُسکے نظیر مثل کے حق مین یہہ کہہ گئے ہین — رباعی

معلمون سے تو سب طرز دلبری سیکھا	عتاب و شوخی و ناز و ستمگری سیکھا

یہہ چال ڈھال کہان آدمی کہان شاید | کسی پری سے چلن تو یہہ آپ پری سیکھا

چند ورق زمخشری کی نحو کے ہاتھہ مین اور یہہ پڑھا تھا ضرب زید عمرا و کان المتعدی عمرا ترجمہ اسکا یہہ ہے مارا زید نے عمر کتین اور عمر ظالم تھا کہا مین نے اے لڑکے: خوارزم و خطا مین صلح ہوئی لیکن زید و عمر مین ہنوز خصومت باقی ہے ہنسا وہ اور میرا وطن پوچھا کہا مین نے شیراز پھر بولا کہ کلام سعدی سے تجھے کیا یاد ہے تب مین نے یہہ شعر پڑھے

شعر

بلیت بنحوی یصول مغاضبا | علی کزید فی مقابلة العمرو
علی جر ذیل لیس یرفع راسه | وہل یستقیم الرفع من عامل الجر

ترجمہ اسکا یہہ ہے شعر

مبتلا ہون جسپہ وہ نحوی ہے یون حملہ کنان | ہو کہ سنگ زید جون حملہ کرے ہے عمر پر
کھینچے ہے دامن کو اور سر کو نہین کرتا بلند | واقعی ہو رفع کب اشتغل ہے جسکا جر

سنکر اسکو تھوڑے تامل کیا اور کہا اکثر اشعار اسکے فارسی اس سرزمین مین مشہور ہین اگر تو بھی ویسے ہی کہے تو مبتدی جلدی سمجھے تب مین نے یہہ بیتین پڑہین

مثنوی

طبع ترا تا ہوس نحو شد | صورت عقل از دل ما محو شد

اے دل عشاق بدام تو صید	ما بتو مشغول و تو با عمرو زید

معنی اُسکے اِسی نظم مین ہین — مثنوی

ہوس بخوجب سے تجھکو ہوئی	صورتِ عقل میرے دل سے گئی
ایکہ ہیگا وُہ تیری زُلف کا دام	دل دیوانون کے جسمین صید مدام
دھیان ہے مجھکو تیرا لیل و نہار	تجھکو ہے عمرو زید سے سروکار

بعد چندے قصد سفر کا ہوا غرض جس صبح کو چلنا تھا اِرشاد کسی کاروانی نے اُسسے کہہ دیا کہ فلانا شخص سعدی ہے دوڑا ہوا آیا مہربانی بہت سی کی اور بچھڑنے پر تاسف کہ ایام گذشتہ مین کیون نکہا تو نے کہ مین ہون تا بزرگونکی شکرگذاری کے لئے خدمت کو جان و دل سے حاضر ہوتا تب یہہ مصرع پڑھا مین نے — مصرع

صدا مین ہون کی تیرے ہوتے مُنہہ سے کب نکلتی ہے

بولا وُہ کیا ہوا اگر چند روز یہین استراحت کرے تو کہ تیری خدمت سے استفادہ اُٹھاوُن مین جواب دیا مین نے کہ بموجب اِس حکایت کے نہین ہو سکتا

حکایت منظوم

بزرگ ایک کوہ پر یہہ ہم نے دیکھا	سراپا نُور حق اُسکا سراپا
نہ تھی کُچھہ فکر اُسکو بام و در کی	قناعت جگ مین بس ایک غار پر کی

کہا مین شہر کے اندر جو تو تسے	دل بستہ تیرا اختیار کہل جاسے
کہا وہان کے عجائب ہین پرپرہ	داون سے ہبرے باشکل نیکو
کہان مقدور انسان تاب کب لائے	جو کیچہ ہو بہت ہاتہی پہسل جاے

پہر بعد کر چند بوسے آپسمین سرور دے لیئے دیے اور رخصت ہوئے مثنوی

وقت رخصت یار کے منہہ کا اگر بوسہ لیا	فائدہ کیا جی بہرا کب کچہہ مزا اسنے دیا
سیب بہی رخصت ہوا جب یارون کر	لال ادہر سے ہی جو آدہا اور پیلا ہے ادہر

بیت

ہزار افسوس بیدادم ہنگام روز رخصت ہی	نکیجو تم گمان منصفی مجہپر محبت مین

اٹہارہوین حکایت

ایک خرقہ پوش حجاز کے کاروان مین ہمارے ساتہہ تہا عرب کے کسی امیر نے سو دینار اسکو دئے تہے تا عیال کے خرچ سے عہدہ برا ہوئے یکایک خفاچہ کے چورون نے کاروانکو مارا اور تمام مال لے گئے سوداگر رونے لگے اور فریاد بیفائدہ کرنے

بیت

شور کر تو خواہ یا فریاد کر	چور دینے کا نہین پہر تجہہ کو زر

مگر وہ درویش خرقہ پوش اپنی حالت پر تہا مطلقا فرق اسمین نہ آیا مین نے کہا شاید

ماٰیہ توکل تیرا نہین لیا بولا وہ کہ اُسسے اتنی اُلفت نہ تھی کہ اُسکے جُدا ہونے سے خستہ حال ہو جاؤن اور آنسو آنکھون سے بیفائدہ بہاؤن

بیت

تو ہر ایک شے مین اپنا مت پھنسا دل | چھیرانا اُسسے ہوگا سخت مشکل

کہا مین نے کہ جو کچھ کہ تونے بیان کیا اپنا بھی حسب حال ہے کہ مجھکو عہد شباب مین ایک جوان کے ساتھ کمال خلطا تھا اور اِس مرتبہ اعتقاد کہ میری آنکھہ کا قبلہ اُسیکا جمال تھا اور میری عمر کا حاصل اُسیکا وصال

رُباعی

گرچہ حور و ملک آدمی پری سب ہین | پر اُس سا خوب نہوگا کوئی جہا نین کہین
قسم ہے اُسکی ہی جس بن حرام ہے صحبت | کہ اُسکے نطفے سے ایسا بشر نہوگا حسین

ناگاہ وہ بفضلہٖ الٰہی بساط اجل پر پہنچا اور دھوان غم کا اُسکے خاندان سے اُٹھا مدتون اُسکی قبر پر مجاور رہے اور اکثر شعر اُسکے فراق مین کہے چنانچہ اُنھین مین سے یہہ بھی ہین

قطعہ

جسدن اے گل تیرے پاؤن مین چبھا خار اجل | کاش اُس روز سے ایکا تُکے ہوتا نہ گزرا ہو جہان
کہ بغیراز تیرے دُنیا کی نکرتا مین دید | خاک پر ہو مین تیری سرپہ پڑے خاک

قطعہ

وہ کہ جسکو فرش سنبل پر نہ خواب تھا نے مین پتا | پھول انسر مین کے سنچے جب تک اُسپر شتابر

خاک مین گل سا بدن اسکا ملایا چرخ نے
قبر پہ اُسکی اُگا ہے درختِ خار دار

اُسکے مرنے کے بعد قصد سفر کا کیا مین نے اور نیت بالجزم کی کہ بقیۂ عمر کسی چیز کی ہوس نکرون اور گرد پیش مجلسون کے نہ پھرون

قطعہ

نفع دریا خوب ہوتا گر نہوتا خوف موج
پاس گل کا لطف رکھتا گر نہوتی فکر خار
مور کی مانند گل نازان تھا باغِ وصل مین
ہجر مین ہون ہیچ کھاتا آج مین مین مثل مار

اُنیسوین حکایت

شاہان ملک عرب سے ایک بادشاہ کے حضور مذکور لیلی و مجنون کا ہوا اور شورشین ہ احوال کی اُسکے سمع مبارک مین پہنچین کہ باوجود اس فضل و بلاغت کے نے ترک کیا دیوانہ وار صحرا و کوہسار مین پھرتا ہے حضرت نے فرمایا کہ اُسکو حضور مین حاضر کرین جبکہ باریاب ہوا مذمت و ملامت بہت سی کی کہ انسان کی شرافت کے بیچ کیا نقصان دیکھا تو نے جو خو بو حیوانون کی سیکھی اور معاشرت و صحبت انسانون سے چھوڑدی قیس نے ایک نالہ کیا اور کہا

بیت

ملامت کُن مین مجھکو دوست اکثر حبِ لیلی مین
مجھے معذور رکھتے دیکھتے جو ایکدن اُسکو

قطعہ

جتنے ہین عیب جو میرے اے کاش
دیکھتے شکل تیری اے دلبر

تا تیری دید مین بجاے ترنج		اپنے ہاتھون کو کاٹتے یکسر

تو یہہ حالت میرے دعوی محبت پر گواہی دیتی بادشاہ کے جی مین آیا کہ لیلی کو بھی دیکھے کہ کیا حسن دا رکھتی ہے کہ سبب استنے فتنہ و فساد کا ہوئی ارشاد کیا کہ اسکو بھی لائین فی الفور کئی شخص گئے اور قبایل عرب مین بہت سا پھرے غرض بہزار جستجو لیلی کو بھی لا کر سراپچے کے صحن مین کھڑا کر دیا بادشاہ نے اسکے قد و قامت پر جو نگاہ کی دیکھا کہ ایک عورت سانولی و دبلی سی ہے حضرت کی نظر مبارک مین حقیر لگی اس سبب سے کہ محل کی خواصو نمین ادنا اُسّے حسن مین بر تر اور زینت مین خوشتر تھی مجنون نے اس باتکو پا کر عرض کیا اے حضرت سزاوار یہہ ہے کہ جمال لیلی کو مجنونکی انکھون سے دیکھیے تو بھید اُسکے دیدار کا آپ پر ظاہر ہو مثل مشہور ہے کہ لیلی را بچشم

مجنون باید دید	رباعی	

ذکر مقام دوست جو میرے سُنّے مین آیا ہے یاران		سُنے جو اسکو کہتر گلشن ساتھہ سیر کے ہونا لگہان
دوستو کہدو بیدردو اسکو نہین پانیکے کبھو		صاحب درد کو جو ہے جنت مین تمہہ نہوو یگا و عیان

	نظم	

درد کہ اسکا ہو گا شنذ رستون کہتین		درد و جز ہمدرد کے ہرگز مجھے کہنا نہین
ماہیت زنبور کی کبھی اُس سے خوب ہے		لگ گیا ہو ڈنک جسکے اسکے ذرہ بھی کبھی نہین

ایک کہتی ہے تیرے آگے یہ اپنی سرگذشت	حال تب جانے میرا جب ہووے تو مجھ سا غمین
میرے سوز و درد کو نسبت نہ دے تو اوروں سے	ہاتھ مین ہے کون تیرے مین ہون مجروح و حزین

بیسوین حکایت

نقل ہے کہ قاضی ہمدان ایک نعل بند کے لڑکے سے سرگرم تھا نعل دل اسکا آتش شوق مین جلتا اور جگر اسکا سوز غم سے پگھلتا دن رات اسکو ڈھونڈھتا حسب حال اپنے یہ رباعی پڑھتا

رباعی

وہ سرو سہی انکھوں مین اچھا تو لگا	پر دلکو میرے پانوں تلے اسنے ملا
یہ دیدۂ شوخ دل چھپا دیتے ہین	دینا نہین دل تو آنکھین رکھہ بند سدا

کہ ایک دن کسی رہ گذر مین قاضی بیقرار سے وہ دوچار ہوا سبب اسکے کہ تھوڑی سی کیفیت اس حالت کی اس محبوب خوش پہلو نے سنی تھی نہایت رنجیدہ تھا؛ گالیان دینے تماشا دینے لگا اور ناز و انداز سے دست نگارین مین پتھر اٹھا لیا غرض کوئی دقیقہ بیحرمتی اور بے عزتی کا باقی نرکھا تب قاضی نے عالمون مین سے ایک عالم معتبر دانا تر سے کہ ہمراہ اسکے تھا یون کہا

بیت

وہ غصے کی چین دیکھنا اور یہ جبین	وہ تلخ زبان اور یہ گہر آتشین

جیساکہ عرب کہتے ہین ضرب الحبیب زبیب یعنے چوٹ دوست کے ہاتھ کی مثل منقہ ہے

بیت

راحت ہے تیرے ہاتھ کی یہہ چوٹ کرکے | نرمی یہہ نہین رکھتی ہے پھولونکی چھڑی

یوہنین ہے کہ درشت گفتگو سے اِس غنچہ لب کی بوئے ملایمت آتی ہے بادشاہ
ظاہر مین باتین جنگ آمیز کرتے ہین اور باطن مین صلح چاہتے ہین بیت

ہوتا ہے مزے مین ترش کچا انگور | ٹک صبر کرو تو پھر وُہی ہو شیرین

یہہ کہا اور مسند قضا پر آیا کتنے اشخاص نگاہ دل و عاقل سے کہ ملازم اُسکے تھے اداب بجا
لائے اور عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو ایک التماس حضور مین کرین اگرچہ ترک ادب ہے
اور بزرگون نے فرمایا ہے بیت

بڑون سے نہین بحث کرنی روا | خطا انکی کہنی خطا ہے خطا

لیکن بندے حضور سے ازبسکہ نعمتین پالے رہے ہین بنابر اسکے جو صلاح دولت
کہ دیکھین اور نبجاوین تو ایک قسم کی خیانت ہو بہتر و لائق تر یہہ ہے کہ گردش اِس کرکے
بے ادب کے آپ جانہ پھرین اور محبت کو اُسکی ترک کرین کہ مرتبہ قضا کا نہایت اعلی ہے
اور رتبہ اُسکا بہت بڑا ہے سنبھالیے جیکو اور تھامئیے دلکو ایسا نہو آپ ایک بدترین
گناہ مین آلودہ ہووین اور عمر بھر اُسکی ندامت مین رووین یہہ ہے حریف کہ دکھانے
اور ہی بات ہے کہ سُنی تھی مثنوی

حیا کا دیا جس نے پردہ اُٹھا | کسیکی اُسے آبروسے ہے کیا
کرئے جسنے برسون تلک نیک کام | کرے ایک بدی اُسکو رسوائے عام

قاضی کو نصیحت یاران ایکدل کی اور دہ مستان عاقل کی نہایت پسند آئی اور خوبی عقل پر اُس قوم کی تحسین و آفرین کی اور کہا کہ فکر عزیزونکی اور نظر ہمنشینونکی میرے حال کی مصلحت حال پر عین صواب ہے اور یہہ مسئلہ بیجواب

بیت

محبت دل سے اُٹھ جاوے جو دُشنام و مذمت سے | ملامت گر سے ہم سُنتے رہیں اُسکو عزت سے

مثنوی

نصیحت کرتے ہو ناحق تم اتنی | نہین جانے کی زنگی سے سیاہی
تیری یاد دل کسطرح سے بھلائے | کہ کچلا ہوا سانپ کیسا پیچ کھائے

پھر کتنے راز دارونکو اُسکی تلاش و جستجو کا حکم کیا اور مال و زر اِس کام بدانجام پر خرچ کرنے لگا مثل ہے کہ زر ہے جسکی ترازو میں زور ہے اُسکے بازو مین

بیت

بہت سا جو زر دیکھے تو جھک ہی جاوے | ترازو کی ڈنڈی ہو گر آہنی

اتفاقاً ایک رات خلوت اُس شمع رو سے میسر ہوئی تھی کہ اُسی رات کو تو ال بدخصال کو خبر ہوئی کہ اِس رات قاضی شراب مین مست و بیخبر ہے اور بغل مین اُسکی

ایک محبوب سیمین بر بہہ خوشی سے اس نعمت کی نہین سوتا اور نے تکلف و بے باکانہ

ان بیتون کو بہہ گاتا

نظم

اے مرغ آج وقت سحر بولنا نہ تھا
بوس و کنار سے ابھی عاشق نہین جھکا

زلف سیاہ لپتی ہہ رخسار یار سے
یا گردسہ کی گنبد کے چھائی ہہ بہہ گھٹا

افسوس مین نجائے کہین عمر او کبھی
ٹک جاگ لے کہ خواب سے فتنہ نہین اٹھا

مسجد سے جب تلک نہ سنے صبح کی اذان
یا گھر سے بادشاہ کے نقارہ کی صدا

محبوب کی لبون سے جدا اپنے لب نکر
بیہودہ بولنے پہ تو اس مرغ کے بجا

القصہ قاضی اس حالت مین تھا کہ ایک خدمت گار راز دار نے اگر یہہ کہا کہ آپ کس نیند سوتے ہین اور کس غفلت مین ہین اٹھیے اور شتابی بھاگیے با ضطرابی جسقدر پانؤن طاقت پائے متصل چلے ہی جائیے کہ دشمنون نے آپ پر بندش باندھی ہہ بلکہ راست تو یہہ ہہ کہ سچ کہا ہہ ابتک آگ فساد کی دھیمی ہہ اب تدبیر سے بجھہ سکتی ہہ ایسا نہو کہ کل ایسی بھڑکے کہ ایک عالم کو جلا دے قاضی نے تبسم کر طرف اسکی دیکھا اور یہہ کہا

قطعہ

صید جس شیر کے ہو پنجے مین
اسکو اندیشہ کیا ہہ کتے سے

منہہ سے منہہ دوست کے ملا بس چھوڑ
تا عدو پشت دست کو کاٹے

الغرض سخن آرائے لطیف تر اور بات عجب تر یہہ ہے کہ اُسی رات بادشاہ کے
حضور مین بھی عرض ہوئی کہ حضرت کے ملک مین ایسا بدطوار و بدکردار پیدا ہوا ہے آگے اُسکے
حق مین جو کچھہ ارشاد جہان پناہ نے فرمایا کہ جناب بندگان ہمارے اُسکو منجملۂ فضلائے
دہر اور یکتائے عصر جانتے ہین شاید دشمنون نے عداوت سے اُسکے حق مین افترا
کیا ہو اور مکر سے ایک بند باندھا ہو یہہ سخن ہمارے سمع مبارک مین پذیرا نہوگا ہان
مگر مشاہدہ ہو جاے کہ حکیمون نے کہا ہے

بیت

شتابی لگا بیٹھے جو کوئی تیغ	وہ کاٹے ہے پھر پشت دست دریغ

آخر الامر وقت صبح شاہ عالیجاہ کئی خواصون سے سر دفعتاً قاضی کے گھر آئے شمع کو دیکھا
گُل ہے اور معشوق کو دیکھا لنڈھے مین پڑا ہے شیشہ شراب کا ٹوٹا ہے پیالہ بھی
ٹوٹا پڑا ہے اور قاضی خواب مستی مین ملک ہستی سے بیخبر ہے بلکہ نہین جانتا کہ دین و
دنیا کدھر ہے بادشاہ نے تفضلات و عنایات سے بآہستگی جگایا کہ اُٹھہ آفتاب نکلا
قاضی نے معلوم کیا کہ طلوع ہوا ہے کہا کس طرف سے حضرت نے متعجب ہو کر
فرمایا کہ جانب مشرق سے بطوریکہ عادت اللہ جاری ہے قاضی نے کہا نہین الحمد للہ
کہ ہنوز دروازہ توبہ کھلا ہے مطابق اس حدیث شریف کے چنانچہ ترجمہ اُسکا یہہ ہے
کہ بند نہین ہوتے دروازے توبہ کے بندون پر یہان تلک کہ نکلے آفتاب مغرب سے استغفر اللہ

واتوب الیہ یعنے آمرزش طلب کرتا ہون مین خدائے غفار سے اور توبہ کرتا ہون

قطعہ

باعث عصیان یہہ دونون ہوئے | بخت نافرجام و عقل ناتمام
لائق تعزیر ہون تو قید کر | پر نہین بخشش سے بہتر انتقام

بادشاہ نے فرمایا کہ اسوقت تو اپنی عقوبت پر مطلع ہوا اب توبہ سے کیا فائدہ اور استغفار سے کیا حاصل دلالت کرتی ہے اس بات پر یہہ آیۂ پڑھا یہ کہ جسکے حاصل معنی یہہ ہین کہ وقت مرگ کے توبہ قبول نہین

قطعہ

جو تو نے چوری سے کی توبہ سود کیا اسکا | کسی کے قصر پہ ڈالی گئی نہ تجھ سے کمند
ثمر نہ توڑا جو کوتاہ قد نے کیا ہے عجب | کہ اسکے ہاتھ سے چھوٹی شجر کی شاخ بلند

العزیز ہرگاہ کہ تجھ سے ایسا فعل زبون و امر مکروہ نمایان ہوا پھر راہ نجات کی کہان کہ اسی اثنا مین موکلان عقوبت اُسکے مزاحم ہوئے قاضی نے کہا کہ اس عاصی کو حضور معلی مین ایک بات عرض کرنی باقی ہے حضرت نے سُنکر فرمایا کہ وہ کونسی ہے قاضی نے عرض کی

قطعہ

تو مجھ پہ چھا رہی ہے ہر چند آستین غضب | ولے نچھوڑونگا مین تک بھی تیرے دامن کو
نجات گرچہ ہے مشکل گناہ سے لیکن | کرم وہ تجھ مین ہے کیونکر امید عفو نہین

بادشاہ نے فرمایا کہ یہہ نکتۂ غریب اور دقیقۂ عجیب کہا تو نے ولیکن محال عقل اور خلاف شریع ہے کہ فضل و بلاغت تیرے آج کے دن میرے ہاتھ سے تجھکو نجات دلاوین صلاح یہہ ہے کہ تیرے تئین ایک بلندی قلعہ سے گروا دون تا اورونکو عبرت ہو اور اگر ونکو دہشت قاضی نے یہہ عرض کی اے خداوند روئے زمین یہہ عاصی پرورش پایا ہوا اس درگاہ عزت کا ہے یہہ گناہ نہ فقط مین نے ہی کیا ہے بلکہ بہتون سے ہوتا ہے اور ہوا یہہ حکم کسی اور کے حق مین ہوتا اس گنہگار کو عبرت ہو بادشاہ اس بات کو سنکر بے اختیار ہنس پڑے اور جن اشخاص کو کہ اُسکے قتل کے واسطے اشارت کی تھی اُنکی طرف یہہ خطاب کیا

بیت

سبھی اپنے عیبون مین آلودہ ہو | کسی مین جو ہو عیب طعنے نہ دو

اکیسوین حکایت

جوان ایک پاک باز اور خوش چلن تھا | لگا ایک خوب رو سے اُسکا من تھا

سنا ہے یہہ کہ ایک دریا کے اندر | بھنور مین گر پڑے دونون وہ مل کر

بھون مین ملاح اُسکے پاس پہنچا | کہ تا دونے نہ پکڑے ہاتھ اُسکا

لگے تھا وہ بہی موجون مین روے رو | پکڑ تو یار کو اور چھوڑ مجھکو

تھی ان باتون پہ اُسکی خلق مدہ اسم | وہ بھی دیتا تھا اور کہتا تھا اُسدم

نہ حال عشق اُس سے جو تھے کا سُنا	جو بھولے سنجیتون مین دو بیت اپنا
بسر یار رونے کی یون زندگانے	ہو گذری جسے پہ سُن اُس سے کہانی
ہے فن عشق مین سعدی یہہ اُستاد	عرب کے جون لغت مین اہل بغداد
لگا دلبر سے ہے دل اخیر مند	کسیکو دیکھہ مت بس انکہہ کر بند
اگر مجنون و لیلی ہوتے فی الحال	اِسی دفتر سے لکھتے عشق کی چال

چہتا باب ضعف و پیری مین

پہلی حکایت

فقیہونکی گروہ مین دمشق کی جامع مسجد کے بیچ بحث کرتا تھا مین ناگاہ ایک جوان آیا اور کہا اُسنے کہ تم مین کوئی فارسی جانتا ہے لوگون نے اِشارت میری طرف کی بولا مین کہ وجہ پرسش کی کیا ہے کہا اُسنے ایک بُدھا ڈیڑھ سو برس کا جان کندن مین ہے اور کچھہ زبان فارسی مین کہتا ہے پر ہم نہین سمجھتے اگر مہربانی سے آپ قدم رنجہ فرماوین تو مع ثواب مزدوری پاوین شاید کچھہ وصیت کرتا ہو غرض مین اُسکے ساتھہ گیا جب کہ سرہانے اُس بیچ کے پہنچا سنا مین کہ یہہ شعر پڑھتا تھا

قطعہ

کہا مین نے جی مین کہ دم لون گی	ہوئی بند صد حیف راہ نفس

وہ رنیا کہ اِس زیست کے خوان سے ‏ ‏ اُٹھا تے ہی لقمہ صدا آئی بس

یعنے اِن بیتون کے عربی مین مردم شام سے جو مین نے کہے وے متعجب ہوئے کہ باوجود اِس عمر دراز کے متاسف حیات پر ہے تب مین نے اُس پیر جان ملب رسیدہ سے پوچھا کہ احوال تیرا کیونکر ہے بولا وہ

قطعہ

اذیت اُسکو پہنچی ہے کتنی دِ عیان ہو کر ‏ ‏ بزور توڑتے ہین جسکا ایک بھی دندان

تلک ایک سوچ کہ احوال اُسکا کیا ہوگا ‏ ‏ نکلتی ہو گئی جس شخص کے بدن سے جان

تب کہا مین نے دعیان موت کا دِل سے جانے دے اور اِس خیال کو گردِش طبیعت کے نہ آنے دے کہ یونان کے بڑے بڑے حکیمون نے کہا ہے اگرچہ مزاج بکمال صحت ہو پر بقا کا اِعتماد سزاوار نہین اور مرض اگرچہ مہلک ہو لیکن سبب ہوگا یعنی وہ آزار نہین اگر تیری مرضی ہو تو کسی طبیب کو بُلاؤن اور تیرا علاج کرواون شاید تدبیر اُسکی بن آئے اور تو اچھا ہو جا کہا اُسنے صد حیف

قطعہ

خواجہ کو فکر نقش ایوان ہے ‏ ‏ گھر کی تو تی ہے سب بُنِ دیوار

ہاتھ ملنے لگے طبیب نزکی ‏ ‏ جب کہ بُڈھے کو دیکھے وہ بیمار

مثنوی

ترع مین تھا ایک پیرِ خستہ حال ‏ ‏ سند اُسکے حلق تھی ایک پیر زال

جبکہ جبلی ہو گیا بالکل مزاج	نے عزیمت ہو موثر نے علاج

دوسری حکایت

ایک بندے کی زبانی نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایک نوجوان لڑکی کے ساتھ بیاہ کیا تھا اور گھر کو آراستہ ہر ایک دالان کوٹھری میں فرش اکثر خلوت میں ملکر بیٹھا اور دل و دیدہ میں اُسکو رکھتا راتوں کو نسوتا جگت اور لطیفے بولتا اِسواسطے کہ وحشت و نفرت اُسے نہو بلکہ موانست و اُلفت ہو چنانچہ ایک رات کہتا تھا میں کہ بخت بلند تیرے مددگار تھے اور طالع تیرے نیک اطوار کہ ایک بندے جہاندیدہ و فہمیدہ کار آزمودہ سے ہم صحبت ہوئی کہ حقوق صحبت کے جانے گا اور احسان ہمنشینی کے مانیگا خوش طبع و شیریں زبان ہے اور جان و دل سے مہربان

مثنوی

تجھکو ندوں اذیت اور سو جفا اُٹھاؤں	دل تیرا ہاتھ میں لوں جسطرح سے کہ پاؤں
طوطی کی طرح تیری خوراک گر ہے شکر	قربان جان شیریں ہے تیری پرورش پر

خبر گذری کہ ہاتھ میں کسی جوان مغرور تیرہ رائے سرگران و سبک پائے متلون مزاج کے گرفتار ہوئی کہ ہر ایک رات جس تس کے گھر میں سوتا پھرے اور ہر روز نئی یاری کرے

قطعہ

ہر چند ہیں جوان خوش اسلوب اور شکیل	لیکن کسی کے ساتھ وہ کرتے نہیں وفا

اُمیدِ تنگ وفا کی نہ رکھہ بلبلون سے وے | ہر وقت ایک پھول نئے پر ہون مبتلا

یہہ حالات خلاف بدوکی ہین کہ وے بطور معقول زندگانی کرتے ہین نہ بتقاضائے جہل جو ای

بیت

ڈھونڈھہ بہتر آپسے تنہا ہی چند سے گر بسر | مثل سے اپنے نہ کل اوقات تو ضایع کر

پھر کہا اُسنے اِسی وضع سے اِس قدر مین نے سمجھا یا گمان ہوا مجھے کہ دل اُسکا پیری والم مین پھنسا اور سنگسار ہوا کہ یکایک ٹھنڈی سانس بھر کر کہنے لگی جتنی باتین کہ کہین تونے میری عقل کی ترازو مین ہم وزن اُس ایک بات کے نہین جو مین نے اپنی دائی جنائی سے سُنی ہے یعنے جوان رندی کے پہلو مین بیٹھنا تیر کا بہتر ہے پیر سے

قطعہ

شوہر کے آگے رکھتی ہے زن جب اک چیز | سست و فشردہ جیسے کہ کہبار و نہ دا
کہتی ہے ہاتھہ ملکے یہہ مُردہ ہے اُسکے ساتھہ | سوتا نہین ہے آئے جو افسون کچھہ بہ کار

رباعی

آغوش سے مرد کے جو زن اُٹھی خفا | تو گھر مین کرے سیکڑون فتنے برپا
وہ پیر جو اُٹھہ سکے نجا سے اپنی | اِلّا بیجا تو کب لُٹے اُسکا عصا

حاصل کلام یہہ ہے کہ امکان موافقت کا نہ تھا آخر مفارقت ہوئی جب کہ مدت قدرتی

گذری عقد اسکا ایک جوان ترش رو بدخو تندمزاج مفلس کے ساتھہ کر دیا جو رو
جفا سہتی تھی اور شکر نعمت الٰہی مین یہہ کہتی تھی کہ الحمد للہ ایک عذاب الیم سے نجات پائی
نعمت عظیم ہاتھہ آئی

بیت

جو رہے کچھہ اور ایسی تندخو ۔ پر تجھے سہنے کہ تو ہے خوبرو

قطعہ

پاس تیرا ہو تو اچھا ہے جہنم بھی و لیک ۔ دوسرے کے ساتھہ جنت مین نہین رہنا بھلا
پیاز کی بو خوب کے منہہ سے جو آوے خوب ہے ۔ پھول گر بدشکل دیوے ہاتھہ سے تو بھی برا

قطعہ

چاند سا مکھڑا چمک رنگت کی اور اچھا لباس ۔ خوبیان جتنی ہین یہہ لازم ہین عورت کی تئین
فائدہ گہنے سے اور رنگین جامے سے اسے ۔ کیر و خاےُ کے سوا کچھہ مرد کی زینت نہین

تیسری حکایت

دیار بکر مین ایک بڈھے کے یہان مین مہمان تھا کہ بہت سا مال اور فرزند خوب رکھتا تھا
ایک رات نقل کرنے لگا کہ اپنی عمر مین سوا اس لڑکے میرے کوئی لڑکا نہین ہوا ایک
درخت اس جنگل مین زیارت گاہ ہے اکثر زن و مرد وہان مرادین مانگنے جاتے ہین راتون کو
اس درخت تلے گریہ وزاری جناب الٰہی مین کرتا رہا ہون مین تب مجھے یہہ فرزند بخشا ہے

مگر فقیہ ہے میان کلام اُسکے سُنا مین نے کہ وُوہی فرزند اپنے رفیقون سے آہستہ آہستہ کہتا تھا کیا ہوتا اُس درخت کا پتا مین پاتا تو جا کر اُسکے تلے دُعا کرتا کہ میرا باپ مرجاے روتا ہے کہ بڈھا خوشحال ہے کہ میرا بیٹا شعورمند ہے اوڑ بیٹا طعنے دیتا ہے کہ باپ میرا کبڑا ہے

قطعہ

ترتبت پہ باپ کی گزرے تو گذر کبھو	اوڑ گذرین آہ سال و مہ مدت بلند
نیکی مدرسے کی ہے مگر تو نے الہی نہ	اپنے لیے پسرے رکھتا ہے اسکی جو توامید

چوتھی حکایت

ایک روز جوانی کے گھمنڈ سے مین بہت راہ چلا تھا اوڑ رات کے وقت ایک پہاڑ کے پُشتے کے تلے سُست ہو کر رہگیا ایک بڈھا ضعیف کاروان کے پیچھے آیا اوڑ کہا اُسنے کیا سوتا ہے اُٹھ کہ یہ جگہ سونے کی نہین بولا مین کیونکر چلون کہ پاؤن مین طاقت نہین کہا اُسنے نہین سُنا ہے تو نے کہ کہہ گئے ہین رُکتے بیٹھتے چلنا بہتر ہے کہ بھوڑنا اوڑ تھکنا :

قطعہ

اسپ میرا کا تھمہ باندھ اوڑ صبر سیکھ	شوق منزل گو ہے پر جلدی نکر
اسپ تازی دوہی تگ چلتا ہے جلد	رات دن چلتا ہے آہستہ شتر

پانچوین حکایت

ایک جوان چالاک نازک و خندان شیرین زبان ہماری عشرت کی مجلس مین تھا کہ چہرہ اُسکا ہمیشہ بشاش اور لب متبسم تھے ایک مدت اتفاق ملاقات کا اُس سے نہوا پھر جو اُسکو دیکھا صاحب زن و فرزند تو درخت نشاط اُسکا پژمردہ اور گل صورت اُسکا افسردہ پایا پوچھا اُس سے کہ یہہ کیا احوال ہے بولا وہ کہ جب سے صاحب اطفال ہوا چال ڈھال طفلی و جوانی کی ترک کی

بیت

کہان طفلی زر کمار نگ بالونکا بڑھاپے نے • زمانے کا تغیر دنیا بس ہنگا ڈرانے کو

مثنوی

ہوا جو پیر تو اب طفلگی سے ہاتھ اٹھا • بلکہ لطیفہ ہنسی کام ہے جوانون کا
خوشی جوانون کی بڈھے کے بیچ ہو کیونکر • ندی سے جاکے نہین آیا پانی بار دگر
جب زراعت تمام ہین پک جاوے • نئے سبزے کی طرح کب پھر لہرائے

قطعہ

پیری اب آئی دور جوانی ہوا تمام • ایام آہ جتنے تھے اچھے گئے گذر
قوت تمام پنجۂ شیر کی جا چکی • راضی ہون شل پنیر فقط اب پنیر پر

قطعہ

کہا تھا سیہ ایک بد ہیانے سے • کہا بیٹا اے اُٹھو سا ہو مہربان

ہوئے بال تر کائے تدبیر سے	یہ سیدھی ہو یہ پیچھ کبری کہسان

چھٹی حکایت

ایکدن جوانی کی جہالت سے اپنی ماں پر جھنجلایا میں اور وہ آزردہ ہوکر ایک کونے مین جا بیٹھی اور آنکھوں مین آنسو بھر کر کہنے لگی مگر چھٹ پنا اپنا بھولا تو کہ مجھ سے سختیان کرنے لگا

نظم

ایک پیرزن نے بیٹے سے کیا خوب ہے کہا	دیکھا جو اسکو شیر فگن فیل تن قوی
بیچارہ میری گود مین رہتا تھا جن دنون	وے روز یاد آتے اگر تیرے تئین کبھی
کرتا نہ آہ جور و جفا مجھ پہ اب کہ تو	نام خدا جوان ہوا مین پیرزن ہوئی

ساتوین حکایت

ایک دولتمند بخیل کا بیٹا کاہلا تھا خیر خواہون نے اسکے کہا صلاح یہ ہے کہ اسکی شفا کے واسطے قرآن ختم کرے تو یا صدقہ دے کہ شافی مطلق صحت بخشے ایکدن اندیشہ کر کے بولا کہ ختم مصحف بحضور بہتر ہے غلہ دور سے ایک صاحبدل سنکر اسکو کہا کہ ختم کو اسنے اسلئے اختیار کیا کہ زبان پر ہے اور زر میان جان

مثنوی

مسلم رکھین عبادت میں اپنی خم گردن	وے لے نکھولین کبھو آہ دست جود و کرم
جو لاکھہ رکھین تو دیوین نہ ایک بھی دینار	گر ایکبار کہو حمد تو پڑھین سو بار

آٹھوین حکایت

ایک بڈھے سے کہا تو جورو کیون نہین کرتا کہنے لگا کہ بڈھی عورت کو جی نہین چاہتا لوگون نے پھر کہا دولتمند ہی نوجوان رنڈی کے ساتھہ نکاح کر جواب دیا اُسنے ہرگاہ کہ مجھہ بڈھے کو زن پیر نہین بھاتی تو زن جوان کو مجھہ سا مرد پیر کب خوش آئیگا

بیت

زور زن کو چاہئے ہی زر نہین درکار اُسے ایک گز در بہتر ہی اُسکے آگے دس من گوشت سے

نوین حکایت

سنا ہی اِندنون مین ایک پیرانے بڈھے نے کرون بڑھاپے مین شادی خیال یہہ باندھا

تھی ایک دختر نیکو جمال گوہر نام قد اُسکا سرو سا غنچے سے ہونٹھ منہہ گل سا

کہ اُسکے ساتھہ کبھی ڈھب سے کتخدائی کی برنگ درج گہر پر اُسے چھپا رکھا

جو کچھہ عروسی کو لازم ہی تھا سبھی موجود پہ اُٹھتے تھے عصا شیخ جی کا گر ہی پڑا

جو ہووے سوزن فولاد تو چہلتہ سے کمان تو کھینچی ہدف پر نہ تیر مار سکا

دلیل چاہی گلہ کرکے اُسکا یار و نہی کہ سارا گھر میرا اِس بدچلن نے صاف کیا

زندان جھگڑے ہوئے ایسی شوہر و زن مین کہ تا بہ محکمہ احوال اُنکا جا پہنچا

جب اِسقدر ہوئی رسوائی تب تو سعدی نے کہا نہ پاس ذرا اُسکا بلکہ صاف کہا

بس اب زبون نکہہ گیا خطا ہے دختر کی | جو ہاتھہ کانین مین تیرے گہر پڑیگا گیا

ساتوان باب تربیت کی تاثیر مین

پہلی حکایت

ایک وزیر کا بیٹا نادان و کند ذہن تھا ایک فقیہ کے پاس بھیجا اُسکو کہ اِس لڑکے کو تربیت کر شاید کہ عقل مند ہو جاے چنانچہ معلم نے تعلیم اُسکو کیا پر کچھہ فائدہ نہوا اب اُسکے باپ کے پاس ایک شخص کو بھیجا کہ بیٹا تیرا عاقل نہوا اور مجھکو دیوانہ کر دیا **نظم**

ہووے جس جوہر کے قابل اصل ہی | تربیت کا اُسمین ہی ہووے اثر
کوئی صیقل صاف کرنے کا نہین | ایسے لوہے کو جو ہووے بدگہر
گو ملین ساتون سمندر ہی تجھے | اُن مین گو کتین دھونا نہ پر ہ ۂ
پاک ہو یگا نہین بلکہ پلید ۂ | بیشتر ہو ویگا جو ہووے گا تر
جائے گو کعبے کو عیسیٰ کا گدھا | پھر جو آوے دیکھیو ویسا ہی خر

دوسری حکایت

ایک حکیم اپنے ہر ایک بیٹے کو نصیحت کرتا تھا کہ بابا جان علم و ہنر سیکھو کہ ملک و دولت دُنیا کی لائق اعتبار کے نہین جاہ و مرتبہ جاتا رہتا ہے اور روپیہ اور سونا بیچ سفر کے

مقام خطر میں ہے اور یہ حضر کے بھی ہو سکتا ہے کہ چور ایک مرتبہ لیجائے یا مالک ہی اسکو کئی مرتبہ میں کھائے اور تصرف میں لائے لیکن ہنر کا چشمہ فیض سے مالا مال ہے اور دولت بیزوال اگر ہنرمند مفلس ہو جائے کچھ غم نہیں کہ ہنر بذات خود دولت ہے

قطعہ

کمال والے کو کیا غم ہے مفلسی میں اگر ... نہو گلے میں لباس مکلف و رنگین
برہنہ گو ہو پہ نزدیک سب کے ہے بہتر ... حریر پوش کمینے سفیہ سے وہ کہین

ہنرمند جس جگہ جائے عزت و تمکین سے رہے اور صدر نشین نے ہنر جہاں جائے دانے چنے اور تصدیع کھینچے

بیت

حشمت کے بعد اٹھانا دشوار ہے تحکم ... اور نازنین کو سہنا جور و جفائے مردم

نظم

یک وقت یہ فساد اٹھا ملک شام میں ... بھاگا گھر اپنا چھوڑ کے ہر ایک جوان و پیر
دہقان کے بیٹے کہ فراست میں طاق تھے ... پہنچے حضور شاہ کے بلکہ ہوئے وزیر
ناداں وزیرزادے گئے بھیک مانگتے ... دہقان کے در پہ جیسے کوئی مبتذل فقیر

بیت

جو ورثہ باپ کا چاہے ہے علم سیکھ کہ تا ... یہ مال زر جو ہے دو دن میں خرچ ہوئیگا

بس اب زبون کہہ کیا خطا ہے دختر کی	جو ہاتھ کانپین ہین تیرے گہر پرویگا کیا

ساتوان باب تربیت کی تاثیر مین

پہلی حکایت

ایک وزیر کا بیٹا نادان و کُند ذہن تھا ایک فقیہ کے پاس بھیجا اُسکو کہ اِس لڑکے کو تربیت کر شاید کہ عقل مند ہو جائے چنانچہ معلّم نے تعلیم اُسکو کیا پر کچھہ فائدہ نہوا تب اُسکے باپ کے پاس ایک شخص کو بھیجا کہ بیٹا تیرا عاقل نہوا اور مجھکو دیوانہ کر دیا **نظم**

ہووے جس جوہر کے قابل اصل ہی	تربیت کا اُسمین ہی ہووے اثر
کوئی صیقل صاف کرنے کا نہین	ایسے لوہے کو جو ہووے بدگہر
گو ملین ساتوں سمندر ہی سے تجھے	اُن مین سے گئے کتین دھونا نہ پرشد
پاک ہوئیگا نہین بلکہ پلید	بیشتر ہوویگا جو ہووے گا تر
جائے گو کعبے کو عیسیٰ کا گدھا	پھر جو آوے دیکھیو ویسا ہی خر

دوسری حکایت

ایک حکیم اپنے ہر ایک بیٹے کو نصیحت کرتا تھا کہ بابا جان علم و ہنر سیکھو کیونکہ ملک و دولت دُنیا کی لائق اعتبار کے نہین جاہ و مرتبہ جاتا رہتا ہے اور روپا سونا بیچ سفر کے

مقام خطر مین ہے اور یہہ حضر کے بہی ہو سکتا ہے کہ چور ایک مرتبہ لیجائے یا مالک بہی اسکو کئی مرتبہ مین کہائے اور تصرف مین لائے لیکن ہنر کا چشمہ فیض سے مالا مال ہے اور دولت بیزوال اگر ہنرمند مفلس ہوجائے کچہہ غم نہین کہ ہنر بذات خود دولت ہے

قطعہ

کمال والے کو کیا غم ہے مفلسی مین اگر	نہو گلے مین لباس مکلف و رنگین
برہنہ گو ہو پہ نزدیک سب کے ہے بہتر	حریر پوشش کمینے سفیہ سے وہ کہین

ہنرمند جس جگہہ جائے عزت و تمکین سے رہے اور صدر نشین بنے ہنر جہان بجا دانی

بیت

سے چنے اور تصدیع کہینچے

حشمت کے بعد اٹھانا دشوار ہے تحکم	اور نازنین کو سہنا جور و جفائے مردم

نظم

یک وقت یہہ فساد اٹھا ملک شام مین	بہاگا گہر اپنا چہوڑ کے ہر ایک جوان و پیر
دہقان کے بیٹے بسکہ فراست مین طاق تہے	پہنچے حضور شاہ کے بلکہ ہوئے وزیر
نادان وزیر زادے گئے بہیکہہ مانگتے	دہقان کے در پہ جیسے کوئی مبتذل فقیر

بیت

جو ورثہ باپ کا چاہے ہے علم سیکہہ اسکا	یہہ مال وزر جو ہے دو دن مین خرچ ہوگا

تیسری حکایت

ایک فاضل شہزادیکو پڑھاتا تھا اور بے تامل مارتا نہایت ملامت کرتا لڑکے نے مجبور ہوکر گلہ اسکا باپ کے روبرو کیا اور بدن ننگا کرکے دکھایا باپ کا دل بھر آیا اور استاد کو بلا بھیجا اور کہا غریب جو رعیت کے ہین لڑکے انکو تو پراتنی ملامت تو نہین کرتا جتنی کہ میرے بیٹے پر اسکا باعث کیا ہے عرض کی اُسنے کہ بات سوچ کر کہا چاہیے اور حرکت پسندیدہ کیا چاہیے سب خلق کو عموماً اور بادشاہون کو خصوصاً اسواسطے کہ جو کچھ دست و زبان ملوک سے جاری ہو تو البتہ مشہور ہوتا ہے اور قول و فعل عوام کا چندان اعتبار نہین رکھتا

قطعہ

جو سو گناہ مین آلودہ ہووے مرد فقیر | سمجھا نے ایک بھی سو اُسکے ہون رفیق اگر
ولیک شاہ سے جو ہو جا ایک بات بُری | تو ایک ملک سے پہنچا ہی دین بلک دگر

پس شہزادون کی آراستگی اخلاق مین کوشش زیادہ چاہیے کہ عوام کے حیتن

قطعہ

جسکو بچپن مین جو کوئی ادب نکرے | جو بڑا ہو فلاح اُسکو نہو
جس طرح چاہے چوب ترکو تو | سیدھی جز آگ چوب خشک نہو

بیت

ڈالیان جسوقت کہ تسید ہی گر سید ہی ہوین		لیک چوب خشک ہرگز راست ہوتی نہین

بادشاہ کو حسن تدبیر معلم کا اور خوبی تقریر اُسکے سخن کی پسند آئی خلعت و نعمت عنایت کیا اور درماہہ بڑھا دیا

چوتھی حکایت

شہر عرب مین ایک آخون کو دیکھا مین نے ترش رُو بدخو تلخ گفتار مردم آزار کج الطبیعت نجس طینت عیش مسلمانون کا اُسکے دیدے سے تباہ ہوتا اور اُسکے قرآن پڑھنے سے آدمیونکا دل سیاہ بہت سے لڑکے پاک طینت اور لڑکیان پاکیزہ و خوب صورت اُسکے دست ظلم مین گرفتار نہ طاقت ہنسنے کی اُنکو نہ مجال گفتار کسیکے رخسار سیمین پر کبھو طمانچہ مارتا اور کسیکی ساق بلوریکو شکنجے مین کھینچتا القصہ سُنا مین نے کہ تھوڑی سی خیانت اور خباثت اُسکی معلوم ہوئی مارکر اُسکو نکال دیا اور مکتب خانہ ایک مرد صالح متقی سلیم الطبع صاحب حلم کے حوالے کیا کہ سوائے ضرورت کے بات نکرتا اور ایسا سخن کہ سبب کسیکی ایذا کا ہو اُسکی زبان پر نہ آتا لڑکون کے دل سے پہلے اُستاد کی ہیبت گئی اور دوسرے کی خو سے ملکی جو دیکھی آپسمین شیطان ایک دوسرے کا ہوا اور حلم اُستاد کے اعتبار پر علم کو ترک کیا اکثر اوقات بازی گاہ مین جمع ہوکر بیٹھتے اور بن لکھی ہوئین تختیان آپسمین سر [illegible] تے

بیت

ہووے گر اُستاد کے دلمین مہر و محبت تلطف و علا		کھیلین چل جھپتا ملکر لڑکے سب بازار بیچ

بعد دو ہفتے کے جو اُس مسجد سے گذرا میں کیا دیکھتا ہوں کہ پہلے ہی معلم کو منت سماجت
کر کے بدستور سابق اُسکے مکان پر بٹھایا ہے اِس حرکت سے رنجیدہ ہوا میں اور
لاحول پڑھ کر کہا میں نے کہ ابلیس کو پھر معلم فرشتوں کا کس واسطے کیا ایک پیر جہاندیدے نے
اِس بات کو سنا اور ہنس کر کہا نہیں سنا ہے تو نے کہ کہہ گئے ہیں مثنوی

مکتب میں اپنے بیٹے کو ایک بادشاہ نے — بھیجا کہ علم و فضل جہاں تک ہیں سیکھ لے
چاندی کی ایک تختی کو پاس اُسکے رکھ دیا — اور اُسپہ آب زر سے یہ ایک شعر بھی لکھا
اُستاد کا ستم ہی ترے کام آئیگا — لطف پدر سے فائدہ مطلق نہ پائیگا

پانچویں حکایت

ایک متقی کے بیٹے کو چچوں کے ترکے کا مال و دولت بہت سا ہاتھ لگا فسق علانیہ کرنے لگا
غرض کوئی گناہ نہ تھا کہ اُسنے نہ کیا اور کوئی نشہ نہ بچا کہ کھایا افیون نہ پیا یہ اطوار دیکھ کر
میں نے بطریق نصیحت کے کہا ای فرزند فضول خرچی کو آمدنی معین لازم ہے ۔

قطعہ

آمد نہیں ہے تجھکو تو مت خرچ کر بہت — دریا کے بیچ گاتے ہیں ملاح یہ سرود
گر مینہ کوہسار میں برسے نہ رُت کے بیچ — دریا وہ ایک سال میں ہو جائے خشک رود

عقل و ادب نہ تیاگ کر اور لہو و لعب سے درگذر کہ جس وقت دولت نبڑ جائیگی تکلیف کھینچیگا ۔

تو اور پشیمان ہوگا لڑکے نے رنگ رنگ کی لذت مین اور نشے کی کیفیت مین
اِس بات کو قبول نکیا بلکہ اِس گفتگو پر معترض ہوا کہ راحت بالفعل کو تشویش آیندہ سے
برہم کرنا عقل مندونکی رائے کے خلاف ہے

مثنوی

صاحبان نعمت و دولت ہین جو
خوف سختی سے نکھینچین رنج وہ

شادیان کر شوق سے لذت اُٹھا
کل کے غم کو آج تو ہرگز نہ کھا

خصوصاً مجھکو کہ صدر نشین مسند مروت کا ہون اور عقد ہمت کا باندھا ہے مین نے
اور ذکر میرے انعام کا زبان خلق پر ہر آن ہے

مثنوی

جو کہ ہو مشہور کریم و سخی
جو دسے وہ ہاتھہ نکھینچے کبھی

نیکی کی جب دھوم گئی کو بکو
در کو نہ پھر کر سکیگا بند تو

جب دیکھا مین نے کہ پند اثر نہین کرتا اور دم گرم اپنا اسکے آہن سرد مین کارگر نہین
ہوتا نصیحت چھوڑ دی اور مصاحبت ترک کی گوشۂ عافیت پکڑا اور حکیمون کے قول پر
عمل کیا کہ کہہ گئے ہین پہنچا اُس چیز کو کہ تجھہ پر واجب ہے پس اگر لوگ نہ قبول کرین
تو تجھہ پر کچھہ گناہ نہین

نظم

اگرچہ علم ہو سننے کا کچھہ نہین پر کہہ
جہان تلک کہ تجھے یاد ہین نصیحت و پند

سنتا ہے سیکھیگا اُسے ہیچ و صرف
ذلیل بیڑیان پاؤن مین قید خانے مین

ملیگا ہاتھ پھر افسوس سے وُہ یون کہکر	کہ مین نے کیون نہ سُنا دل سے پند دانشمند

بعد ایک مُدّت کے احوال اُسکا موافق اپنے اندیشے کے مین نے دیکھا یعنے گُدڑی سیتا تھا اور ٹکڑے جمع کرتا تھا دل میرا اُسکے حال تباہ پر بھر آیا اور مین نے اِس حالت مین فقیر کے زخم کو ملامت سے چھیلنا اور نمک چھڑکنا مروّت سے بعید جانا تب اپنے دل سے کہا

مثنوی

نشے مین یار سفلہ بے پروا	تنگدستی کا دن نہ تک سوچا
پیڑ پت جھڑ جو ہو بہاران مین	رہے بے برگ پھر زمستان مین

چھٹی حکایت

ایک بادشاہ نے اپنے بیٹے کو ایک معلم کے حوالے کیا اور فرمایا کہ تربیت اُسکو ایسی کر کہ جیسے اپنے فرزند کو کرتے ہین بیچارے نے ایک برس کامل اِس امر مین سعی کی پر کچھہ اُسسے نہ آیا اور مُبتدی کا مُبتدی رہا اُسکے بیٹے فضل و بلاغت مین منتہی ہوئے ملک نے فقیہ سے مواخذہ کیا اور غُصّے سے فرمایا کہ خلاف وعدہ کیا تو نے اور شرط وفا کی بجا نہ لایا عرض کی اُسنے اے شہریار تربیت یکسان ہے لیکن استعداد ایک سی نہین

قطعہ

پتھر سے ہی نکالتے ہین گو نقرہ و طلا	لیکن ہر ایک سنگ سے نکلے نہ سیم و زر

بو دار کر سکے نہ ہر ایک چرم سخت کو | اگرچہ سہیل چمکے ہے بسا زجہان پہ

ساتوین حکایت

مین نے سُنا ہے کہ ایک پیر اپنے مرید سے کہتا تھا کہ جسقدر خاطر آدمی زاد کی متعلق روزی سے ہے اگر روزی دینے والے سے ہوتی تو فرشتون کے مکان سے بھی پرے جاتا

نظم

تجھے بھولا نہ اُس دم ایزد پاک | کہ تھا تو نطفۂ بے حس و بیہوش
تجھے طبع روان و فہم بخشے | پھر اُسکے بعد حس و نطق اور ہوش
ہتھیلی پر بنائین انگلیان پانچ | لگائے بازو مرکب تیرے بادوش
ذرا تو سوچ اے کم عقل اب وہ | کرے گا تیری روزی کو فراموش

اٹھوین حکایت

ایک اعرابی کو دیکھا مین نے کہ اپنے بیٹے سے کہتا تھا اے بیٹا قیامت کے دن تجھ سے یہ پوچھینگے کہ عمل تیرا کیا ہے نہ یہ کہینگے کہ باپ تیرا کون ہے غرض اُسکے جوابکی فکر لازمی ہے ضرور ہے اور تو جاہل ابس امر مین دانائی سے دور

قطعہ

کعبے کے جامے کو جو چومے ہے ہر کہ و مہ | ریشم کی کرم سے وہ کب یہ ہوا ہے نامی
صحبت مین ایک بزرگ کی کتنے دنون ہے رہتا | مانند اُسکی وہ بھی جگ مین ہوا گرامی

نوین حکایت

حکیمونکی کتابون مین لکھا ہے بچھوؤن کیتئین محل پیدایش اور حیوانون کی طرح مقرر نہین بلکہ وہ جتنے رودے اور جھیلیان کہ انکی ماونکے پیتھ مین ہین انکو کھاتے ہین اور ان کی پیت کو پھاڑکر باہر آتے ہین اور جنگل کو چلے جاتے ہین چنانچہ پوست کے ٹکڑے کہ بچھوؤن کے گھر مین دکھائی دیتے ہین اسکاہی سبب ہے اس نکتے کو ایک بزرگ کے حضور جو بیان کیا مین نے فرمایا اسنے کہ میرا دل اسکے صدق پر گواہی دیتا ہے سوائے اسکے اور کچھ نہوگا جب کے چھٹپنے مین ماباپ کے ساتھہ یہہ سلوک کیا ہے تبھی بڑے ہوکر ایسے مقبول اور محبوب ہوئے ہین

قطعہ

باپ نے بیتے کو وصیت کی | کہ اے جوانمرد یاد رکھہ یہہ پند
اصل سے اپنی کی نہ جسنے وفا | وہ نہوگا عزیز و دولتمند

بچھو سے پوچھا کہ تو جاڑون مین کیون نہین نکلتا بولا گرمیون مین میری کیا حرمت ہوتی ہے جو جاڑون مین نکلون

دسوین حکایت

ایک فقیر کی جورو پیت سے تھی جب نو مہینے گذرے فقیر نے کہا کہ تمام عمر میرے لڑکا نہین ہوئی اگر خالق مجھے بیتا عطا کرے تو سوائے اس خرقے کے جو پہنے ہون جتنی میری ملک ہے درویشونکو بخش دونگا اتفاقاً اسکی جورو بیتا جنی نہایت اسنے شادیکی اور دسترخوان

لگے یارون کے بموجب عہد کے بچھا دیا اور جو کچھہ کہ اپنے پاس مال و متاع رکھتا تھا اُسکا کھانا پکا کر کھلا دیا بعد کئی برس کے مین جو سفر شام سے پھر آیا جس محلّے مین کہ وُہ فقیر رہتا تھا گیا اور احوال اُسکا پوچھا لوگون نے کہا کہ بندی خانے مین وُہ کوتوال کے یہان قید ہے پھر مین نے پوچھا کہ باعث اُسکا کیا ہے اُنھون نے کہا کہ اُسکے بیٹے نے شراب پی اور کسیکا خون کر کر شہر سے بھاگ گیا اِس واسطے وُہ قید مین گرفتار رہا تب مین نے کہا کہ اِس بلا کو اُسنے آپ خدائے عزّ و جل سے چاہا تھا

قطعہ

ہین جتنی عورتین اے مرد صاحب دانش	جنین اگرچہ ولادت کے وقت گزدم و مار
کہین یہہ خوب ہے اہل شعور کے نزدیک	اِس امر سے کہ جنین کو دکان ناہموار

گیارھوین حکایت

لڑکائی مین بالغ ہونے کی علامت کو ایک بُزرگ سے پوچھا مین نے کہا اُسنے تین نشانیان کتابون مین لکھے ہین ایک پندرہ برس کی عُمر دوسرے محتلم ہونا تیسرے موئے نہانی کا نکلنا لاکن حقیقت مین ایک نشان ہے یعنے اپنے حظ نفس کی بند سے پہلے رضائے الٰہی مین ہونا پس جس مین یہہ صفت موجود نہین صاحب تحقیق اُسکو بالغون مین نہین گنتے

قطعہ

چالیس دین لگو دات رحم بیچ جو تھما	ایک آب کا قطرہ ہوا اِنسان کی صورت

چالیس برس کے کو نہو علم و ادب گر | ہرگز نہ اُسے جانیو انسان بہ حقیقت

نظم

اخلاق و جوانمردی ہی بس ہے بشریت | اس جسم مرکب کو نہ انسان فقط جان

ہے جس مین ہنر شخص وہی ہیگا وگرنہ | ہر رنگ کی تصویر سے عالم بھر سکتے ہین ایوان

فضل و ہنر احسان و کرم سے جو ہو خالی | تو آدمی اور صورت دیوار ہے یکسان

دُنیا کے تئین قابو مین لانا نہ ہنر ہے | جانے دے تو اُس فاحشہ کی طرف نکہ دیان

لے کسی بیگانے کا دل ہاتھ مین اپنے | بس فضل و ہنر ہے یہی جی پر تو اپنے ٹھان

بارہوین حکایت

وُہ حاجی جو پیادے تھے ایک برس آپس مین لڑائی ہوئی تھی اور یہہ عاصی بھی اُس سفر مین پیادہ تھا غرض ہر ایک اپنے تئین منصف سمجھ کر آپسمین دست و گریبان ہوئے اور نہایت دل کھول کر لڑے ایک کجاوہ نشین اپنے مثل سے کہتا تھا اے عزیز جائے تعجب ہے کہ ہاتھی دانت کے پیادے شطرنج کے عرصے سے جو گذرے وزیر ہوئے یعنے ایک مرتبہ بلند کو پہنچے اور حاجیون کے پیادے وسعت صحرائے مکہ کو طے کر گئے اور جیسے تھے اُسسے بھی بدتر ہوئے

قطعہ

کہہ میری طرف سے یہہ حاجی موذی کو تو جو | پوستین خلق کی جو تو کترے کرے ہے بجا

حاجی ہرگز نہین تو اونٹ ہے جو بیچارہ ۔ کہ لاتے چاتے ہے سدا بوجھ کو ہے ہلتا

تیرہوین حکایت

ایک ہندو نفط اندازی سیکھتا تھا کسی حکیم نے کہا کہ گھر تیرا چھپر کا ہے تک اپنے دلمین سوچ کہنا مان اور اسکو ہنسی کھیل نجان

بیت

بات بیہودہ کو ہرگز نہ زبان پر تولا ۔ دے جواب اسکا نہ ہرگز تو جسے جابرا

چودہوین حکایت

ایک شخص کی آنکھین دکھنے آئین ایک سالوتری کے پاس گیا کہ میری دوا کر اسنے جو دوا کہ چارپاؤن کی آنکھون کے واسطے مخصوص ہے اسکی آنکھو نمین لگادی فی الفور اندھا ہوگیا قضیہ حاکم کے پاس لے گئے اُسنے فرمایا کہ سالوتری پر کچھ تاوان نہین اگر یہہ گدھا نہوتا تو اسکے پاس جاتا مقصود اس بات سے یہہ ہے کہ جو شخص کسی ناآزمودہ کو دے ایک کام عمدہ پیچہ نادم ہوتا ہے اور عقلمندونکے آگے احمق.

قطعہ

شعور مند وہی ہے جسکی عقل ہے روشن ۔ کسی سفیہ کو ہرگز نسونپے کام بڑا
جہان حریر کو بنتے ہین وہان نہ لیجاوے ۔ اسے جو بوریا بنتا ہے گرچہ ہو یکتا

پندرہوین حکایت

کسی بزرگ کے ایک فرزند سعادت مند تھا قضاے الٰہی سے وہ مرگیا پوچھا اسکی

لوح مزار پر کیا نقش کرین ہم کہا اُسنے کہ آیات قرآن مجید کی عصمت و عزت بہ سبب
ایسی جگہ پہ کھودنا اُنکا لائق نہین کہ بعد ایک مدت کے جو حرف گھس جاوین تو خلق
اُنپر پاؤن رکھے اور کتے پیشاب کرین اگر یہہ امر ضرور ہے تو یہہ دو بیتین کندہ کرو کہ کافی ہین

قطعہ

واہ واشاد کیا مین ہوتا تھا	دیکھ کر سبزے کتین چمن مین اُگا
آئیو وقت بہار اِدھر اے دوست	دیکھیو جو خاک پر میری سبزا

سولہوین حکایت

ایک پرہیزگار کسی دولت مند کیطرف سے گذرا اور دیکھا اُسنے کہ ایک غلام کے ہاتھہ پاؤن کھینچ کر باندھے ہین اور ستم کر رہا ہے متقی نے کہا اے عزیز خداے عز و جل نے ایک مخلوق مانند تیرا محکوم تیرے حکم کا کیا ہے اور تجھکو اُسپر فضیلت دی ہے نعمت حق کا شکر بجا لا اور اتنی جفا اُسپر مت کر ایسا نہو کہ فردائے قیامت یہہ بندہ تجھسے بہتر ہو اور تو شرمندگی کھینچے

مثنوی

غصے نہو غلام پہ اپنے تو بیشتر	آزار اُسکے دلکو نہ دے بس جفا نکر
تو نے تو دس درم کتین مول ہے لیا	پیدا تو اُسکو آپ بقدرت نہین کیا
کبتک یہہ حکم خشم ذرا دلمین دیکھکر	صاحب ترا ہے تجھسے نہایت بزرگتر

اے صاحب غلام وکنیزان بندہ ہا	آقا کو لے اپنے تو بھی نہ یون دھیان سے بھلا

حدیث مین ہے کہ بہت بڑی حسرت قیامت کے دن یہہ ہے کہ غلام صالح کو بہشت مین لیجائین اور خاوند فاسق کو دوزخ مین

قطعہ

جو کہ تیرا مطیع ہوا اُسکو	تی ایذا سے نجان حقیر
کہ بہت ہے قبیح حشر کے دن	بندہ آزاد اور خواجہ اسیر

ستترہوین حکایت

ایک برس شامیوں کے ساتھ بلخ سے مین نے سفر کیا تھا اور راہ راہزنوں کے باعث خطرناک تھی ایک جوان تیرانداز نگہبانی کے واسطے ہمارے ساتھ ہوا یکیت کمان کش سپاہی زورآور کہ دس مرد قوی اُسکی کمان کا چلا نچڑا سکتے اور پہلوان روی زمین کے کشتی مین پیٹھ اُسکی زمین سے نہ لگا سکتے لیکن ناز و نعمت سے پلا تھا جہان دیدہ و کار آزمودہ و سیاح نہ تھا بہادرون کی نقارے کی آواز نہ کبھو سُنی تھی نہ سوارون کی تلوارونکی چمک دیکھی تھی

بیت

ہوا تھا نہ وہ دشمنون کا اسیر	نہ برسا تھا گرد اُسکے باران تیر

مین اور وہ جوان آگے پیچھے دوڑتے تھے جسوقت دیوار قدیم آگے آتی وہ زور بازو سے گرا دیتا اور جس جگہ بڑی درخت عظیم کو دیکھتا سر پنجہ سے اکھاڑ لیتا اور گھمنڈ سے یہہ بیت پڑھتا

بیت

زور بازو دیکھے تنگ مردونکا ناتی ہے کہان	ہے کدھر کو شیر دیکھے پنجۂ زور آوران

ہم اس حالت مین تھے کہ دو ہندو ایک پتھر کے پیچھے سے نکلے اور قصد لڑنے کا انھونے ہم سے کیا ایک کے ہاتھ مین لکڑی تھی اور دوسرے کی بغل مین ڈھیلے کو تنے کی موگری: جوان کو کہا مین نے کہ کیا کھڑا ہے

بیت

جو کچھ کہ تجھ مین ہے سو کر گذر زمردی و زور	کہ اپنے پاؤن سے آپ آیا ہے عدو سوے گور

اتنے مین کیا دیکھتا ہون کہ جوان کانپنے لگا اور تیر کمان ہاتھ سے گر پڑے

بیت

یہہ نہین لازم کرے جو موشگافی تیر سے	لڑنے والونکے بھی روز حملہ وہ قائم رہے

آخر کو اسباب ہتیار کپڑے حوالے کر دئیے اور اپنی جان بچا کر گئے

نظم

جو ہووے کام بڑا کار آزمودہ کو بھیج	کہ لیوے شیر قوی پنجہ کو وہ زیر کمند
جوان کتنا ہی ستہ زور فیل پیکر ہو	یہ توڑے خوف سے جنگ عدو مین پیوند
لڑا سو جو وہ لڑائی کو جانے ہے ایسا	کہ جیسے مسئلہ شرع کو کوئی دانشمند

اٹھارہوین حکایت

ایک بڑے آدمی کے بیٹے کو دیکھا مین نے کہ اپنے باپ کی قبر پر بیٹھا ہے اور ایک فقیر زادے سے بحث کرتا ہے کہ میرے باپ کی گور کا صندوق سنگین اور لوح کندہ نگین اور فرش

اُسکا سنگ مرمر کا اینٹین اُسمین فیروزے کی ہین اور قبر تیرے باپکی کیا ہے
یہی نہ کہ دو اینٹین رکھہ کر ایک مُٹھی بھر خاک اوپر ڈال دی ہے درویش کے بیٹے نے
سُنکر کہا چُپ رہ کہ ہنوز باپ تیرا نیچے اُس سنگ گران کے ہلا بھی نہوگا کہ باپ میرا بہشت مین پہنچا

بیت

جس گدھے پر بوجھہ کم لادین انام	ہووے آسودہ بہت وقت خرام

نظم

بوجھہ فاقے کے ستم کا جو اُٹھاویگا فقیر	مرگ کے وقت سبکبار بہت ہوگا وہ
نعمت وراحت وآرام مین جو کوئی جیا	شک نہین اُسکو ہی دُشوار بہت مرنا ہو
ہووے جس حال مین چھوٹا ہوا قیدی جگ مین	بہتر اس عہد سے ہیگا کہین ہو قیدی جو

انیسوین حکایت

ایک بُزرگ سے معنی اس حدیث کے پوچھے مین نے کہ ترجمہٴ لفظی اُسکا یہہ ہے دُشمن تر
دشمنونکا تیرا نفس ہے پہلو مین تیرے فرمایا اُسنے باعث اسکا یہہ ہے کہ جس دُشمن پر
احسان تو کرے گا تیرا دوست ہو جائیگا مگر نفس کہ جس قدر اُسسے مدارا اور محبت سے
پیش آئیگا مخالفت زیادہ کرے گا

قطعہ

فرشتہ خو کرے ہے آدمی کو کم کھانا	جو کھائے مثل بہائم کرے ہے جان جامد

مراد جسکی تو برلائے ہو تیرا وہ مطیع	سوائے نفس کہ حاکم ہو یا گروہ مراد

بیسویں حکایت جدال سعدی

ایک شخص کو درویشوں کی صورت کے موافق اور انکی سیرت کے مخالف کسی مجلس میں دیکھا میں نے کہ بدیان کر رہا ہے اور دفتر شکایت کے کھولکر ہجو تونگروں کی شروع کی اور سخن کو یہاں تلک پہنچایا ہے کہ فقیروں کا دست قدرت بندھا ہے اور تونگروں کا پائے ارادت ٹوٹا

بیت

اہل کرم کے ہاتھ میں دام و درم نہیں	دولت ہے جنکے پاس انھوں میں کرم نہیں

میں کہ پالا ہوا بزرگوں کی نعمت کا ہوں یہ بات مجھے پسند نہ آئی کہا میں نے اے یار بزرگوار حاصل ہیں مسکینوں کے اور ذخیرے ہیں گوشہ نشینوں کے مقصد ہیں زائروں کے اور نگہبان ہیں مسافروں کے برائے راحت مردمان اٹھاتے ہیں بار گران کھانے میں ہاتھ اس وقت ڈالیں کہ متعلق اور زیر دست کھاویں اور ان کے جود و کرم کا فضل فقیر و پیر و اقربا اور ہمسائے کو پہنچا ہے

نظم

تونگروں کو ہے نت وقف و نذر و مہمانی	زکواۃ فطر کی ہر سال و ہدی و قربانی
اور انکا کام ہے آزاد کرنا بندوں کا	جو انپہ طعن کرے اسکی ہے کی نادانی
تو انکے رتبۂ دولت کتیں کہاں پہنچا	انھوں سے ہوتی ہے جنکیں سدا ارزانی

تیری ہے پونجی دو رکعت سو تیری خاطر کو   اُنہونکے وقت بھی لاحق ہے سو پریشانی

قدرت جود کی اور قوت سجود کی دولت مندونکو بہتر میسر ہوتی ہے کہ مال پاکیزہ و جامہ پاک و دل فارغ و پاس ابرو رکھتے ہین اور قوت طاعت کی لقمہ لطیف مین ہے اور صحت عبادت کی لباس ظاہر مین ظاہر ہے کہ معدۂ خالی مین کیا قوت ہو اور دست تہی مین کیا سخاوت پائے شکستہ سے سیر کیا ہو سکے اور بھوکھے کے ہاتھ سے کیا خیر

قطعہ

رات کو سووے وہی دائم پراگندہ حواس   جسنے شر کی وجہ قوت صبح کی ظاہر ہو
گر میونمین آذوقہ کرتی ہے اکٹھا اسلئے   تاکہ جاڑونمین فراغت قوت سے ہو مور کو

فراغت فاقے سے نہین ملتی اور جمعیت پریشانی کے ساتھ جمع نہین ہوتی کسی نے تکبیر احرام نماز عشا کی کہی ہے کوئی منتظر طعام شب کا ہے غرض ہرگز یہہ اُسکے مشابہ نہین

رباعی

جتنے ہین صاحبان رزق سدا   دل سے مشغول ہین بذکر خدا
روزی جنکی ہے جگہین دانواڈول   بھٹکے ہے دل اِدھر اُدھر اُن کا

عبادت انکی مقام قبول سے نزدیکتر ہے کہ خاطر جمع اور حضور قلب رکھتے ہین نہ پریشان خاطر کہ اسباب معیشت کے درست کرکے اور اوراد عبادت مین مشغول ہون نپاہ مانگتا ہون

سمجھا اُس ایسے فقر سے کہ جو بدحال کرتا ہے اور ایسے کی ہمسائگی سے کہ جیسے دوست
نہین رکھا حدیث مین بھی آیا ہے کہ فقر روسیاہی دونو جہانکی ہے درویش بےمعرفت کو آرام
نہو جب تلک کہ فقر اُسکے فقر کا انجام نہو یہہ سُنکر کہا اُسنے کہ نہین سُنا ہے تونے کہ جناب حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فقر فخر ہے میرا اب بولا مین چپ رہ کہ مُراد سیّد عالم
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی فقر سے مرد میدان رضا کے ہین اور راضی تیر قضا کے نہ ایسے کہ خرقہ
صُلحا کا پہنین اور فقیر کے لقمۂ روزینہ کو بیچین

رباعی

اے بلبل سے تیری گو کہ اونچی ہے صدا		خالی ہے پہ ایک لخت باطن تیرا
ہمسے بھی تو کہہ کوچ کے وقت اے غافل		بن توشے کے تدبیر کریگا تو کیا

رباعی

تسبیح لپیٹ مت تو ہاتھ اپنے پر		حق مین نہین یہہ لعر تیرے کچھہ بہتر
ہے ہمت و مردی جو تجھے ایک ذرا		منہہ پھیر خلائق سے طمع کچھہ مت کر

اور نہین ہو سکتا بغیر نعمت کے ننگے کا پہنانا یا بدون وسعت قیدیون کی رہائی مین
ساعی ہونا ہم جنس ہمارا اہل دولت کو کب پہنچین اور ہاتھ لینے والے کا دینے والے کے ہاتھ سے
مشابہہ کب ہووے خدا تعالی محکم قرآن مین یعنے وہ آیہ کہ جسکے معنے صریح ہین اور احتمال دوسرا
نہین رکھتے نعمت اہل بہشت سے خبر دیتا ہے معانی اسکے یہہ ہین یہہ وے ہین

کہ اُنکے واسطے ہے روزی معین تا جانے تو کہ جو کوئی مشغول خرچ روزمرہ ہے دولت پارسائی سے محروم ہے اور ملک قناعت کا تابع رزق معلوم ہے۔ بیت

خواب مین پیاسون کے تئین آوے نظر	آب کا چشمہ یہہ عالم سر بسر

جہان کہین کسی سختی کھینچے ہوئے کو اور تباہی کے مارے کو دیکھیگا تو کہ وہ آپ کو بسبب غلبۂ حرص کے خوف ناک کامون مین مشغول کرتا ہے اور اُسکے جتنے متعلقات اور لوازم ہین اُن سے پرہیز نہین کرتا اور عذاب آخرت سے نہین ڈرتا حلال و حرام کو نہین پہچانتا

قطعہ

ڈھیلا کہین سے کتے کے سر پر جو آ پڑے	اُچھلے وہ اِس خوشی سے کہ یہہ استخوان ہے
دو آدمی جو کاندھے پہ رکھہ لیوین نعش کو	ناکس کتے تئین گمان یہہ ہووے کہ خوان ہے

لیکن صاحب دولت چشم عنایت الٰہی سے بسبب حلال کے حرام سے محفوظ ہے یہہ سمجھہ کہ مین تقریر اِس سخن کی نہین کرتا اور دلیل نہین لاتا تجھی سے انصاف کی توقع رکھتا ہون کہ ہرگز نہ دیکھا ہوگا تو نے ہاتھہ کسی دغاباز کا شانون سے بندھا اور کسی بینوا کو قیدخانے مین بیٹھا یا پردہ عصمت کسی متقی کا پھٹا یا کسی کا ہاتھہ پہنچے سے کٹا مگر بسبب درویشی اور مفلسی کے کہ شیر مرد ضرورت اور محتاجی کے باعث پڑا ہے گھرو نین کو بھل اور رسید مقتین مین اور نکجے جہید واکر پاؤن بندھلتے ہین ہو سکتا ہے درویش کو نفس امارہ ورغلانے اگر غور تیسے

بچنے کی طاقت اپنے مین نپاوے تو گناہ مین مبتلا ہووے کہ بطن اور فرج توام ہین یعنے ایک
پیٹ کے دو فرزند جب تلک ایک برجا ہے دوسرا برپا ہے سنا ہے مین نے کہ ایک
فقیر کو احلام کی علت کے سبب پکڑا باوجود اسکے کہ ساری کینچی سننے پر سنگسار کی
سزا پائی تب بولا اے مسلمانو زر نہین رکھتا کہ جورو کرون اور طاقت نہین رکھتا کہ
صبر کرون ناچار ہون کیا کرون اور اعضائے تناسل کا کاتنا اسلام مین درست نہین
غرض سارے اسباب تسکین اور جمعیت باطنی کے جو اہل دولت رکھتے ہین انمین سے
ایک یہہ ہے کہ ہر ایک رات ایک محبوبۂ خوب سے ہم آغوش رہتے ہین اور ہر روز جو انکو
تازہ کرتے ہین ایسی محبوبہ کہ صبح روشن کے سینے پر اسکے گور رنگ سے داغ پڑگیا ہے اور
اسکی قامت سے شرمندہ ہوکر سرو خیابان خاک مین گرگیا ہے بیت

عنابی اپنی انگلیونکی پوریون کو کیا		پہنچے کتین عزیزونکے خونمین ڈبو دیا

ممکن نہین ہوئے ہوئے ایسی حسین کے گرد برے کاموںکے پھرین یا اِدہر اُدھر کا دھیان آئے

	بیت	دلپر دھرین

کرتا ہے کب بتون پہ دنیا کے التفات		تاراج و محو حور کا جو دل کہ ہے ہوا

جس شخص کے ہون روبرو خرمائے تر خواہش کے وقت پتھر ناسے بھولکر وہ خوشئہ انگور پر
اغلب ہے کہ مفلس اپنے دامن عصمت و طہارت کو نجاست گناہ سے بھر دیوے اور مانند بھوکے

کتے کی روتی جسکی پائے لیجاوے — **بیت**

دجال کا یہہ خر ہے کہ صالح کا ہے شتر		کب پوچھتا ہے گوشت جو کتے کو ملگیا

کتنی کیسی پردہ نشین بسبب درویشی کے فساد مین پڑی ہین اور آبروئے گرامی اپنی کھو بیٹھی

بدنامی کی باد سے برباد دی ہے — **بیت**

افلاس باگ کھینچ لے تقوے کے ہاتھ سے		جب ہووے بھوکھ قوت پرہیز کب رہے

جسوقت کہ مین نے یہہ سخن کہا درویش کے ہاتھ سے باگ طاقت کی چھٹ گئی تیغ زبان کی اُسنے کھینچ لی اور گھوڑا فصاحت کا بیحیائی کے میدان مین کدا کر مجھہ پر دوڑایا اور کہا اتنا مبالغہ انکی تعریف مین کیا تو نے اور پریشان باتین کہین کہ وہم تصور کرتا ہے کہ یہہ گروہ فاقے کے زہر کو تریاق ہے اور روزی کے خزانے کی کُنجی لیکن فی الحقیقت یہہ مجمع تکبر اور غرور کا مشغول مال و نعمت و مبتلائے جاہ و دولت ہے بات نہین کہتے یہہ مگر بجہالت اور دیکھتے نہین الا بکراہت عالمون کو گدا جانتے ہین اور فقیرون کو بے سروپا غرور مال کے سبب اور عزت و جاہ کے باعث برتر سب سے بیٹھتے ہین اور اپنے تئین بہتر سب سے جانتے ہین یہہ خیال نہین رکھتے کہ کسی سے سارش کہین بیخبر ہے حکیمون کے قول سے کہ کہہ گئے ہین جو کوئی عبادت مین اوروں سے کمتر ہے اور دولت مین زیادہ بصورت امیر ہے اور بمعنی فقیر

بیت

زر سے جو نہ دے ہنر کو حکیمون پہ مفخر ہو
گو گاؤ عنبری ہے پہ تو جان کون خر

کہا مین نے کہ مذمت اُنکی مت کر کہ اہل کرم ہین تو لا وُہ غلط کہتا ہے بندۂ درم کیا فائدہ ہے کہ اگر ابر بہار ہین کہ کسی پر نہین برستے مانا کہ آفتاب ہین پہ کسیکو منور نہین کرتے گو وسعت و قدرت کے مرکب پر سوار ہین لیکن اُسے نہین دوڑاتے اور ایک قدم بھی واسطے خدا کے راہ حق مین نہین رکھتے بے منت و اذیت ایک درم نہین دیتے مال کو محنت و مشقت سے جمع کرتے ہین اور خست کے باعث دھر رکھتے ہین آخر کار چھوڑ جاتے ہین حکیمون نے کہا ہے مال بخیل کا خاک سے اُسوقت نکلتا ہے کہ وُہ خاک مین جاتا ہے

بیت

کوئی حصول کرے جد جہد سے دولت
ایک اور آ کے لیجائے اُسکو نے زحمت

مین نے کہا دولتمندون کے بخل سے آگاہ نہین ہوا تو مگر بسبب گدائی کے وگرنہ جو کوئی کہ طمع نہین رکھتا سخی اور بخیل کو یکسان ہے جانتا کسوٹی جانتی ہے کہ سونا کیا ہے اور محتاج جانتا ہے کہ بخیل کون ہے بولا وُہ کہ اس بات کو تجربے سے کہتا ہون کہ چوبدار دروازے پر رکھتے ہین اور مردم درشت خو اور جنگجو متعین کرتے ہین کہ عزیزون کو آنے ندین اور صاحب تمیزون کو روکین اور کہین کہ گھر مین کوئی نہین

بیت

گر نہووے صاحب تدبیر و عاقل ہوشیار
کوئی گھر مین ہے نہین کہتا ہے سچ یہ پردہ دار

کہا مین نے کہ باعث اس حرکت کا یہہ ہے کہ اہل توقع کے ہاتھ سے اور محتاجون کی عرضیون سے

تنگ آتے ہین اگر جنگل کی ریت دُر ہو تو بھی عقل کے نزدیک محال ہے کہ آنکھ گداکی پُر ہو

بیت

نعمتون سے طالب دُنیا کی آنکھ ‌‌ ‌‌ ‌‌ پُر ہووے جیسے شبنم سے کوا

حاتم طائی صحرا نشین تھا اگر شہر مین ہوتا تو گداؤن کے ہاتھون سے عاجز و بیچارہ ہو جاتا اور اُسکے بدن کا جامہ پارہ پارہ پھر بولا وہ کہ رحم کرتا ہون مین اُنکے حال پر کہا مین نے غلط حسرت و حسد ہے تجھکو اُن کے مال پر غرض ہم اس جواب و سوال کے جھگڑے مین پھنسے ہوئے تھے جب وہ سخن کا پیادہ چلاتا مین اُسے بند کر دیتا جب گھڑی وہ دلیلونکی شطرنج مین تیر بادشاہ کلام کو دیتا مین فرزین حجت سے بچا لیتا یہان تک کہ کیسہ ہمت کا اُسنے ہارا اور حجت کے تیرونکا ترکش ڈال دیا

قطعہ

ڈھال کو مت پھینک تو از حملۂ مرد فصیح ‌‌ ‌‌ ‌‌ کچھ نہین ہے پاس اُسکے جز دروغ و ادعا
سیکھ دین و معرفت اے یار شاعر سجع گو ‌‌ ‌‌ ‌‌ در پہ ہی رکھتا ہے جسنے قلعہ خالی ہے پڑا

آخر کار دلیل اُسکے پاس نہ رہی جب ذلیل اُسے کیا ہمنے اُسنے ہاتھ ظلم کا پھیلا دیا اور بیہودہ بکنا شروع کیا جاہلون کا طریقہ یہی ہے کہ جب دلیل سے عاجز ہوتے ہین لڑنے لگتے ہین چنانچہ آذر بت تراش جب حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حجت مین بر نہ آیا تو اُنکے مارنے کو اُٹھا اور چند کلمے ناشائستہ کہے کہ قرآن اُن سے ناطق ہے اور حاصل انکا یہ ہے اگر تو نہ باز آویگا

دشمنی سے میرے خداوندکی یا مذمت سے اونکی مین تجھے گالیان دونگا یا سنگسار کرونگا
غرض جب گالیان اوسنے دین مین نے بھی دین آخر اوسنے میرا گریبان پکڑے ارایا اور
مین نے اونکی تھوڑی کو پاش پاش کیا

قطعہ

پکڑے ہو مین گردن اوسکی مین اوسکے جیب میرا	خلق تلوا پیچھے ہمارے لوگ ہزارون خندہ زنان
گفت و شنید سے ہم دونو نکی ہو تعجب آخر کو	داب نے لاگا انگلی اپنے دانتو نمین ہر پیر و جوان

ندان اوسکے فیصلے کے واسطے قاضی کے پاس گئے اور اوسکے حکم کی اطاعت قبول کی کہ وہ
حاکم مسلمانونکا ہے جو مصلحت کہ دیوے اور درمیان درویشون اور تونگرون کے فرق کرنیکو جس
طرحسے کہ فرماوے وہی حق ہے جو اوسنے ہماری صورت دیکھی اور کلام ہمارا سنا فکر کے گریبان
مین سر کو ڈالا اور بہت تامل کے بعد اوٹھا کر یہ فرمایا ای شخص کہ تونگرون کی تو نے ثنا کی
اور مذمت درویشونکی روا رکھی جان تو جہان گل ہے وہان خار ہے نہ گنج بن سانپ ہے جہان شاب
بیمار جس جگہہ گوہر اعلی ہے وہین گھڑیال آدمیون کا کھانے والا ہے گر زندگی بلبل کی دنیا کے عیش
کی لذت کے پیچھے ہے اور دیو صوبت بہشت کی نعمت کے آگے **بیت**

کیا کرے جور عدو گر نہ سہے طالب دوست	گنج و مار و گل و خار و غم و شادی ہین ہم

ہین دیکھتا ہے تو کہ باغمین ادھر بید مشک ہے ادھر چوب خشک ایسے ہی تونگر نمین
شاکر ہین اور کافر درویشون کے بھی حلقے مین اسی طرحسے حریص ہین اور صابر

بیت

ہووے جو دُنیا مین ہر ایک قطرہ اُولیکا گُہر ۔ کوڑیون کی طرح سب بازار بیجاوے نُہَر

مُقربانِ الٰہی امیر فقیر سیرت اور فقیر امیر ہمّت ہین بڑا دولتمند وُہی ہے کہ غم فقیرونکا کھاوے اور فقیرونمین بہتر وُہ ہے کہ طالع مندونکے دروازے پر کبھو نجاوے جو شخص کہ توکّل کرے خدا پر تو اُسکو وہی بس ہے بعد اسکے فقیر کو غُصّے سے کہنے لگا اے کہ کہا تو نے کہ تونگر برے کاموںمین مشغول ہین اور لہو لعب مین مصروف البتّہ کتنے شخص اُن مین کم ہمّت اور منکر نعمت ہین لیجاتے ہین اور رکھتے ہین کھلاتے ہین اور کسیکو نہین دیتے بالغرض اگر مینہہ نبرسے یا جہان مین طوفان اُٹھے پر اپنی حشمت کے اعتماد سے فقیر کی محنت کی طرف دھیان نہین کرتے اور خدا سے نہین ڈرتے اور کہتے ہین

بیت

پروا نہین جو نیستی سے کوئی جائے مر ۔ زردار ہون مین بطکو ہے طوفان سے کیا خطر

بیت

نا قوت ہے جو کہ عورتین ہو دو نین ہین سوا ۔ کب مُلتفت ہون اُسپہ جو ہے رہتا مین پیا

بیت

کمینے اپنی کملی کھینچ کر جو سے گئے باہر ۔ تو کہتے ہین کہ غم کسکو ہے گو سب خلق جاوے مر

اُسکے اوصاف یہی ہین کہ مین نے بیان کئے اور بعضے اُنمین ایسے ہین کہ دستر خوان نعمت کا

اُنھون نے آگے محتاجون کے بچھایا ہے اور اپنے کرم کا اشتہار ملک بملک پہنچایا ہے
کشادہ پیشانی فقیرون سے متواضع ہوتے ہین اور محتاجون کی خدمت کے لئے کمربستہ رہتے
ہین طالب نام و مغفرت ہین اور صاحب دنیا و آخرت چنانچہ بندگان حضرت بادشاہ
دایم بحفظ الٰہ دشمنون پر منصور و مظفر مالک کہتر و مہتر حامی اطراف صاحب انصاف
وارث ملک سلیمان عادل شاہان زمان مظفر الدین ابوبکر سعد ہمیشہ رکھے اللہ تعالی
ایام دولت اُسکے اور بلند کرے نشان نصرت اُسکے

رباعی

کوئی پدر نہ کرے یہ کسی پسر پہ کرم	کیا جو تو نے ہے دنیا مین بر بنی آدم
جو چاہا حق نے کہ بخشش کرے خلایق پر	تو اپنے لطف سے تجھکو کیا شہ عالم

قاضی نے جب سخن کو یہان تک پہنچا دیا اور ہماری حد قیاس سے مبالغے کے اسپ کو
پرے لیگیا تب موافق حکم قضا کے راضی ہوئے حالات ماضی سے درگذر کرے اور معذرت
کی باتین باہم کرکے راہ مدارا کو اختیار کیا ہر ایک نے سر کو دوسرے کے پاؤن پر
رکھدیا اور سر و روا ایک کا ایک نے چوما غرض خاتمہ سخن کا اس قطعے پر ہوا

قطعہ

فقیر اب بادآ اُس گردش دنیا کے تو شکوے سے	بزرگم بخت ہوتا تو جو اس حالت مین جانا
جو تیرے دست عدل مین کامران اے صاحب دولت	کہلا اور کہا کہ تیرے ہاتھ آوے دین و دنیا

آٹھوان باب صحبت اور پند و حکمت کے آدابمین:

حکمت

مال عُمر کی آسائش کے واسطے ہے نہ عُمر واسطے جمع کرنے مال کے ایک عقلمند سے پوچھا کہ نیک بخت کون ہے اور بد بخت کون کہا اُسنے نیک بخت وُہ ہے کہ جسنے کھایا اور کھلایا اور بد بخت وُہ ہے کہ جو مر گیا اور چھوڑ گیا بیت

نہ پڑھ نماز تو اُسپر کہ جسنے کچھ نہ کیا ۰ نہ کھایا اور طلب زر مین عُمر کو کھویا

نصیحت

موسیٰ علیہ السّلام نے قارون کو نصیحت کی کہ احسان کر تو بھی محتاجون پر جیسا کہ تجھ پر احسان کیا ہے اللہ نے کچھ دھیان نہ کیا اُسنے اور کان اُسپر نہ رکھا آخر سنا تو نے کہ کیا دیکھا

قطعہ

دام و درم کو دور رکھا جسنے خیر سے ۰ کچھ فائدہ نپائیگا وُہ داغ غم ہوا
گر چاہتا ہے نعمت دُنیا سے انتفاع ۰ دے خلق کو تو جیسے خُدا نے تجھے دیا

غرض یہہ ہے کہ بخشش کر اور منت کسی پر مت دھر کہ اُسکا فائدہ تجھے پہنچے قطعہ

درخت کر جسنے جہان پکڑی جڑ ۰ گئی اُسکی ہر شاخ افلاک تک
جو یہہ چاہتا ہے کہ پھل اُسسے کھائے ۰ تو منت کا آرہ نہ تو اُسپہ دھر

قطعہ

کر شکر حق کہ دی ہے تجھے توفیق خیر کی — انعام و فضل سے نہ معطّل کبھو رکھا

خدمت کا بادشاہ پہ احسان تو نہ رکھ — احسان اُسکا مان جو خادم تجھے کیا

حکمت دو شخص نے ناحق محنت کھینچی اور کوشش بے فائدہ کی ایک وہ کہ جسنے مال جمع کیا اور نہ کھایا دوسرا وہ کہ جسنے علم سیکھا اور عمل نہ کیا **مثنوی**

گو کہ پڑھ جاوے تو علوم جہان — نہ کرے گر عمل تو ہے نادان

نہ محقق ہو سکے نہ فقیہ اگر — تو کتابوں سے ہے لدا جوں خر

اُس بے مغز کو کہاں یہ خبر — ہیں لدی لکڑیاں کہ ہیں دفتر

حکمت علم برائے ترقی نعمت عقبیٰ ہے نہ بجہت حصول دنیا **بیت**

جہان کے بیچ جس عالم نے اپنے علم کو بیچا — کیا خرمن اکٹھا پر اُسے اکدم جلا ہوگا

حکمت عالم بے تقویٰ مشعل رکھتا ہے پر ہے اندھا **بیت**

بے فائدہ عمر کو گنوایا — کچھ مول لیا نہ زر گرایا

حکمت ملک عقلمندوں سے خوبی پکڑتا ہے اور دین و اسلام پرہیزگاروں سے کمال عقلمند بادشاہوں کے قرب کے محتاج جتنے ہیں وے اُس سے زیادہ تر محتاج ہیں اُن کی نصیحت کے

قطعہ

دھیان سے سن اُسکو تو اے بادشاہ	پند گوئی دہر مین کامسل نہین
کام ندینا بجز اہل خرد	گو کہ جو عاقل ہے وہ لیتا نہین

حکمت

تین چیزین بغیر تین چیزون کے پائدار نہین ہوتین مال بے تجارت علم بے بحث و ملک بے سیاست حکمت رحم بدون کے اوپر کرنا ستم ہے نیکون پر اور ظالمون کا عفو کرنا جور ہے مظلومون پر

بیت

نوازیگا اگر بدذات کو اے صاحب دولت	نظر نعمت پہ تیری وہ کریگا چاہیگا سرگشت

حکمت بادشاہون کی دوستی پر اعتماد نکیجیے اور لڑکون کی خوش آوازی کا اعتبار کہ وہ ایک خیال کے باعث سے تبدیل پا جاتی ہے اور یہہ سبب جوانیکے تغیر **بیت**

ہزار دوست ہون جسکے مت آپ شیدا ہو	نہین تو دلپہ گوارا کر اُسکی فرقت کو

حکمت اپنے بھید کو ہر اِن دوست سے مت کہہ تجھے کیا معلوم ہے اگر کسی وقت دشمن ہو جاوے اور دشمن سے جو برائی کہ تو کر سکتا ہے مت کر اتفاقاً کسی وقت وہی دوست ہو جاوے وہ بھید جسکو چاہتا ہے کہ چھپا رہے کسی معتمد سے بھی مت کہہ کہ رازدار اپنے راز کا کوئی تجھ سے بہتر نہوگا

قطعہ

چپ ہے بھلی کہ راز کو اپنے کسی سے کہے	کہنا یہہ تو کسی سے نکہیو اُسے کہو

اے مرد سوچ دل مین سر چشمہ بند کر | پانی بھرا تو بند ھ نہ سکیگی پھر آبجو

مثنوی

خلوت مین بات کر یہ سیر حق مین بھلا | پچھتا ئیگا کہے گا جو ہر انجمن مین جا
وہ سخن مت کہہ تو خلوتین نہان | کہ سکے جسکو نہ مجلس کے میان

حکمت دشمن ضعیف کہ اطاعت کرے اور دوستی جتاوے مقصود اسکا کچھ اور نہین مگر یہہ کہ دشمن قوی ہووے ایعزیز ہرگاہ دوستونکی دوستی کا بھروسا نہین تو چاپلوسی پر دشمن کی کیا اعتبار ہے پند جو کوئی دشمن کو چھوٹا اور ناچیز سمجھے مانند اس شخص کی ہے کہ تھوڑی آگ کو نہ بجھاوے اور یون ہین چھوڑ دے

قطعہ

گر قتل کر سکے ہے تو کر چک تو آج ہی | آتش ہوئی بلند تو پھونکیگی ایک جہان
جو تیر کی ہو چوٹ پہ دشمن اسے نہ چھوڑ | فرصت نہ اتنی دے کہ چڑھالیوے وہ کمان

پند لازم ہے دشمنون کے بیچ اس طرح بات کہے تو اگر وے آپس مین دوست ہو جاوین تو شرمندہ نہو

ابیات

دو دلون مین ہے لڑائی شعلہ سان | مثل ہیزم کش ہے لترا درمیان
ایکدن آپسمین وہ پھر جا ملینگے | آپہی وہ ہوگا پشیمان و خجل

غضب کی آگ کتیں دو دلونمیں ملکر | جلانا اپنے تئیں ہے شعور سے باہر

قطعہ

دوستوں کے ساتھ بات آہستہ کہہ | کان دشمن کا مبادا ہو ادھر
کہہ نہ بے باکانہ کچھ دیوار سے | شاید اسکے پیچھے ہو کوئی بشر

پند جو کوئی اپنے دوستوں کے دشمنوں سے دوستی کرے دوستونکی ایذا کا دھیان رکھتا ہے

بیت

ای عقل مند دوستی سے اسکی ہاتھ دہو | جو دوست تیرا دشمنوں سے ہم پیالہ ہوا

پند جو کسی کام کے انجام میں تجھے تردد ہو تو وہ طرف اختیار کر کہ جدھر سے بے رنج وہ کام نکلے

بیت

مت کر سلیم طبع سے تو تلخ گفتگو | لڑنا نہ اسکے ساتھ جو کوئی ہو صلح جو

حکمت جب تلک زر سے کام نکلے جان پر جوکھوں اٹھانی لائق نہیں بیت

تھک چکیں جب تیرے سب حیلوں سے ہات | پھر نکر تلوار بن کچھ اور بات

حکمت

دشمن کے عجز کرنے پر رحم نکر کہ اگر قادر ہوگا تو پھر نہ کرے گا تجھ پر بیت

سستی نکرنا زور کی دشمن جو تجھ سے ہو ناتوان | ہر بیر بن میں مرد ہے پر مغز ہے سب استخوان

حکمت

جو کوئی کسی بدگو کو قتل کرے تو خلق کو اُسکی بلا سے نجات دے اور اُسکو عذاب خدا سے

قطعہ

نہایت خوب ہے کرنا ترحم خلق پر لیکن　　لگا مت زخم پر موذی کے تو زنہار مرہم کو
کیا ہے رحم جسنے سانپ پر ہرگز نہیں سمجھا　　کہ ہے یہ رنج پہنچاتا ہر ایک فرزند آدم کو

حکمت

نصیحت دشمن کی ماننی خطا ہے لیکن سننا روا ہے کہ برعکس اُسکے عمل میں لاؤ تو کہ عین صواب ہے

قطعہ

حذر کر اُس سے جو کہتا ہے دشمن　　کہ وہ خالی نہووے کا ضرر سے
جو سیدھی تیر سی دکھلاوے وہ راہ　　تو دست چپ کو چل اور پھر اُدھر سے

حکمت

غضب حد سے زیادہ موجب وحشت کا ہوتا ہے اور لطف بیوقت ہیبت کھوتا ہے نہ اتنی درشتی کر کہ لوگ تجھ سے بہ تنگ ہوویں نہ اسقدر نرمی کہ تجھ پر دلیر ہوویں

درشتی و نرمی ہیں دونوں ضرور　　کہ خوبی ہو تا انتظام امور
وہ جراح کس کام کا ہے اگر　　نہ رکھے بہم مرہم و نیشتر
درشتی بہت عاقلوں سے نہو　　نہ سستی جو دیوے گھٹا قدر کو
فقط اپنی ہی تو فروتنی نہ چاہ　　زبونی سے بھی حال پست کرتا

کہا ایک چرواہے نے باپ سے ۔۔۔ کہ اک پند پیرانہ سکھلا مجھے
وہ بولا کہ نیکی سے مت باز آ ۔۔۔ پہ مغلوب رکھ بھیڑ نیکو سدا

حکمت

دو شخص دشمن ملک اور دین کے ہین بادشاہ بے حلم اور زاہد بے علم **بیت**

وہ کسی ملک کا ہو و سے نہ کبھو فرمان دہ ۔۔۔ جو خدا کا نہین ہے بندۂ فرمان بردار

حکمت بادشاہ کو چاہیے یہان تک غصہ نکرے کہ دوستون کو اعتماد رہے
آتش غضب کی پہلے صاحب غضب کو لگتی ہے بعد اسکے شعلہ دشمن تک پہنچے یا نپہنچے

مثنوی

سزاوار کب ہے کہ آدم کا پو ۔۔۔ رکھے اسقدر کبر و طیش و غرور
جو ہے یہ تجھے تندی و سرکشی ۔۔۔ تو خاکی نہین بلکہ ہے آتشی

قطعہ

ایک متقی کے پاس گیا بیلقان مین ۔۔۔ اور یون کہا برائے خدا جہل سے نکال
فرمایا اسنے ہو متحمل بہ رنگ خاک ۔۔۔ یا تو نے جسقدر ہے پڑھا اسپہ خاک ڈال

پند بدخو ما تھ مین ایسے دشمن کے گرفتار ہے کہ جہان جاوے اسکے عذاب کے
چنگل سے نجات نہین پاتا **بیت**

بلا کے ہاتھہ سے گو جاسے چرخ پر بد خو　　　پھنسا بلا مین رہیگا وہ اپنی خو کے سبب

حکمت جو دیکھے تو کہ دشمن کی سپاہ مین پھوٹ پڑی ہے تو خاطر جمع رکھہ اور جو ایکا دیکھے تو اپنی پریشانی کا اندیشہ کر

قطعہ

جو دیکھے دشمنونمین لڑائی ہے شوق سے　　　جلسے مین بیٹھیہ دوستون کے اور آنند کر

جسوقت پائے سب کتین ایک زبان تو　　　جلدی چڑھا کمان کو اور کمہ سنگ قلعہ پر

حکمت

دشمن کا جب کوئی حیلہ بن نہین پڑتا تب دوستی شروع کرتا ہے اور اسمین وہ کام کرتا ہے کہ دشمنی مین نہین کر سکتا سانپ کا سر دشمن کے ہاتھہ خواہ مخواہ کچل کہ دو فائدونمین سے ایک مقرر ہوگا اگر یہہ غالب آیا تو سانپ مارا تو نے اور جو اسنے کاٹا تو دشمن کے ہاتھہ سے چھوٹا

بیت

عدو کے ناتوان سے نے خطر ست ہو لڑائی مین　　　نکالے شیر کا بھیجا جو جینے سے اٹھاوے دل

حکمت وہ خبر کہ رنج پہنچاوے دوسرے کو بہنے دے تو چپکا ہو رہ

بیت

بلبل بہار کی تو سنا بیسے دے خبر　　　ذکر خزانکو چھوڑ دے ایک لخت بوم پر

حکمت

بادشاہ کو کسیکی خیانت پر واقف مت کر جب تلک کہ اسکے قول کا اعتماد نہو

نہین تو اپنی ہلاکت کی سعی کرتا ہے تو — **بیت**

فائدہ جب آئے تیرے تئین نظر	بات کہنے کا تو اُس دم قصد کر

حکمت جو کوئی کسی خودپسند کو نصیحت کرتا ہے وُہ آپ نصیحت کرنیوالے کا محتاج ہے **حکمت** فریب دشمن کا مت کھا اور غرور مدّاح سے مول مت لے کہ وُہ مکر کا جال ہے اور یہہ لالچی احمق کو تعریف خوش کرکے بہلا دیتی ہے جیسے حیوان کے تخنے کے پوست مین پھونکنا پھیلا دیتا ہے — **قطعہ**

نہ سنیو مدح سخن گو کی زنہار کبھو	کہ تیری ذات سے پاتا ہے نفع وہ اوچھا
مُراد اسکی نہ دیگا جو ایکدن تیرے	وُہ عیب اُس سے دو صد چند پھر کہا ئیگا

حکمت

متکلم کا عیب جب تلک کوئی نہ پکڑے کلام اُسکا معیوب ہے — **بیت**

پچتائیگا نہ حسن سخن پر غرور کر	اپنے گمان و وہم پہ نا دانکی مدح پر

حکمت ہر شخص اپنی عقل کو کامل جانتا ہے اور اپنے فرزند کو خوب صورت:

نظم

لڑ رہے تھے اِس امر سے ایک مُسلمان و جہود	انکی حالت پر ہنسی نے دفعتًا مجھکو لیا
کہہ رہا تھا طیش سے وُہ مارنا مجھکو یہود	گر نہووے یہہ قبالا راست میرا اے خدا

اور یہودی یون کہے تھا ہے قسم توریت کی | ہون مسلمان تجھ سا گر نہیں جھوٹھ کہتا ہون ذرا
گرچہ سب روئے زمین سے عقل ہو معدوم لیک | اپنے تئین نادان جانے کوئی یہہ امکان کیا

حکمت

دس آدمی ایک دسترخوان پر کھاتے ہین اور دو کتے ایک مردار پر لڑتے ہین بد بو مردیکو کھاتے ہوے
حریص ایک جہان کی نعمت رکھتا ہو تو بھی بھوکھا ہے اور قانع ایک روٹی سے بھی سیر رہتا ہے

شعر

روکھی ایک روٹی سے بھر جائے ابھی معدۂ تنگ | دیدۂ تنگ نہ پر ہو نعم دنیا سے

مثنوی

جو دور عمر میرے باپ کا تمام ہوا | مجھے یہہ کر کے وصیت جہان سے گذرا
بلا ہے آتش شہوت حذر کر اس سے پسر | نہ اپنے واسطے دوزخ کو مشتعل تو کر
کہ اسکی آنچ کی ذرہ نہ تاب لائیگا | بس آب صبر چھڑک آج ہی اور اسکو بجھا

حکمت جو کوئی توانائی مین دستگیری نکرے ناتوانی مین بہت سی سختی کھینچے

بیت

نہایت ہے بد اختر مردم آزار | کہ روز بد کو کوئی اسکا نہین یار

حکمت جان ایکدم کی حمایت مین ہے اور دنیا ایک وجود دو عدم مین بیچ مین ہے

عوض دنیا کے مت بیچ فی الواقع یوسف کو جو بیچینگے تو کیا لینگے تنبیہ کرتا ہے آیات پر قول اللہ تعالی
کا کہ معانی اسکے یہ ہین آیا پیمان نہ لیا تھا تجھہ سے مین نے ای بنی آدم کہ مت پرستش کرو تم

شیطان کو

بیت

عدو کے کہنے پہ پیمان دوست کا توڑا	الگ کسی سے کو سوچ تو کس سے پھر اتو کس سے ملا

حکمت شیطان مخلصوں سے بر نہین آتا اور سلطان مفلسوں سے

مثنوی

مت اسکو قرض دے جو کوئی بے نماز ہو	گرچہ منہ اسکا فاقی کی شدت سے باز ہو
وہ تو خدا کے فرض کو کرتا نہین ادا	پھر قرض کا تیرے اُسے کیا فکر ہوگا

حکمت جو کچھ کہ جلد موجود ہووے دیر تک نرہے اور حکیمون نے کہا ہے جو دولت
جلد آتی ہے شتاب جاتی ہے

قطعہ

یہہ سننے مین آیا ہے کہ مشرق کی زمین مین	چالیس برس مین بنے ہے کاسۂ چینی
یکروز بنا لیتے ہین بغداد مین سو لیک	قیمت کا ہے احوال ذرا دیکھو ان کی

حکمت

مرغ کا بچا نکل انڈے سے ڈھونڈے ہے خورش	بچۂ آدم کو کچھ ہوتی نہین عقل و خبر
وہ کسی شی کو نہ پہنچے دفعتا کو ہی لیو مار	دانش و فضل و ہنر مین جا ہے یہہ سب سے گذر
شیشہ ہے بیقدر اس باعث کہ ملتا ہے بہت	لعل ہے کم یاب تب قدر مین ہے بیش تر

حکمت صبر سے مقصود بر آتے ہین جلدی کرنے والے آپہی ٹھوکر کھاتے ہین ؛

قطعہ

اپنی آنکھون سے ہے دیکھا مین نے صحرا بیچ — تیز رو سے جلد پہنچا جو کہ آہستہ چلا
دوڑنے سے رہ گیا تھک کر سمند تیز گام — ساربان اونٹ اپنا آہستہ چلائے ہی گیا

حکمت نادانکو خاموشی سے کچھ بہتر نہین اگر یہی بھلا جانتا تو نادان نہوتا

قطعہ

گر نہین کچھ بھی تجھہ کو فضل و کمال — بند رکھہ پھر زبان کو اپنی
آدمی کو زبان کرے ہے خراب — جوز نے مغز کے تئین سب کی ؛

نظم

گدھے کو کرتا تھا تعلیم ایک احمق بس — اسی خیال مین ہوتی تھی اسکی عمر بسر
کہا حکیم نے اسکو عبث ہے یہ کوشش — کہ وہ کہے گا تجھے اِس سو دین یا منکر
خموشی اُس سے ذرہ تو تو سیکھ اے نادان — اگرچہ طرز سخن تجھہ سے کچھ نہ سیکھا خر

مثنوی

جو تأمل سے نہ دیوے گا جواب — بول اُٹھے گا وہ کلام ناصواب ؛
عقلمندون کی طرح سے بات کہہ — یا بہائم کی طرح خاموش رہ

حکمت جو کوئی آپ سے داناتر کے ساتھ تعنت کرے اِسواسطے کہ لوگ اُسے دانا جانین محض بیوقوف

ہے اُسکو سب نادان ہی جانینگے

بیت

جو ہووے گرم سخن کوئی تجھ سے فاضلتر ‎ ‎ اگر تُو بہی جانے ہے بہتر پہ اعتراض نکر

حکمت جو شخص کہ بدون کے ساتھہ بیٹھے نیکی نہ سیکھے گا **قطعہ**

اگر فرشتے کو بہی ہووے دیو کی صحبت ‎ ‎ تو اُن سے سیکھے وہ مکر و خیانت و حیلت

بدون سے غیر بدی اور کچھہ نہ سیکھے گا ‎ ‎ کہ گرگ کو نہین آتا ہے پوستین سینا

حکمت آدمیون کے چھپے ہوے عیب ظاہر نکر کہ اُسکو رسوا کرے گا اور اپنے تئین بے اعتبار **حکمت** جسنے پڑھا اور عمل نکیا اُس شخص کی مانند ہے کہ ہل چلایا اور بیج نبویا **حکمت** انسان بیدل سے بندگی نہین ہو سکتی اور پوست بیمغز پونجی کے لائق نہین یہہ کیا لازم ہے کہ جو کوئی مجادلے مین حسپت ہو وہ معاملے مین بہی درست ہو **بیت**

چادر و برقع مین خوش قامت بسا ہووے چھپی ‎ ‎ کھول کر منہہ کو جو دیکھے تو ہے بڑھیا پیرسی

مثنوی

اگر اک شب مین ہو ہر شب قدر ‎ ‎ تو ہوتی وہ جہان مین سخت بے قدر

ہر اک پتھر جو ہو لعل بدخشان ‎ ‎ تو سنگ و لعل ہو قیمت مین یکسان

حکمت جو کوئی کہ صورت مین خوب ہے لازم نہین کہ سیرت مین بہی نیک ہو اور کام باطن سے ہے نہ ظاہر سے **قطعہ**

چلن سے مرد کے معلوم ہووے ایکدم مین — کہ اُسکے علم کا رُتبہ کہان تلک پہنچا
مدر نہو جیو ز نہار اُسکے باطن سے — کہ خبث نفس کا برسون مین بھی نہین کھلتا

حکمت جو کوئی کہ بزرگون سے لڑتا ہے اپنا ہی خون کرتا ہے قطعہ

تو بڑا جانتا ہے اپنے تئین — ایک کو دیکھتا ہے دو ڈھیڑا
سر ملا کھیلتا ہے مینڈھے سے — ماتھے کو دیکھیو ابھی تو تا ۔۔۔۔

حکمت پنجہ ملانا شیر سے اور گھونسا مارنا شمشیر پر کام داناؤنکا نہین بیت

زور آوری و جنگ مگر تو قوی کے ساتھ — زور آورون کے سامھنے رکھ لے بغل مین ہاتھ

حکمت

وہ ضعیف کہ قوی سے دلاوری کرے اپنی ہلاکت مین دشمن کا مددگار ہے قطعہ

جو کہ سائے مین ہو پلا کب وہ — دے سکے ساتھ لڑنے والونکا
ناتوان مرد سخت چنگل سے — جہل و نادانی سے کرے پنجا

حکمت جو کوئی کہ نصیحت نہ سُنے ارادہ ملامت کے سُننے کا رکھتا ہے بیت

جو نصیحت سُنے نہ تو اُسے یار — گر ملامت کرین تو دم مت مار

حکمت

بے ہنر ہنرمندونکو دیکھہ نہین سکتے جیسے بازاری کُتے شکاری کُتے کو دیکھکر بھونکتے ہی ہیں

بھونکتے ہیں اوڑ پاس نہین آسکتے **حکمت** سفلہ جب ہنر مین کسی سے برنہین آتا
تب ہزارون عیب اسکو بیچ لگاتا

بیت

عیب اب تجھکو لگاتا ہے حسود نارسا ۔ گفتگو مین تیرے آگے اسکی گونگی تھی زبان

حکمت اگر پیٹ کا دکھ نہو تا توکوئی جانور صیاد کے پھندے مین نہ پھنستا بلکہ صیاد
جال بھی نہ بچھاتا

بیت

بے بس کرے ہے سبکو شکم ہے بری بلا ۔ بندہ شکم کا طاعت معبود کر چکا

حکمت حکیم دیر مین کھاتے ہین اوڑ عابد آدھی بھوکھ اوڑ زاہد سد رمق اوڑ حیوان حلق
تلک بھرتے ہین اوڑ بڈھے اس قدر کہ پسینا آجائے لیکن قلندر اتنے کھاتے
ہین کہ معدے مین دم کے بھی سمانے کی جاگہہ نہ رہے اوڑ دسترخوان پر رزق کسیکو نہ بچے

بیت

جوکہ ہو قیدی شکم کا دو شبین سووے نہ وہ ۔ کھائے جس شبکو بہت اوڑ گرسنہ جس شبکو ہو

حکمت بدہے عورتون سے مشورت اوڑ گناہ ہے مفسدونکے ساتھ سخاوت

بیت

رحم چیتے کے حال پر مت کر ۔ ظلم ہیگا یہ سمت دنبون پر

پند دشمن سا منے ہے جس شخص کو اگر وہ مارے تو دشمن ہے اپنا **بیت**

ہاتھ مین سنگ سانپ پتھر پر ۔ ہے حماقت کرے تو دیر اگر ۔

ایک گروہ نے برعکس اُسکے بہتر سمجھا ہے اور کہا ہے قیدیون کے قتل مین تامل بہتر ہے اِسواسطے کہ مارنے مین اور چھوڑنے مین اختیار باقی ہے اگر بے تامل مارے جاوین تو شاید کوئی مصلحت فوت ہو جائے اور تدارک اُسطرح کا بن نہ آئے قطعہ

مارنا جان سے زندیکا بہت ہے آسان ۔ مار کر پھیر جِلاوے کوئی یہہ کیا امکان ؞
چھوڑنا تیر کا نے صبر و تامل ہے خطا ۔ کہ وُہ پھر نیگا نہین جب کہ کمان سے چھوٹا

حکمت

جو دانا کہ جاہلون سے لڑے جھگڑے تو توقع عزت کی نرکھے اور ایک جاہل باتونین کسی دانا پر غالب آئے عجب نہین کیونکہ ایک سنگ ہے جو ہر کو توڑتا ہے بیت

کیا عجب جو تنگ ہو اُسکا قفس ۔ ہووے بُلبُل زاغ کی جب ہم قفس

قطعہ

دِل مین رنجیدہ و آزردہ نہو اہل ہنر ۔ کھینچے اوباش کے وُہ ہاتھ سے گو جور و جفا
سنگ نے توڑا اگر سونیکا پیالہ حاصل ۔ نہ وُہ قیمت مین بڑھیگا نہ گھٹیگا سونا ؞

حکمت کسی عقلمندون کی بات نے اگر کمینونکی گروہ مین صورت نہ پکڑی تو عجب نکیجے کہ آواز بربط کی صدائے دُہل سے غلبے مین بر نہین آتی اور عنبر کی باس لہسن کی گندگی سے

دب ہی جاتی

مثنوی

اپنی زبان درازی سے نادان سکے گا	دانا کتین گرا کے اکڑتا ہے بار بار
یہہ جانتا نہین کہ صدا طبل کی صدا	لیتی ہے اپنے شور سے آہنگ کو دبا

حکمت جواہر اگر کیچڑ مین گرے نفیس کا نفیس ہے اوز غبار اگر فلک پر بھی پہنچے خسیس کا خسیس صاحب استعداد اگر تربیت سے محروم ہو محل دریغ ہے اور تربیت نامستعد کی ضایع رالکھہ اگرچہ اصل مین برتر ہے اسلئے کہ آگ جوہر عالی ہے لاکن جو اپنی ذات مین ہنر نہین رکھتی خاک کے برابر ہے قیمت شکر کی نہ باعث نی بلکہ اس سبب سے کہ خود میٹھی ہے

مثنوی

غنی اور نرے ہنر از بس جو کنعانی طبیعت تھی	پیمبر زادگی نے کب بڑھایا قدر کو اسکی
ہنر دکھلا جو رکھتا ہے کہ وہ بہتر ہے گوہر سے	گل رنگین ہے کانٹے سے اور ابراہیم آذر سے

حکمت مشک وہ ہے کہ آپ اپنی باس سنگھاوے نہ بواسطۂ عطار دانا مانند عطار کی ڈبیا کی خموشی مین ہنر دکھاتا ہے اور نادان بازیگر کے طبل کی مانند بلند آوازہ اور باطن مین خالی و سرے انداز

قطعہ

جو کہ عالم ہے جاہلون کے بیچ	مثل اسکی کہین ہین صدیقان
شاہد خوب ہیگا اندھون مین	گھر مین زندیق کے ہے یا قرآن

حکمت

جو دوست ایک عمر مین آوے ہاتھہ لائق نہین کہ ایک دم مین بیزار ہوجئے اُسکے سا بیت

سنگ ہوتا ہی لعل برسو مین ۔ اُسکو ایکدم مین سنگ سے مت توڑ

حکمت عقل بیچ مین نفس کے ایسی ہی گرفتار جیسے مرد عاجز ہاتھہ مین عورت مکّار کے ہوناچار

بیت

اُس گھر مین تو سرور کا دروازہ بند کر ۔ زن جس مین بولے اپنی صدا کو بلند کر

حکمت عقل بدون قوت کے مکر ہی اور افسون قوت بغیر عقل کے جہل و جنون بیت

شعور و عقل و دانش پہلے ہو لو مالک ہوکے پیچھے ۔ کہ ناداں ملک و دولت سے کب ہے علم آیا

حکمت جو صاحب ہمت کہ کماوے اور دیوے بہتر ہی اُس عابد سے کہ روزہ رکھے اور جمع کرے حکمت جس شخص نے خواہش کو اپنی ترک کیا اُس واسطے کہ مقبول ہووے خلق کا شہوت حلال کا تارک ہوا اور شہوت حرام مین پڑا بیت

نقد گوشہ گیر اگر متقی ہو ۔ آئینہ سیاہ مین کیا دیکھے پھیر ہو

حکمت

تھوڑا تھوڑا رفتہ رفتہ بہت ہو اور قطرہ قطرہ ہو جائے اٹھا جو شخص کہ دست قدرت نہین رکھتے پتھر کھلے ہوئے رکھہ چھوڑتے ہین تاکہ فرصت کے وقت بھیجا

ظالمون کے دماغ سے نکالین

قطعہ

نہر ہو قطرہ قطرہ جمع ہو جو — نہر سے نہر مل کے دریا ہو
تھوڑا تھوڑا ہو بہت سا دیر مین — دانہ دانہ غلہ ہووے ڈھیر مین

حکمت عالم کو لائق ہے کہ جاہل کی لغو حرکتون سے درگذرے اور بسبب علم کے گرداشت کرے کہ طرفین کا نقصان ہے ہیبت اُسکی گھٹ جائیگی اور نادانی اُسکی بڑھ جائیگی

بیت

جو سفلے سے بولے بہر خوشی — زیادہ بڑھے اُسکی گردن کشی

حکمت گناہ جس کسی سے کہ ہووے بد ہے اور عالمون سے بدتر ہے کیونکہ علم جنگ شیطانی کی سلاح ہے اور صاحب سلاح کو اگر قید کر کے لیجاوین تو انفعال زیادہ کھینچے

قطعہ

جاہل مفلس اگر نادان بھی ہو — عالم فاسق سے پر بہتر ہے وہ
اُسنے اندھے پن سے رستا گم کیا — آنکھین ہوتے یہہ کوئے مین گر پڑا

حکمت جس شخص کی زندگی مین غریب و فقیر روٹی نہین کھاتے جب وہ مرجاتا ہے نام بھی اُسکا نہین لیتے حکمت یوسف علیہ السلام مصر مین جب کال پڑا ہے پیٹ بھر نہ کھاتا تھا کہ مبادا بھوکھونکو بھول جائے انگور کی لذت جانتی ہے زن بیوہ

نہ صاحب میوہ

ابیات

جو کہ نعمت اور راحت مین پلا حال بھوکھ کا اُسے معلوم کیا
حال درماندگی کا وہ ہے جانتا جو کہ اپنے حال مین عاجز رہا

قطعہ

سوار مرکب چالاک کیجو دھیان اک ذرہ لگر بار کا خر کسطرح کیچر مین پھانسیگا
نہ لیجو آگ تو ہمسایہ درویش کے گھر سے کہ روزن سے نکلتا ہے جو ہے دھوان دلکا

حکمت درویش ضعیف حال کا تنگی مین احوال مت پوچھ کہ کیونکر ہے تو مگر اِس شرط سے کہ مرہم اُسکے زخم پر لگائے اور کچھ اُسکو گذرانے

قطعہ

گدھا جو دیکھے تو کیچڑ مین اور گرا ہوا بوجھ تو اُسکے پاس بچا دل ہی مین ترحم کھا
وگر تو پاس گیا وجہ گرنیکی پوچھی تو مثل مرد و نکی دامن کو باندھ اُسکو اُٹھا

حکمت دو چیزین عقل کے نزدیک مشکل ہین کھانا پہلے رزق مقسوم سے اور مرنا پہلے وقت معلوم سے

قطعہ

قضا وہی رہیگی گو ہزار نالہ و آہ برائے شکر کرے یا کہ شکوہ تیری زبان
وکیل ہے جو ملک باد خزانے پر غم اُسکو کیا ہے جو بجھے گو چراغ بیوہ زنان

حکمت اے طالب روزی کے بیٹھ رہ کہ البتہ کھائیگا اور اے مطلوب اجل کے

ست بھاگ کہ جان بچاکر نہ لیجائیگا

قطعہ

رزق کی کوشش تو کریا چھوڑدے
حق سے پہنچیگا وہ تجھہ کو بر محل
گر پلنگ و شیر کے تو منہہ مین جائے
تجھکو کھلانے کے نہین ہوئے نے اجل

حکمت جو کہ اپنی قسمت کا نہین ہاتہ نہین آتا اور مقسوم اپنا جہان کہین ہو پہنچ رہتا ہے

بیت

سُنا ہے تو نے سکندر پکو جہ ظلمات
گیا ہزار تعب سے پیا نہ آبحیات

حکمت صیاد نے روزی دریا مین مچھلی نہین پکڑ سکتا اور ماہی بے اجل خشکی مین نہین

مرتی

بیت

مسکین حریص پہرتا ہے دونون سنسار مین
روزی کے پیچھے اور عقب اُسکے ہے اجل

حکمت تونگر فاسق ایسا ہے جیسا ڈھیلا سونے کا ملمع کیا ہوا اور درویش صالح جیسے

محبوب خوب خاک مین بھرا ہوا یہہ مثل ہے موسی علیہ السلام کے جُبّہ صدپارہ کا

اور وہ نظیر ہے فرعون کی ریش مرصع کا نیکون کی تنگی کا انجام کشائش ہے اور بدون

کی دولت کا پستی

قطعہ

دولت و جاہ جس کتئین ہے جان
خاطر خستہ وہ رکھے کا کیا
اُسکو کہہ دے کہ جاہ و حشمت سے
عاقبت مین تو کچھہ نہ پاویگا

حکمت حاسد بخیل ہے نعمت اللہ کا اور دشمن ہے بیگناہ کا قطعہ

ایک بیہودہ یاوہ گو مردک | کہہ رہا تھا عیوب صاحب جاہ
میں کہا تو اگرچہ ہے بدبخت | نیک بختوں کا کیا ہے اس میں گناہ

قطعہ

حاسد کے واسطے نہ کبھو چاہنا بلا | وہ بدنصیب آپ بلا میں ہے مبتلا
حاجت ہے کیا جو آپ تو دشمن کرے تعین | دشمن وہ سخت اُسکے ہے پیچھے لگا ہوا

حکمت شاگرد بے ارادت عاشق بے زر ہے چلنے والا بے معرفت طائر بے بال و پر عالم بے عمل درخت بے ثمر ہے اور زاہد بے علم بن دروازے کا گھر مراد قرآن کے نازل ہونے سے حاصل کرنا سیرت خوب کا ہے نہ فقط پڑھنا صورت مکتوب کا جاہل عابد پیادہ تیز رفتار ہے اور عالم عبادت میں سست سوتا ہوا سوار وہ گنہگار جو گناہ سے ہو دست بردار بہتر اُس عابد سے جسکو ہو غرور و پندار بیت

کوتوال خوب صورت نیک خو | بہتر اُس عالم سے ہے موذی ہو جو

حکمت ایک شخص سے پوچھا گیا ہے عالم بے عمل کیا اُسنے جیسے زنبور بے عسل

بیت

زنبور بے مروت و بے رحم سے یہ کہہ | دیتا نہیں ہے شہد تو پھر ڈنگ بھی نہ مار

حکمت مردے مروت زن ہے اور زاہد لالچی راہ زن **قطعہ**

ای شخص مکر و زور سے جامہ بنا سفید	بہر نمود ناموس کو اپنے سیہ کیا
دنیا سے ہاتھ کھینچے کوتاہ تو ہے لطف	آستین گر بڑی ہوئی یا چھوٹی فائدا

حکمت دو شخص ہین کہ حسرت اُنکے دل سے نہین جاتی اور اُنکا پاے نقصان گل رسوائی سے نہین نکلتا ایک وہ سوداگر جسکی ناؤ تباہ ہوئی دوسرا وارث اُس شخص کا کہ جسنے نشست قلندرون مین کی **قطعہ**

خون تیرا ہو فقیرون مین مباح	گر نکر دے مال تو اپنا سبیل
اُنین مت جا جنکے جامے ہین کبود	خان و مان پر کھینچ یا انگشت نیل
آشنائی فیل بانون سے نکر	یا بنا وہ گھر کہ جسمین آئے پیل

حکمت خلعت بادشاہ کا اگرچہ عزیز ہے پر اپنا پرانا جامہ عزیز تر ہے بڑے آدمیون کے دسترخوان پر ہر چند کہ کھانا لذیذ اور نفیس ہے لیکن اپنی جھولی کا ٹکڑا نہایت لذیذ ہے **بیت**

ساگ اور سرکہ اپنی سعی سے ملے اگر	حلوان و نان صاحب دہ سے ہے خوبتر

حکمت خلاف عقل صائب کا ہے اور تو تعہد اہل دانش کا مار دوا پے گمان کھائی اور زاد بن دیکھے کاروان کے چلنے امام غزالی سے پوچھا کہ علم مین تو اس مرتبے

کیونکر پہنچا تو لا جس چیز کو میں بجانتا تھا اُسکے پوچھنے سے عار نکی **قطعہ**

اُمید حفظ اگرچہ ہے تو موافق عقل	تو نبض اپنی طبیب مزاج دانکو دکھا
خفیف ہونے سے مت ڈر پچھنے نہ اسکو پوچھ	کہ عقل سے وُہی ہووےگا رہنما تیرا

حکمت جس چیز کو جانے تو کہ مقرر معلوم ہوجائیگی اُسکے پوچھنے میں جلدی نکر کہ دانائی کا زیان ہے اُسمین اور عقل کا نقصان **قطعہ**

جو دیکھا ہاتھ میں داؤد کے لقمان دانا نے	کہ لوہا معجزے سے نرم مثل موم ہو ویگا
نہ پوچھا اُسنے کیا کرتا ہے تو اور کیا بناتا ہے	وہ سمجھا تھا کہ بن پوچھے ہی یہہ معلوم ہو ویگا

حکمت ضروریات صحبت سے ایک یہہ ہے کہ صاحب خانہ کی غیر مرضی کچھہ نکرے اور نہ کہے تو تاکہ تیری اُسسے بنی رہے **شعر**

سخن کہہ مرضی سامع کو پاکے	خلاف اُسکے زبان پر حرف مت لا
جو دانا ہم نشین مجنون کا ہووے	تو لازم ہے کرے مذکور لیلی

حکمت جو کوئی بدون کے ساتھہ بیٹھے اگر خو بوائکی نہ پکڑے پر خواہ مخواہ اُنکے ساتھ میں وہ بھی متہم ہووے جیسے ایک شخص خرابات میں نمازکو جاوے اور لوگونمین شراب خوار کہلاوے

مثنوی

لگا یا آپکی تو نے حماقت	کہ اپنی گرم کی نادان سے صحبت

جو مین نے پند ایک دانا سے پوچھا | کہا نادان سے کیجو نہ خلطا
جو عاقل وقت کا ہے حرز نہو گا | اگر احمق ہے احمق تر نہو گا

حکمت حلم اونٹ کا ظاہر ہے اگر ایک لڑکا اُسکی مہار پکڑے اور سو فرسنگ لیجاے گردن اپنی اُسکی متابعت سے نہ کھینچے اور اگر کوئی پہاڑ کا ڈرائی آ ڑا آنا کہ موجب ہلاکت کا ہو سامہنے آوے اور لڑکا نادانی سے چاہے کہ وہان جانا تمام اپنی اُسکے ہاتھ سے تڑالے پھر اطاعت نکرے کہ سختی کے وقت نرمی کرنا برا ہے اور کہہ گئے ہین کہ دشمن مہر و لطف سے نہین پھرتا بلکہ طمع زیادہ کرتا

قطعہ

مہر جو تجھ کرے ہو جا تو اسکا خاک پا | دیکھے جسے دشمنی آنکھو مین اُسکی ڈال خاک
پیار کی باتین ملایم سخت گو سے فائدہ | زنگ کا کھایا ہوا کب نرم سوہن سے ہو پاک

حکمت

جو کوئی اورونکی بات مین بن پوچھے بوسلے اسواسطے کہ لوگ فضل و کمال اُسکا جانین یہہ گمان اُسکا غلط ہے بلکہ نادان اُسکو سمجھینگے

قطعہ

مرد ذی عقل کچھ نہ دیوے جواب | جبتک اُس سے کرے نکوئی سوال
ہووے ہر گو اگرچہ سچا لیک | اُسکے دعوے پہ ہو گمان محال

حکمت ایک زخم جامے مین چھپاے رکھتا تھا مین حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ ہر روز

مجھ سے پوچھتے کہ گھاؤ تمھارا کیا ہے پر یہہ نہ پوچھتے کہ کہاں ہے سمجھا مین کہ ذکر
ہر عضو کا مناسب نہین اسّتے مقام اُسکا نہین پوچھتے اور عقلمندونے کہا ہے جو کوئی
بات بن سمجھے کہہ بیٹھیگا جواب سے اُسکے رنج کھینچیگا قطعہ

جبتک تو نجانے کہ سخن خوب ہے کہنا
لازم ہے کہ منہہ مین نہ زبان اپنی ہلاوے
گر سچ کہے اور قید رہے تو تو ہے بہتر
اِس سے کہ تیرا جھوٹھ تجھے اُس سے چھڑاوے

حکمت جھوٹھ بولنا ضرب ثابت کی مانند ہے اگر زخم اچھا ہو جاتو بھی نشان
رہ جاتا ہے چنانچہ حضرت یوسف علیہ السّلام کے بھائی ایک مرتبہ جھوٹھے ہوئے
اُنکے سچ کہنے پر بھی اعتماد نرہا قطعہ

جس شخص کی یہہ جانین کہ عادت ہے راستی
گر دیوین عفو اُسکی کرے گر کبھو خطا
مشہور ہو دروغ و کجی سے جہان میں جو
سچ بھی اگر کہے تو نباور ہو ایک ذرا

قطعہ

گر وقت ایک جھوٹھ کی دانا کرین کب
خصوص اُسکی جو اکثر سچ ہو کہتا
دروغ و کذب سے جو ہو وے مشہور
سخن سچا بھی جانین اُسکا جھوٹھا

حکمت عزیز تر خلق اللہ مین آدمی سب کے نزدیک ہے اور ذلیل تر کتا دانا ؤں کے
نزدیک سگ وفادار بہتر ہے انسان ناشکر گذار سے قطعہ

تو پتھر مارے گو سو بار اُس کو	نہ بھولے ایک لقمے کو بھی کُتا
ایک ادنی بات پر تجھسے کرے وہ	نوازے مدتوں سِفلے کو گر تو

حکمت نفس پرور ہنرمند نہین ہوتا اور بے ہنر لیاقت سرداری کی نہین رکھتا

قطعہ

کہ وہ سوتا ہے بہت اور بہت ہے کھاتا	بیل ہر چند کہ بوجہل ہو پہ تو رحم نکر
خر کی مانند تو پھر ظلم اُٹھا لوگون کا	غر ہی اُسکی سی گر چاہیے ہے تجھکو بھی

حکمت انجیل مین آیا ہے کہ اے فرزند آدم اگر دولت دون تجھے تو تو مجھ سے درمیان اُٹھا کر مشغول اُسمین ہوتا ہے اور جو مفلس کر دون تو تنگدستی سے اپنے حال پر روتا ہے پس حلاوت میرے ذکر کی کب پائی تو نے اور عبادت کس وقت کی

قطعہ

کبھی ہے مفلسی کا تجھکو شکوا	کبھی دولت سے ہے مغرور غافل
عبادت حق کی پھر تو کب کرے گا	خوشی اور غم مین تیرا حال ہے یہ

حکمت خواہش الٰہی کسیکو تخت سے نیچے گراتی ہے اور کسیکو مچھلی کے پیٹ مین بچاتی ہے یعنے فرعون علیہ اللعنۃ کو گرایا اور یونس علیہ السلام کو بچایا بیت

وہ اچھا ہی ہے وقت جسمین ذکر یونس	تو ہووے پیٹ مین مچھلی کے گو تو مثل یونس

حکمت اگر قہر کی تلوار کھینچے تو ہر ایک نبی اور ولی سر چھپائے جو غمزۂ لطف کو جنبش دے تو بدونکو نیکو نمین پہنچائے

قطعہ

محشر مین وہ خطاب کرے قہر سے اگر	پیغمبرون کے تئین نرہے جائے معذرت
لطف و کرم سے پردے کو دیوے اگر اٹھا	شقیونکے تئین بھی پہر تو ہوا مید مغفرت

حکمت جو شخص کہ طور پسندیدۂ دنیا سے راہ راست اختیار نکرے غذاب آخرت مین گرفتار ہوگا جیسا کہ کہا ہے اللہ تعالے نے قرآن مین حاصل اسکا یہ ہے مقرر چکھاوینگا انکو غذاب ادنی سوائے قیامت کے

بیت

بزرگ دیتے ہین پہلے تو آدمی کو پند	سنے نہ اسکو تو کرتے ہین قید خانہ مین بند

حکمت نیک بخت جتنے ہین اگلو نکی حکایتون اور مثلون سے پند لیتے ہین پہلے اسکے کہ پچھلے انکی حالات کو ضرب المثل کرین

قطعہ

دانے کے پاس آنہ پہر مرغ مطلقا	طائر پہنسے ہوئے نظر آوین اسے اگر
اگلونکی تو مصیبتونکو سنکے پند لے	تا تیرے حال زار سے لیوین نہ لیکے

حکمت جس شخص کا گوش ارادت بہرا بنایا ہے وہ کیونکر سنے اور جس کسیکو سعادت کی کمند سے کھینچا ہے وہ کیونکر بچ جائے

قطعہ

خدا کے دوستونکی رات اندھیری	بسان روز روشن ہے وہ تابان

سعادت زور بازو سے نہین ہیہ | فقط باعث ہے اسکا لطف یزدان

رباعی

تجھ سا کہین منصف ہے جہان ہون نالان | سب حکمون سے ہے بلند تیرا فرمان
بھولے نہ وہ جسکو ہو ہدایت تیری | تو جسکو بھلاوے اُسکو پھر راہ کہان

حکمت فقیر نیک انجام بہتر ہے بادشاہ بدفرجام سے — بیت

تجھے شادی ہو جسکے بعد جان اُس غم کشی اچھا | کہین ان شادیون سے جنکے پیچھے ہووے غم پیدا

حکمت زمین کو آسمان سے فیض ہے اکثر اور آسمان کو اسے کدورت سراسر

جس باسن مین جو کچھ ہوگا سو ہی ٹپکیگا — بیت

جو تم کو ناپسند آئی میری خو | تو اپنی نیک خو ہرگز نہ چھوڑو

پند حق تعالی عیب دیکھتا ہے اور چھپاتا ہے ہمسایہ نہین دیکھتا لیکن کہتا ہے

بیت

نعوذ باللہ اگر ہوتا غیب دان عالم | کسیکو چین نہ تیا کبھی کوئی اکدم

حکمت کھودنے سے زر کھان سے نکلتا ہے اور جان کندن مین بخیل کے ہاتھ سے

قطعہ

رہتا ہے منتظر نہین کھاتا بخیل میوہ | کہتا ہے کھانے والے سے اچھا امیدوار

حکمت اگر قہر کی تلوار کھینچے تو ہر ایک نبی اور ولی سر چھپائے جو غمزۂ لطف کو جنبش دے تو بدونکو نیکو نمین پہنچائے

قطعہ

محشر مین وہ خطاب کرے قہر سے اگر
پیغمبرون کے تئین نہ رہے جائے معذرت

لطف و کرم سے پردے کو دیوے اگر اٹھا
اشقیون کے تئین بھی پھر تو ہو امید مغفرت

حکمت جو شخص کہ طور پسندیدۂ دنیا سے راہ راست اختیار نکرے عذاب آخرت مین گرفتار ہوگا جیسا کہ کہا ہے اللہ تعالے نے قرآن مین حاصل اسکا یہ ہے مقرر چکھاوینگا انکو عذاب ادنی سوائے قیامت کے

بیت

بزرگ سچ ہین پہلے تو آدمی کو پند
سنے نہ اسکو تو کرتے ہین قید خانہ مین بند

حکمت نیک بخت جتنے ہین اگلونکی حکایتون اور مثلون سے پند لیتے ہین پہلے اسکے کہ پچھلے انکی حالات کو ضرب المثل کرین

قطعہ

دانے کے پاس آنہ پھر سے مرغ مطلقا
طائر پھنسے ہوئے نظر آوین اسے اگر

اگلونکی تو مصیبتونکو سنکے پند لے
تا تیرے حال زار سے لیوین نہ لوگ خبر

حکمت جس شخص کا گوش ارادت بہرا بنایا ہے وہ کیونکر سنے اور جس کسیکو سعادت کی کمند سے کھینچا ہے وہ کیونکر بچ جائے

قطعہ

خدا کے دوستونکی رات اندھیری
بسان روز روشن ہے وہ تابان

سعادت زور بازو سے نہین ہیہ | فقط باعث ہے اسکا لطف یزدان

رباعی

تجھ سا کہین منصف ہے جہان ہون نالان | سب حکم سے ہے بلند تیرا فرمان
بهولے نہ وہ جسکو ہو ہدایت تیری | تو جسکو بهلاوے اوسکو پہر راہ کہان

حکمت فقیر نیک انجام بہتر ہے بادشاہ بد فرجام سے بیت

تجھے شادی ہو جسکے بعد جان اوس غم کنین جہان | کہین ان شادیون سے جنکے پیچہے ہووے غم پیدا

حکمت زمین کو آسمان سے فیض ہے اکثر اور آسمان کو اسے کدورت سراسر

جس باسن مین جو کچھ ہوگا سو ہی ٹپکیگا بیت

جو تم کو نا پسند آوی میری خو | تو اپنی نیک خو ہرگز نہ چھوڑو

پند حق تعالی عیب دیکھتا ہے اور چہپاتا ہے ہمسایہ نہین دیکھتا لیکن کہلتا ہے

بیت

نعوذ باللہ اگر ہوتا غیب دان عالم | کسیکو چین نہ تیا کبھی کوئی اکدم

حکمت کھودنے سے زر کھان سے نکلتا ہے اور جان کندن مین بخیل کے ہاتھہ سے

قطعہ

رہتا ہے منتظر نہین کھاتا بخیل لوبہ | کہتا ہے کھانے والے سے اچھا امیدوار

ایک روز دیکھیو تو جائیگا تمام
زر ہاتھ مین عدو کے مریگا وہ خاک سا

حکمت جو کوئی زیردستون کو نہ بخشے زبردستون کے ظلم مین پہنسے مثنوی

یہہ کون بات ہے بازو مین جسکے قوت ہو
وہ توڑ ڈالے ہر ایک ناتوان کے پنجے کو
ندیجو رنج ضعیفون کے قلب کو زنہار
کہ تو بہی ظلم سے زور آورون کے ہو ناچار

حکمت عقلمند جب فتنہ جھگڑا آپسمین دیکھتے ہین الگ ہو جاتے ہین اور صلح دیکھتے ہین تو مل بیٹھتے ہین کہ اُسوقت سلامتی جدائی مین تہی اور اب حلاوت ملاپ مین ہے حکمت جواری کو اٹھارہ چاہیے ہین لیکن تین کانے ہین آتے ہین

بیت

میدان سے ہے چرنے کی جا خوب تر کہین
گھوڑے کی باگ ہاتھ گھوڑے کے پر نہین

حکمت ایک درویش یہہ مناجات کرتا تہا یارب بدون پر رحم کر کہ نیکون پر آپ رحم کیا ہے تونے کہ انکو نیک پیدا کیا پہلے نقش ونگار جامے پر جسنے کروائے ہین اور انگوٹہی ہاتہ مین رکہی وہ جمشید تہا لوگون نے پوچہا اُسے زینت بائین ہاتہ کو کیون دی ہے تونے باوجودیکہ داہنا فضیلت رکہتا ہے بولا دست راست کو فقط زینت راستی کافی ہے

قطعہ

فریدون نے کہا خرگاہ کے گرد
یہہ نقاشان چین سے دیوین لکہکر

بدون سے کر بھلائی مرد عاقل ۔ کہ جتنے نیک ہین وسے خود ہین بہتر

حکمت

ایک بزرگ سے پوچھا یہ کچھ فضیلت داہنا ہاتھ رکھتا ہے انگوٹھی بائین ہین کیون پہنتے ہین کہا اُسنے نہین جانتا تو کہ صاحب فضیلت ہمیشہ آرائش دُنیا سے محروم ہین بیت

بخت و روزی اور نصیبا خلق ہے جسنے کیا ۔ تخت وہ دیتا ہے یا فضل و ہنر کا مرتبا

حکمت

نصیحت بادشاہون کو کرنی اُسے لائق ہے کہ خوف سر کا اور اُمید زر کی نرکھتا ہو قطعہ

موحد کے پاؤن تلے رکھے زر ۔ کہ شمشیر گو اُسکے بالائے سر
اُسے ہو نہ مطلق ہراس و خوشی ۔ ہے بنیاد توحید کی بس یہی

حکمت

بادشاہ دفع کرتا ہے ستمگارونکو اور کوتوال خونخوارون کو قاضی اصلاح چاہتا ہے جھگڑونکی اور جب کہ دونوں ہرگز دو دشمن راضی ہو کر قاضی کے پاس نہین جاتے بلکہ اُس وقت دھیان بھی اسکا نہین لاتے

قطعہ

جو حق معائنہ ہو جا تجھکو دینے کا ۔ تو دبے گذر تو اُسے بغیر جنگ و دلتنگی
جو کوئی دیوے نہ محصول کو خوشی سے تجھ کو ۔ تو اُس سے لیوین بزور آوری و سرہنگی

حکمت سبکے دانت کُند ہوتے ہین کھٹائی سے مگر قاضی کے مٹھائی سے

بیت

تو پانچ کھیرے بھی اگر قاضی کو دین رشوت مین	خربوزونکی فالیز دس ثابت کرے تیرے لئے

حکمت قحبہ پیر زال بدکاری سے توبہ نکرے تو کیا کرے کوتوال معزول مردم آزاری کو ترک نکرے تو کیا کرے

بیت

ہے مرد راہ خدا بس جوان گوشہ نشین	کہ مرد پیر مین اُٹھنے کی تاب آپ نہین

بیت

جوان پر زور ہو اور وہ کرے پرہیز شہوت سے	کہ آلت پیر کی اُٹھتی نہین ضعف و نقاہت سے

حکمت ایک حکیم سے لوگون نے پوچھا کہ کتنے درخت نامی خالق نے بلند و پیڑ پیدا کئے ہین پر کسیکو آزاد نہین کہتے اِلّا سرو کو کہ پھل نہین رکھتا اسمین کیا حکمت ہے کہا سنئے ہر ایک کو بہار و خزان لازم ہے اسی سبب کبھی تر و تازہ ہے کبھو مُرجھایا اور سرو کو یہہ دونون نہین ہر ایک وقت مین اُسکو تازگی ہے اور صفت آزادونکی یہی ہے

قطعہ

جو تجھ پہ گذرے نہ کچھ دلمین گذرے تیکت	رہیگا بعد خلیفہ کے دجلہ بغداد
اگر تو گانٹھ کا پورا ہے نخل سا ہو کریم	نہین تو سرو کی مانند سب سے ہو آزاد

حکمت دو شخص موئے اور حسرت لے گئے ایک وہ کہ رکھتا تھا اور نہ کھایا دوسرا وہ کہ جسنے جانا اور نکیا

قطعہ

عالم و فاضل اگرچہ ہو بخیل | عیب کو اُسکے کہین سب برملا
گو ہو آلودہ گنا ہون مین کریم | پر کرم اُسکا نہین رکھے چھپا

خاتمہ

مدد سے بادشاہ محسن کی اور اللہ معاون کی کتاب گلستان تمام ہوئی اور اِسمین کلام متقدمین کا بطریق استعارہ بطور مولفون کے نہین ملایا بلکہ یہہ دھیان بھی دلمین نہین آیا

بیت

جامہ پُرانا اپنا جو پہنے بنا سوار | بہتر ہے اُس لُنگی سے جو مانگے ہے مستعار

اکثر گفتگو سعدی کی طرب انگیز و ظرافت آمیز ہے تا استخاص کم فکر طعنے نہ دے سکین کہ بیہودہ ملیک سے مغز پھرانا اور بیفائدہ رنج اُٹھانا عقلمندونکا کام نہین لیکن جھوٹا فی الحقیقت صاحبدلان روشن رائے سے یہہ بھید اسواسطے ظاہر کیا جاتا ہے کہ اُسنے نصیحت کے موتیون کی لیری بنائی ہے اور پند و نکی داروئے تلخ شہد ظرافت مین ملائی ہے تو طبع سننے والے کی ملول نہو اور دولت قبول سے محروم نرہے مثنوی

نصیحت مین نے کی ہے اپنے ڈھب پر | لگایا ہے اِسمین عمر کھوکر

کسی کے سُتّے اُن سُنّے سے کیا کام		رسولون کو فقط دینا ہے پیغام

قطعہ

سدا مصنف و کاتب کے حق میں یا الٰہی		طلب بخشش خدا سے کیا کیجو رحمت و غفران
اور اُسکے بعد جو مالک ہو اسکا اُسکے لئے		پھر اپنے واسطے توفیق چاہیو ہر آن

الحمد للہ کہ یہ ترجمہ کتاب گلستان حضرت شیخ مصلح الدین سعدی
شیرازی علیہ الرحمہ کا مسمی بہ باغ اُردو اہتمام سے عبد الملک
ولد مولوی محمد صادق مرحوم کے تاریخ نہم شعبان
سنہ ۱۲۹۷ ہجری بندر بمبئی کے
مطبع محمدی میں چھاپا گیا

م م م